

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا

# فتوحات شیعہ

حضرت مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب قس سترہ  
مؤلف و مرتب

مولانا الحاج ناظم حسین صاحب نجفی

www.sirat-e-mustaqeem.net

مبلغ اعظم امیدی درس آل محمد

جعفریہ کالونی بڑاوالہ روڈ فیصل آباد فون ۲۲۲۰۲۲۲

www.sirat-e-mustaqeem.net

مجلہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلہ اشاعت ● نمبر ۱۲

فتوحات شیعہ

مولانا الحاج ناصر حسین نجفی

پنجم

ایک ہزار

شریف قادری

قادیانہ

جہانگیر پریس ہاؤس

میلنگ اعظم اکبری

۲۰ روپے

نام کتاب

مولف مرتب

بار

تعداد

کاتب

طباعت

ناشر

قیمت

# فہرست عناوین

نمبر	عنوان	صفحہ
۱	مقدمہ	۱
۲	پیش لفظ	۲
۳	پیشہ کیوں ہوا؟	۳
۴	مناظرہ میرزا قلم (مقام)	۴
۵	مناظرہ دہلی (سرگودھا)	۵
۶	مناظرہ کوٹ سماہ	۶
۷	مناظرہ مسیا کوٹ	۷
۸	مناظرہ کوٹ نامدار	۸
۹	مناظرہ جھوک دایہ	۹
۱۰	مناظرہ مندر اوالہ (مرزا قلم شکست)	۱۰
۱۱	مناظرہ دودھک ذخیرہ	۱۱
۱۲	مناظرہ گنگ شریف	۱۲
۱۳	مناظرہ ہاکر سرگودھا اصل حقیقت	۱۳

## مقدمہ

مفتوحات شیعہ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب قبلہ قدس سرہ کے اسی شہرہ آفاق مناظروں کا تنظیم ترین مجموعہ ہے جن مناظروں میں ہزاروں لوگوں نے مذہب حق شیعہ خیر البرہۃ قبول کیا۔ اس سے مختلف و موافق کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔

اکثر شیعہ مناظرین مہربق اعظم مرحوم کے مناظرے میں کرا اور اسی فتوحات شیعہ سے استفادہ کے بعد ہی میدان مناظروں میں آئے ہیں جن کی علمی استعداد و مبلغ اعظم مرحوم کی مہربان منت ہے۔

ان مناظروں میں اکثر مناظرے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں بلکہ بعض مناظروں میں حضرت مبلغ اعظم کا معادہ بھی رہا ہوں۔

میں انتہائی محنت اور جانفشانی سے یہ نایاب گوہر تراش کر آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے اور حقیر کو اس عظیم تبلیغی کام پر مدد و تحسین دیں گے اور حضرت مبلغ اعظم اعلیٰ اللہ مقامہ کیلئے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دعا کریں گے۔

دعا کا طالب  
ناصر حسین بھٹی

## پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْعَمَ عَلَیْکُمْ وَاَلَا اَنْتُمْ اَنْفُسَکُمْ ثُمَّ الْمَلٰئِکَ  
وَالْاَنَامُ مَنْ سَخَّرَ لَکُمْ اَنْفُسَکُمْ فَمَنْ تَبِعُوا اَنْفُسَکُمْ کَانَ اُوْیَیْسَ شَرِّ اُمَّةٍ  
وَقَدْ فَتَنَکُمُ الشَّیْطٰنُ عَلٰی مَعَادِیْہِمْ وَہِمْ اَنْتُمْ اَنْفُسَکُمْ

حضرات! حسب ارشاد خداوندی حکمت اور موعظہ صریح کے ہر مسلمان طریقہ تبلیغ کا دار و مدار اس میں ہے جس کی بنیاد علم، ہدایت اور کتاب و سنن پر ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے  
وَمِمَّا لَا تُحِیْطُ بِہٖ اَعْلٰی حِکْمٌ وَیَعْلَمُ غُیُوْثُ الْعِلْمِ وَالْعَلٰمِیْنَ  
مگر میری زندگی کا تیس سالہ تبلیغی دور شام ہے کہ برادران اسلام اور خصوصاً مرزائی اور دیگر برائے نام فرقہ اسلامیہ مذہب شیعہ کی صداقت کا اصولی مناظرہ سے مقابلہ نہیں کر سکتے، کیونکہ مذہب شیعہ آل محمد کا ائمہ الہدایہ کا مذہب ہے جو دلائل کتاب اللہ و انبیا رسول اللہ ہیں۔ ان کی امامت کتاب و سنت و فلسفہ و حکمت، اصول نبوت و ولایت، وراثت، قرابت اور فضائل ہر طرح و لائن سے ثابت ہے۔ اس کے مقابلہ میں سیاسی اصول ہیں جو وقتی و عارضی ہوتے ہیں بھائی کو مقابلہ نہیں کر سکتے۔ لہذا ان کے مناظرین کو اصول میں رہ کر بات کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مگر تاہم زندگی بھر حرام کے عقائد کو بچانے کے لئے اتمامِ حجت کے طور پر ان کی بے اصولیوں کا بھی مقابلہ کرنا پڑتا ہے اگر ان بے اصولیوں کی داستانیں دہلویں تو ایک در در سے۔ زندگی بھر میں مجھے بڑے سے بڑے آدمی کے ساتھ بھی مناظرہ کر کے معلوم ہوا کہ مذہب حق شیعہ خیر البرہۃ کا اصولی مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا صرف دفع الوقتی ہے کہ بھٹائی ہے۔

اصل مذہب تو یہ ہے کہ ہر فرقہ کو اپنے اصول کی امامت اور ان کی صداقت ثابت کرنی چاہئے۔ مگر شیعہ کے سوا اس کے لئے کوئی تیار نہیں۔ مرزائی صاحبان مرزا صاحب کی نبوت کو موضوع بنانے سے کتراہیں گے برادران اہل سنت و اہل اہانت صاحبوں کا لڑنے کے لئے جوش و خروش تو بہت کرتے نظر آئیں گے۔ مگر ان کی غلافت

کی صداقت پر بحث لانے سے اور موضوع بحث بنانے سے بہت عذر دہانے  
لایں گے تحریر القرآن اور سنات الرسول جیسے ضروری موضوع سامنے لا کر بیان  
چھڑانے کی کوشش کریں گے۔ اگر اس پر مجاہد کاٹاں گے تو حسب کچھ آئمہ طاہرین  
کی مخصوص و مخصوص امامت سے بحث ہوگی۔

چنانچہ میرے شاگرد رشید مولوی زہر حسین صاحب مکتبی سترہ اللہ تعالیٰ نے جو  
دس سال سے میرے ساتھ یہ مناظرے دیکھ اور سہ رہے ہیں اور بعض مناظروں میں  
معاون مناظر بھی رہے ہیں، چند مناظرے جمع کر کے نمونہ پیش کئے ہیں تاکہ اتمام حجت  
بتوضیح نہ ہو اور عوام کی تسکین ہو جائے۔ بر غرور دار نے بہت محنت و محنت کی ہے  
آئمہ اہل بیت قبول فرمائیں۔ امید ہے ناظرین و مؤمنین اس سے ضرور مستفیع ہوں گے۔

والسلام  
محمد امجد

اِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ اَبْرَارًا هِيَمَ بِ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَشِيعَتَكَ فِي الْجَنَّةِ  
(کنز العمال)

جعفری ہاشم گر خدا غرا ہی  
دور نہ دور ہر طریق گستا ہی

نما طعون پر ضرورت کہ سازم اظہار لعنة الله عليه وعليه  
بہر کہ برآل نبی دست ستم کرو دراز حق الله يديه ويديه

میں شیعہ کیوں ہوا؟

از تصنیف مسیح اعظم

مولانا محمد اسماعیل صاحب اعلیٰ اللہ مقام

محمد الہی و درود لا متناہی  
بر سید المرسلین و آلہ الطہیین

أحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين  
وخاتم النبيين وآله الطيبين الطاهرين وأئمة الهدى وخليفة أبي القاسم  
وامام المبين ولجنة الله على اعدائهم أجمعين -

تمہید مدعی و سید تالیف کتاب ہذا

میرے سابقہ واقفین اور دوست بخوبی جانتے ہیں کہ میری طبیعت اور ضمیر فطرتاً ہی پاک  
پسند اور مثلاً ہی حق واقع ہوئی ہے۔ لہذا میں بعد تحصیل علوم عربیہ و فارسیہ مرصعہ  
مستعار فیہ کے ہمیشہ مثلاً ہی حق رہا ہوں۔

ایں سعادت بزدیر ہائو نیست

تاریخ مجتهد خدائے بخشندہ

چونکہ تربیت اور تعلیم کا ماحول اور محل تعلیم الایام سے مذہباً اہل السنّت والجماعت

محقق۔ طالبین الی حدیث خیال اور اکثر امامتہ حنفی المذہب دیوبندی مشرب تھے۔ لہذا

تقلید اور تفکر کا دائرہ میں تلک تا اربع صدی شش سال محدود رہا اور باز رو از تفکر

وہ ستر قائم تھوڑی تاویلات ماطلہ اور احادیث موضوعہ کا شکار رہا۔

شب که منموج گردان خفته

کتاب تاریخ و جیم موچ لرواب ہیں داری

خیر حق انہیں کے لئے تا بہ ہشتی سال پر سمیت تھیرا اور ایشیا کا دین اسلام تو  
میشک برحق فطرتی اللہ خدائی دین ہے اور تاجدار معظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
لاریب شاہکرم اور محترم ہیں۔ مگر ہماری موجودہ فقہ اور حدیث اور تارک کے اکثر  
مسائل اور ہمارا طریقہ اور سلیقہ اور ہمارے امام اور خلیفہ اور ان کے اقوال و  
احوال کیوں مظلوم اور خلاف حقیقت کی تو اور جھک دیتے ہیں اور ہمارے سابقہ  
موجودہ علماء اور فضلا کیوں اہل بیت رسول کے فضائل اور مصائب کے آیات اور  
احادیث چھپاتے رہے اور چھپا رہے ہیں۔ آخر الامر فضل الہی اور قرآن پاک کی بلاعات  
روشنائی اور رہنمائی سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو گئی کہ قرآن شریف برحق اور  
آل محمد کتاب ناطق ہے اور ہر مسلمان کے لئے تسک اور اعتقاد پرورد ضروری ہے۔  
قرآن اہل بیت میں فرق کرنے والا گواہ اور یومنون ببعض الذکاب یفکرون  
ببعض کا مصداق ہے۔

اُمّتِ محمدیہ کے تفرق اور تشکیک کا واحد سبب عدم اعتقادِ نبویؐ الی غامِ انبیاء ہے۔ اگر آج ہی حسبِ حدیثِ ثعلبیین اُمّتِ محمدیہ اپنے اپنے مصنوعی اور جعلی نام اور خطے کا عدم مسجد کر اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طرفِ رجوع کریں تو تمام اختلاف اور تفرق و درجہ ہو سکتے ہیں اور خلقِ خدا جو مستقیم پر کھنچ ہو سکتی ہے۔ چونکہ حسبِ معقولانہ میری مسجد میں یہ حقیقت بخوش آگئی ہے کہ حضراتِ اہلِ سنت والجماعت کا شیوہ حضرت عمرؓ کی مہربانی اور محبت سے جمعیہ رہا ہے کہ آلِ محمدؐ کے حق میں ہیں اور ان کے فضائل چھپائیں اور آلِ محمدؐ کا قدر و منزلت لوگوں کے دلوں سے گرائیں۔ لہذا میں ان کے مذہب اور عمل سے بیزار ہوتا ہوں اور آلِ رسول علیہ السلام کے دامن میں تجلہ فتنوں اور گمراہیوں سے مہناہ لیتا ہوں موعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرا ششِ شعیان حیدر کہہ کر اس خیر و انِ آلِ اطہار میں کرے۔ اور دنیا اور عقبہ میں دشمنانِ آلِ احمد سے بیزار رہے آمین، آمین!

عشدا یا بحق بنی و ساطع  
اگر دعوتی رو کنی در قبول  
که بر قول ایسا کنی خاتمه  
من دوست داری آل رسول





رباعی طبع زار

عبد شکر الحمد للہ میں جتنی ہو گیا  
 اہل جنت وہ میں نیز زلف و لہر کنان  
 بقیاری اضطاری سے میں جتنی ہو گیا  
 کہ بلائی ذکر میں شور و شہی ہو گیا

افزائے

رسالہ ہدایہ میں صاحبِ فرائد عالی شان حضرت سید محمد رفیع علی شاہ صاحبِ کربلائی اہلسنت والجماعت کی چند ایک باطل کوششیاں اور باطل کئے گئے کوششیاں اور حضرت عمرؓ کی معنی دار بیہوشیاں اور حق پرستیاں تحریر کرنا ہوں تاکہ ناظرین پر واضح ہو جائے کہ میں تیس سال تک اپنی طاقت میں تعلیم و تربیت پا کر کیوں مذہبِ شیعہ خیر البریہ میں شامل ہو گیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

معنی لفظ شیعہ و اہل سنت کی باطل کوشی

شبیہ کا معنی تابین اور امت اور محب اور طائفہ یعنی گروہ کے ہیں۔ چنانچہ ہر ایک معنی کا محل قرآن پاک سے مندرجہ ذیل ہے:-

## تابعینے

وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا بِأَمْرِنَا يُهْلِكُهُ أَزْوَاجُ نُسَبَةٍ يَقْبَلُونَهَا ۚ وَلِلَّهِ الْغَنَاءُ الْعَظِيمَةُ  
توجہ دے۔ اور تحقیق اس کے تابعین سے البتہ ابراہیم ہے جبکہ آپ اپنے رب کے پاس ساتھ دل ملائی والے کے۔ ویکھو ترجمہ شاہ عبدالقادر بن شاہ ولی اللہ اعظمی رحمتہ اللہ علیہ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَ شَيْبَةَ لَابَرَأَ هَيْمَ يَقُولُ مِنْ أَهْلِ يَنْبُوعٍ - يَعْنِي حَضْرَتَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ مَنِ ابْنُ شَيْبَةَ لَابَرَأَ هَيْمَ كَا

مطبیعی ہے کہ حضرت ابراہیم حضرت نوح کے اجدادوں سے تھا جن کے  
 قَالَ فَاَوَدُّعَن وَمَا كَرِهَ سُبَّتْ حضرت عابد فرما کہ میں نے حضرت  
 ابراہیم حضرت نوح کی سنت اور ان کے طریقے پستے دیکھ کر کبھی  
 پس نہایت ہوگا کہ حضرت ابراہیم

تھے اور چونکہ ہم کو حضرت ابراہیمؑ کی اطاعت اور اللہ تعالیٰ کا کام ہے پس ضرور عتہ کرتے ہیں  
 اَلَا مَنِ سَفِهَ نَفْسَهُ - (سفہہ نَفْسُ) تو مجھ کو - سوائے میرے تو کسی کے قوت (ابراہیمؑ)  
 کون متعجب ہو رہا ہے۔ - قُلْ نَزَّلَتْ اَنْزَامُ حَنِيفًا وَاَمَّا كَلَامُ الَّذِي يَسْتَعِزُّ بِالْعُزَّةِ بِالْعِزَّةِ -

ابن مسعود باس کوی اور سنی پڑ گیا ہے کہ شیخ کفر عرب کا بنایا ہوا مذہب اور  
کفار کا گروہ بتلاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ اپنے خلیل کو ہوا احمد فرمایا ہے۔ شیخ  
نوح فرماتا ہے۔ اور موسیٰ کلیم اللہ کے امتی کو شیخ کہہ کر لفظ حد و حدیث دشمن کے لفظ  
سے مقابلہ کر کے حبس کے معنی کا اظہار کرتا ہے۔ چنانچہ دیکھو یہ سورہ قصص شیخ  
یعنی حب و وَحَلَّ الْمَدِیْنَةَ عَلٰی حَبِیْبٍ عَقْلًا وَوَحَلَّهَا قَوْلًا وَفِیْهَا  
رَجُلٌ یُقْسَلَانِ هٰذَا مِنْ شِیْعَتِهِ عَلٰی الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّهِ اور داخل ہوا  
شہر میں وقت غفلت کے۔ پس اس میں دو آدمی لڑتے پاتے، یہ اس کے دوستوں  
سے تھا اور یہ اس کے دشمنوں سے۔ پس اس سے جو دوستوں سے تھا فریاد کی اور  
اس کے جو دشمنوں سے تھا۔ دیکھو آیت ہذا میں صاف بلاتا ویل شیخ کا معنی حب اور حد  
معنی دشمن ہے۔ مگر داخل گوش اپنی کج روی سے یہاں بھی یاد نہیں آئے۔ اور سالہ ہذا  
فیصل کا محفل نہیں ہے ورنہ ہم اپنی باطل کے باطل حد نہ لکھ کر ان کی پورے طنز و جواب  
لاتے۔ ورنہ

مجلسِ تعمیرِ رو کی امتوں کو خدا نے شیخ فرما دیا

اَعْلَمُوا يَا اُولَیِّ الْاَلْبَابِ اَنْ اَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْا الزَّكَاةَ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَیْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ وَكَانُوا بِرَبِّهِمْ يَحْشَرُونَ



فلا تھے۔ چنانچہ یہ تمام مضامین اہل سنت والجماعت کی کتابوں میں ثابت ہیں۔ لہذا میں  
مصنوعی اور پتھر کی خلیقوں سے بڑا ہر مذکر رسول پاک کے پتے غلطے اور حاکمین کو  
جس کی نسبت خدا تعالیٰ پر مَنْ كُنْتُمْ مَوْلَاةً فَهِيَ مَوْلَاةٌ کا اعلان ہو چکا ہے۔  
مشکوٰۃ شریف باب مناقب علیؑ۔

اپنا امام بنو رسول پاک سمجھتا ہوں اور خدائے تعالیٰ سے دعا کرتا  
ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ روز قیامت شریعہ علی علیہ السلام میں آسمانے۔

تَمَّتْ بِلِقَاءِ رَحْمَتِهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## مناظرہ

# میراں تلہ میں

## مذہب شیعہ کی فتنے مبین



حضرات ناظرین! مولوی دوست محمد صاحب قریشی صدر شیعہ علماء ہند  
والجماعت کا ایک خط اور خط و واقعہ جو ناشر اشتہار و کچھ کچھ حیرت برقی۔ خط و واقعہ  
میں مولوی صاحب دوقل دن دوقل مولوی جی طرح کام سے مسئلہ بنات میں لفظ جاری ہوئی  
صحیح روایت نہ پیش کر سکے اور مسئلہ خلاف میں صاف انکار کر دیا کہ وہ آیت حدیث کے  
غلطے نہیں بلکہ اجماع میں۔ اجماع میں اہل بیت کو شامل اور راضی نہ رکھنا گناہ گنہگار  
ہا کہ اشتہار شائع کر دیا۔ شاید یہ علماء صاحبان جوٹ بولنا حرام نہیں سمجھتے یا  
لَعَنَ اللہُ عَلَیْ اَکْثَرِہُمْ اَمَّا ذِی بَیِّنَہِ لَیْ اَیْتِیْہِمْ نَبِیُّہُمْ۔ اصل حقیقت مختصر اہم آپ کو بخشنے  
ہیں کہ یہ مناظرہ مورخہ ۱۹۶۹ء مطابق ۱۳ شوال ۱۴۱۰ ہجری بمقام کراچی میں منعقد ہوا  
والجماعت خصوصاً مولوی عبد الستار قریشی کی دیرینہ شیخیوں بھائی کے ہاتھ پر واقع  
آیا۔ مدت سے پہلے ہی پر غلطی ہو رہی تھی کہ مولوی محمد اسماعیل بھائی کے ہاتھ پر واقع  
علماء اہل سنت کا نام سن کر سہم جاتے۔ چنانچہ ہم نے اپنے تحقیق کے پیش نظر مناظرہ مختصر  
کر لیا اور انتظام کیا اور حضرت امین کا پورا پورا ذکر لیا اور خیال رکھا۔ مولوی دوست محمد قریشی  
مولوی سمول ہاتھ پر عدم حضرت امین کا بیان کر کے منظر سے جان بچا رہا تھا مگر ہم نے  
برطرح کی منت سماجت حضرت امین کے اس کو میدان سے بھاگنے کا موقع نہ دیا تاکہ  
علامہ بھر کے لوگوں کو پوری تحقیق ہو جائے اور اُسے دینا چاہیے ختم ہو جائے۔  
مولوی عبد الستار تو پہلے ان کے بھانے فرار ہو گیا حالانکہ ان کی تیسری ہی کمرہ تھی  
تھے مگر نہ آیا۔ چنانچہ پہلے اہم مولانا محمد اسماعیل صاحب نے جو زمانہ قرآن قریشی کی





نبوت کی تہ بھی توڑ دو۔

**چہارم۔** اَبْنَاءُ نَدَا اَبْنَاءُكُمْ وَنِسَاءُ نَدَا نِسَاءُكُمْ میں جمع ہیں انجین ہے۔ برابرین میں صیغہ جمع سے استدلال کر کے چار بیٹیاں دکھلاؤ۔ اگر اس وقت مرگئی تھیں تو پھر استدلال کیسا۔ جناب زینب کی زندگی ثابت ہونے سے رقیہ اور ام کلثوم کو فائدہ نہیں پہنچتا۔ اور وہ صیغہ ثانیہ ہے جمع نہیں ہو سکتی استدلال جمع حقیقی سے ہو رہا ہے۔

**پنجم۔** لفظ بنات سے ہر وقت حقیقی بیٹیاں ثابت نہیں ہوا کرتیں۔ اور جیسا کہ مولانا نے کہ یہ میری بیٹیاں ہیں سے حضرت کوئی حقیقی بیٹیاں مراد نہیں اور اپنے موروثی اشرف علی تھا تو ہی کی اس پر تفسیر دیکھو کہ یہ حقیقی بیٹیاں نہیں دیکھو ترجمہ اشرفیہ مثلاً حاشیہ ص ۷۰ بلکہ اُمت کی بیٹیوں کو حضرت کو طے نے اپنی بیٹیاں کہہ دیا کیونکہ نبی اُمت کا باپ ہوتا ہے۔ اگر اُمت کی بیٹیاں نبی کی بیٹیاں نہیں قرآن مجید میں تو حضور کی اپنی پانچویں بیٹیاں اگر چہ داخل ہو جائیں تو کیا فرق ہے۔

**ششم۔** اس میں سادات کی تمام بیٹو بیٹیاں مراد اور داخل ہیں کیونکہ پردہ کا حکم قیامت تک ہے جیسا کہ حرمیت علیکم اعمالتکم دینا تکم میں قیامت تک بیٹیاں ہونے والی داخل ہیں چنانچہ مسیح اعظم نے مولوی دوست محمد کے استدلال کو کچھ اس طرح توڑا کہ اس کو سرخس کی پرگنی۔ کیونکہ آیت محکم نہ رہا، صحیح حدیث نہ مل سکی اور احتمال غیر الہذا استدلال ختم ہو گیا۔ مسیح اعظم نے فرمایا حضرات! چار بیٹیاں یا ایک بیٹی اس کا اعتقاد اور ایمان سے تعلق ہے۔ لہذا یا آیت محکم چل کر یا حدیث متواتر یا حضرت فاطمہ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کے تواتر میں کسی قسم کا شک اور احتمال پیدا کر کے دکھلاؤ۔ ورنہ عمامہ کو دھو کر نہ دو۔ بیچ صرف ایک ہے جس کا ثبوت ائمہ مضبوط اور متواتر ہے کہ اس کا انکار کفر کے مترادف ہے۔

**آیات عشر و حدیث معتبرۃ النساء فاطمۃ الزہرا (سلام اللہ علیہا)**

اس کے بعد مسیح اعظم نے دس آیات سے تیدہ فاطمہ کا تو خدا اور الٰہی بیٹی

ہو کر دکھلایا۔

**اول۔** مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابْنًا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ میں جمع ہے۔

کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے اس ایک بالغ مرد کا باپ نہیں۔ مسیح اعظم نے فرمایا سبحان اللہ! لفظ اَحَدٌ یؤنّی رِجَالَکُمْ سے ایک مرد کے باپ ہونے کی بھی نفی ہو گئی ایک بیٹی کے باپ ہونے کا اثبات بھی ہو گیا مسیح اعظم نے فرمایا اللہ سے بلاغت کتاب اللہ کہ آیا اَحَدٌ میں رِجَالَکُمْ سے ایک بیٹی کا حقیقی باپ بھی ثابت کر دیا۔ لفظ رجال سے جناب فاطمہ اور طاہرہ حضرت ابراہیم ابنہ رسول اللہ کی اہلیت بھی ثابت رہ گئی۔ مسیح اعظم نے اس آیت سے ہرگز ثابت کر دی۔ ایک بیٹی کی وحدت فقط اَحَدٌ سے، حضور کے صغیر بچوں کی ولادت لفظ رجال سے، حنین علیہ السلام اور آل محمد کے اپنے فرزندوں کی اہلیت لفظ کم سے کہ تمہارے مردوں کا باپ نہیں، اپنے اہل بیت اللہ آل محمد کے مردوں کا باپ ہے۔ لفظ اَحَدٌ سے جناب تیدہ کی وحدت پر کیا استدلال کیا کہ دوست محمد قریش کی نفلی بیٹ کہ ایک کا لفظ دکھلاؤ ہمیشہ کیسے ختم ہو گیا۔

**دوم۔** آیت تطہیر کہ سوائے تیدہ کے کوئی بچہ نہیں اور طہل تطہیر نہیں اور اشیاہ کی بیٹیاں جیسا کہ نفاس سے پاک ہوتی ہیں۔ اصول کافی مشک جلد ۱۰، ذخیرۃ العقبی جلد ۱ ص ۱۶۱، صواعق محرکہ ص ۱۵۸ اور تیدہ پاک ہے۔

**سوم۔** آیت مباہلہ۔

**چہارم۔** آیت خمس کہ سولے فاطمہ الزہرا کے ان دلوں کو کبھی خمس نہیں دے گا۔ قریشی صاحب ثابت کریں باوجود سوال کے حضرت عثمان کو حضور کے خمس نہ دیا۔ صحیح بخاری مشک جلد ۱ اور حضرت علی پر سے خمس کے مالک اور متولی بنے رہے۔ بخاری شریف جلد ۱ ص ۱۶۱ جلد ۲ ص ۱۶۱

**پنجم۔** آیت ابتداء اقرنی کہ حضور نے حضرت تیدہ کو نکاح کر دیا۔ دیکھو تفسیر قرآن مجید جلد ۱ ص ۱۶۱ اور ابن کثیر جلد ۱ ص ۲۶

**ششم۔** آیت نسب کہ روز قیامت سولے فاطمہ کے کوئی نسب نہ رہے گا۔ دیکھو تفسیر قرآن مجید جلد ۱ ص ۱۶۱



هفتم۔ آیت وَاَشِدُّواْ حَبْلَكُمْ اَلَا حَبْلُكُمْ بَيْنَ يَدَيْكُمْ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكُمْ

بخاری شریف جلد دوم ص ۱۸۱

ہشتم۔ آیت صَبْرًا وَصَبْرًا كَرِيمًا کے متعلق نازل ہوئی اور پڑھی گئی۔

نہم۔ آیت عَمَلٌ نُّجْوً لِّمَنْ يَّهْتَدِ الْيُسْزٰى بِهَا الْوَسْطٰى شَرِّهَا کے متعلق ہے۔

دھم۔ آیت تَرٰ اَنَّهُ لِيَُوَسَّسَ السَّمٰوٰتِ فَا لَا تَرٰ حٰثِيًا۔ سولے تیرہ فاطمہ کے اس

پدر سے گھر میں کوئی نوری شئی ثابت نہ ہوئی۔ مسبق اعظم نے تیرہ کی نوری پیدائش

کو اس آیت کے تحت بشیر رشتی کتب اصول کافی سے پڑھا

### مسئلہ بنات یثرب

## حدیث شریف استلال کا حال

اس مسئلہ میں حدیث صحیحہ متواترہ قطعہ کی شرط تھی۔ کیونکہ یہ مسئلہ اعتقاد سے تعلق رکھتا

ہے نہ کہ اعمال سے لیکن خدا شاہد ہے اور چشم دید مشاہد ہے۔ عین مناظرہ میں کاؤں کی شہادت

ہے کہ مولوی دوست محمد صاحب قریشی صحاح شریف اور کتب دیگر کو کجا دیگر کتب سے بھی

بقول رسول پاک یا امام معصوم کوئی ایک حدیث صحیح بھی نہ پڑھ سکا۔ حدیث صحیح بسند صحیح قول صحیح

روایت کا بہت مطالبہ ہوا، بار بار ہوا، آخر تک ہوا مگر قریشی صاحب کہاں سے لائیں۔

موجود ہی نہیں۔ قریشی صاحب نے شہادت نامہ کی ذرا بھر پرواہ نہ کرتے ہوئے ہر قسم

کی رطب و یابس خشک و تر روایات پیش کرنے کی کوشش کی۔ ہاتھ پاؤں بہت مارے۔

خطبات کا رنگ بدلا کیے جذبات سے کہنے کی کوشش بھی کی مگر محسوس استلال کے

سامنے کچھ پیش نہ ہوئی۔ آخر بہت کچھ اشارے کرتے سر ہلا دیا۔ ہلک کر پاؤں پیٹا ملانے

کے لئے بہت دعوت دی مگر مولوی استلال کا پہلک کیا علاقہ کرے۔ قریشی صاحب

کا ایک پرانے کتبہ مشہور عالم کثرت معلوماتی کے مالک حاضر جواب مناظرے سے ہلا پرگیا تھا

جو نہ خیانت کرتے دیتا تھا، نہ غلط حوالہ دیتا تھا، نہ اصول مناظرہ سے باہر جانے دیتا تھا

نہ روایت میں قطع و برید سے کام لینے دیتا تھا۔ موقع پر ضرور ذکر و اشعار کر دیتا تھا۔

قریشی صاحب جس عبارت کو چھوڑنے یا پھیلانے فوراً پڑھ دیتا تھا۔ قرآن کو قرآن،

حدیث کو حدیث اور قول معصوم کو قول معصوم ثابت کر کے غیر معصوم کے ضعیف اور غلط اقوال

کو فوراً مذکور دیتا تھا۔ قریشی صاحب یہاں سے کیا کرتے آخر تک وہی حالت اختیار کرتے رہے۔

بار بار روایت پڑھی مگر اس کا راوی مسطورین صدقہ رحمان باحقانی مثلاً جلد دوم سے سختی

ثابت ہوا۔ اور عبارت موقع پر بھی لینی تو قریشی صاحب اس کا شیوہ ہونا نہ دیکھ سکے اور

نہ صحیح روایت پڑھ سکے اور غیر صحیح اور ضعیف کو مانے کون۔ رشتی براہ اولہ کے اندر ہاتھ

افساروں پر ایمان کون لائے۔

مسبق اعظم نے ان لڑکیوں کا رعبہ ہونا کتب اہل سنت یعنی میراث ابن ہشام

جلد چہارم مثلاً، تفسیر فیضا پوری جلد پنجم ص ۱۸۱، تفسیر کبیر جلد ہشتم مثلاً وغیرہ سے

پیش کر کے مولوی دوست محمد کے حوالہ کی بناؤں کو ختم کر دیا۔ مسبق اعظم نے فرمایا، مولانا

آپ ان علماء اہل سنت پر کیا فتویٰ لگاتے ہیں جنہوں نے ان بیٹیوں کا باپ غیر مذکور لکھ دیا

ہے کہ رعبہ تھیں۔

اس کے بعد جب ان لڑکیوں کی شادیوں کا کارہ سے کتب اہل سنت سے دیکھائی گئیں

اور ابوالواضی کا جنگ اُحد تک ایمان نہ لانا اور عقبہ اور عقبہ لیسراں ابوالواضی جیسے محفل سے

مکمل ہونا اور دارالافتاء اور کتاب الاسماء والکنی دہلی میں جہاد سے حضرت

عثمان کا بھی ٹکڑا جناب رقبہ کے بعد ایمان لانا اور البدایہ والنہایہ جلد دس مثلاً

حضرت عثمان کا بلوغ نکاح ایمان لانا ثابت ہوا تو سنی بیگ حیران ہو گئے صاحب صدر اس وقت

ہوئی جب مسبق اعظم نے بخاری شریف جلد اول مثلاً اور مشکوٰۃ شریف کتاب النکاح

سے یہ دیکھ لیا کہ حضرت عثمان کو جنازہ رقبہ سے روک دیا تھا۔ اللہ سے دعا ہے

کہ بیوی کی قبر اور جنازہ سے بھی روکا جا رہا ہے۔ انگریز قریشی صاحب ہمارے کیا نہ قرآن

سے ثابت کر سکے نہ حدیث سے نہ کسی امام معصوم کے قول سے، مسبق اعظم نے ہاتھ پیراؤں

میں جہاد تیرہ کی وحدت ثابت کر کے جب بخاری شریف جلد دس سے جہاد تیرہ کی

کاسی پڑھا، غضب ناک ہونا، دایرہ آتا، اوقات غضب ناک روکے اوقات پڑھنا پڑھا

اور توجہ دلائی کہ اویسیوں کا مناظرہ کرنے والا! تمہارے حوالوں سے تم کوئی شک

ایک ہی مصدقہ بتول بضعتہ الرسول جیسی بیانیہ خالی گئی۔ بیانیوں کا مناظرہ کس پر تے پر کرتے رہتے ہو۔ جب سیدہ کے حق پر مبلغ اعظم نے قرآن وحدیث پڑھی اور حسانی آٹاؤں کر کیا۔ اور دناک منظر کھینچا سر پر قرآن اٹھا کر کہ کجکاری شریف میں لکھا ہے کہ خالی اگنی غضبناک ہو کے اگنی غضبناک ہی مر گئی، کلام ترک کر گئی بلکاش اور مہاجر ت کر کے مر گئی تو خوشی سیدہ مولوی دوست محمد کے اور گرد بیٹھے تھے غیرت تو اس سرخ رو کے آبدیدہ ہو گئے۔ اب قریش پریشانی تھا کہ کیا کرولے۔ نہ صحیح حدیث ملتی ہے نہ آیت صادقہ آتی ہے نہ مبلغ اعظم کے مذہبیان اور کثرت معلومات کے سامنے کوئی پیش جاتی ہے نہ کوئی بات چھپاتی جاتی ہے اور صرف دھڑائی کام نہیں آتی کیا کرولے۔ صرف منہ سے ڈاڑھی چہلے پر زور تھا۔

**حضور اٹ! یہ منظر دوسرے مناظر میں قابل دیدر ہا کہ جب مبلغ اعظم شیر کی طرح گرہے اور دنیا کی روانی سے قرآن وحدیث پڑھتے مومنین پر ہوا دانا نہ تاؤ دیتے تو مولوی دوست محمد صاحب اپنی ڈاڑھی چرنا شروع کر دیتے۔ مبلغ اعظم کی مومنین کا ناؤ، مولوی دوست محمد کا ڈاڑھی چرنا ہمیشہ یاد رہے گا۔ یہ مناظرہ مولوی دوست محمد کا آخری مناظرہ ہو گا۔ امید ہے آئندہ اس شکست کے بعد مبلغ اعظم کے سامنے آنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ اور اس شکست کا یہ اثر ہو گا کہ مولوی دوست محمد صاحب دوسرے دن کے مناظرہ کے لئے تیار ہو گئے کہ شاید کبھی ہوئی عزت باقی رہ جائے۔ ورنہ یہ کہا تھا کہ جیب تک مناظرہ بنات الرسول کا حیدر نہ ہو جائے کوئی دوسری بات نہ شروع ہو گی لیکن اب مجبور تھا۔ اس سکون میں مزید دلائل موجود نہ تھے۔ پہلے دل شکستہ تھی، عزت علی رہ نہ گئی تھی۔ شیعہ لوگ نصیرے لگاتے جا رہے تھے۔ جناب سیدہ کے فضائل لگتے جا رہے تھے۔ جناب سیدہ کے تمام مقام یاد کرتے جا رہے تھے۔ حدیث ہو گئی کہ مولوی دوست محمد کے روایت اور آیت تو کتب صحاح ستہ اور مشکوٰۃ شریف باب مناقب اہل بیت اور بخاری شریف کے باب مناقب قرابتہ النبی میں ان ٹکڑیوں کا نام تک نہ ملا۔ جیب خالی بضعتہ متی پر بحث ہوئی تو دوسری کوئی ٹکڑی کے متعلق لفظ بضعتہ اور لکھنا نہ دکھلا سکا۔**

مبلغ اعظم نے جب لفظ بضعتہ سے حقیقی بیانیہ ہونے پر استدلال کیا تو تمام شبہات دور ہو گئے بلکہ بہت سے نئے لوگ شیعہ ہو گئے۔ اب شیعہ توجوش اور سعی خاموش تھے۔ مبلغ اعظم نے دوسرے دن کے مناظرہ کا اعلان کر دیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ مناظرہ ضرور ہو گا۔ اگر

دیوان صاحبان نے اجازت نہ دی تو کسی اور جگہ ہو جائے گا لیکن قریش کو جگہ نہ دیں گا۔ کل انشاء اللہ خلافت کے مسئلہ پر قرآن اور حدیث سے ان کے بزرگروں کی خلافت کو حجت ثابت نہ کر دینا تو مناظرہ نہ کہنا اور بارہ غلیفے اور بارہ امام قرآن شریف سے ثابت کر کے حضرت علی علیہ السلام کے سر پر خلافت کی دستار بندی بدعت و ساقیائے کفر و کھلا کفر و توحید نہ کہنا۔ اس وقت قریشی صاحب کے چہرہ کی مہجانت، پریشانی کے فلک، آنکھوں کا لہجہ اور بلکہ پتھراؤ قابل دیدر تھا، دنیا حیران تھی کہ اس مسئلہ پر لڑنا تو سب کے خلاف تھا لیکن اس نے اس الغرض اس پرے مناظرہ ختم ہوا اور دنیا کے انتظار میں بصر ہوئی۔ اے اللہ صلی علی عبدی و آلہ و عتدک سبحانہ۔ اَلْحَقُّ يَكُونُ وَلَا يَكُنُ وَالْحَقُّ قَدْ عَيَّنَ۔

### دوسرے دن

## مناظرہ بر مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ

دوسرے دن مبلغ اعظم صاحب قریشی صاحب سے جیل تشریف لائے اور قریشی صاحب نے جیل گئے۔ بعد میں قریشی صاحب تشریف لائے مگر وہ کل کا جوش وغیرہ کھان، اور ان کی کھان چہرے کی روشنی اور زینت کیاں۔ میدان مناظرہ میں تشریف لائے تھے وقت بروز اس تھا۔ کیونکہ من مائے ناز اور اصل مسائل کا مورخ ہو چکا تھا اس کی شکست کی خط لکھ کے موضوع کی دہشت قریشی صاحب کو کھاتے جا رہی تھی۔ وقت ہو گا مناظرہ شروع ہوا قریشی صاحب نے خطبہ کے بعد آیت اختلاف کو قرآن مجید سے دیکھ کر پڑھا۔ یہ کہ حفظ یاد نہ تھی۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَكْتُمُ فِيْ الْاَرْضِ نِجْوٰی لِّكَ پڑھ کر اپنے خلفاء کو وعدہ خداوندی کا مضائقہ اور موجودات کی کوشش کی کہ حضرات! وعدہ خداوندی پورا ہو گیا جن سے وعدہ تھا وہ غلیفے بن گئے۔

اگر وہ غلیفے نہ ہوتے تو حضور کے ممبر پر کیسے بیجا حکومت پر کیسے قابض ہو جاتے۔ اس کے ممبر پر بیٹھ جانے قابض ہو جانے قابل ہونے کو آخر تک اپنی خلافت پر قائم رہنا انہی نے اس کا یہ اختلاف کو اس رطالی اور ادا کی قرأت اور خوش الحالی سے پڑھا کہ اپنے بیگنے



مجموع گئے۔ آپ نے آیہ اختلاف وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ  
 لَيَسْفُزْنَهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا أَصْلَفَ الْفَاسِقِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيَسْلُكُنَّ لَهُمْ فِي يَوْمٍ  
 ذِي أَرْطَى لَهْمٌ وَلَيَسْلُكُنَّ لَهُمْ مِنْ بَعْدِ حَوْفٌ فِيهِمْ آمَنَّا بِعَبْدٍ وَنَحْنُ لَا  
 يَشْرِكُونَنَا فِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ کہ  
 پروردگار فرمایا کہ حضرات! یہ معبود من اللہ خلیفوں کا ذکر ہے جن کا ایمان مشاہدہ اور شہرہ  
 ذاتی تک پہنچا ہوگا۔ اعمال صالحہ کی حد عصمت تک ہوگی۔ کیونکہ الصالحات حج معترف بالہ ہے  
 جو فائدہ استغراق دیتی ہے یعنی کل اعمال چوں گے اور وہ سوائے معصوم کے اور کسی میں  
 نہیں ہو سکتے۔ یہ مومن ہیں جن کے ایمان اور اعمال اور خلافت کا خالق نے خود درستی جگہ  
 اعلان فرمایا اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ  
 وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ سِرَّ الْيَتَامَى۔ (پہ۔ سورۃ المائدہ) کہ تمہارے ولی مومن ہیں  
 اللہ اور اس کا رسول اور وہ مومن جو غنائم قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اس حال میں کہ وہ  
 زکوٰۃ کرنے والے ہیں۔ سو ایمان، عمل اور ولایت ثابت ہوگئی صرف مَنْ كُنْتُ مَوْلَا  
 كُيَاكِدُ كُور۔ مکتوب کی حالت میں حضرت علیؑ نے فیر کو انگوٹھی دجی۔  
 حضرات! اس کے بعد آیہ اختلاف سے مستفاد اعظم نے ائمہ الہدے

تین وعدے ثابت کئے۔

۱۔ اقلہ ان کی خلافت کا اعلان مثل خلافت ہارون، آدم، داؤد اور حضرت ابراہیم  
 علیہ السلام۔

دوم۔ وَلَيَسْلُكُنَّ لَهُمْ ذِي أَرْطَى لَهْمٌ سے ائمہ طاہرین کے  
 مذہب شیعہ کو مذہب حقہ صادق اور مرتضیٰ اور مضبوط ثابت کروا کر سوائے  
 مذہب شیعہ کے اصول اور فروع کسی مذہب کے مضبوط اور ثابت نہ ہوں گے۔  
 اس مذہب کے ہر مسئلہ کی دلیل مضبوط اور ممکن ہوگی، ثبوت نہ سکے گی۔ دینیہ ختم  
 کر رہا ہے کہ وہ دین کے مالک ہیں، امام ہیں، معصوم ہیں، دینی خلیفہ ہیں۔ دنیا و دین کا  
 سیاسی نہیں۔

الذی ارتضى لا جملہ اس مذہب کو تمام مذاہب پر فوقیت دے رہا ہے۔ کیونکہ  
 خدا کا وہ پسندیدہ مذہب ہے۔ ائمہ طاہرین کا دین اور مذہب ہے۔ کیونکہ رضائے اللہ

کے مالک ہیں۔ راضیہ مرضیہ ان کی شان ہے۔ يَجْعَلُكُمْ دِينُكُمُ ان کے  
 محبت و محبوب ہونے کی سند ہے۔ تیسرا وعدہ وَلَيَسْلُكُنَّ لَهُمْ ذِي أَرْطَى  
 حَوْفٌ فِيهِمْ آمَنَّا کہ ان کا خوف اور تقیہ ہمیشہ رہے گا۔ بلکہ آخری علیہ السلام  
 الہدی الہادی کے درجہ ہری میں بہاد باسیف سے خوف امن میں بدل جاتے گا۔  
 يَسْلُكُنَّ لَهُمْ ذِي أَرْطَى حَوْفٌ فِي شَيْئًا۔ لَا يَسْأَلُ عَنْهُمْ الظَّالِمِينَ کا معنی  
 مترادف ہے کہ لَا تُفْزِرُكَ بِاللَّوْاقِ الشُّرُكِ لَعَلَّكُمْ عَظِيمٌ کہ شرک کا عظیم اثر ظلم ہے  
 جن سے شرک سرزد ہوا اور الشُّرُكِ فِي حَقِّكُمْ اُخْلُصْ مِنْ قَبْلِ الشُّرُكِ  
 ص ۲۵، ادب المضروب مشام کے مصداق ہیں عہدہ امامت اور خلافت نہیں پاسکتے  
 لہذا ثلاثہ صاحبان کا دامن جب تک شرک سے دائمی طور پر یعنی ماضی، حال، مستقبل میں  
 میں پاک ثابت نہ ہو خلافت اور امامت کہاں۔ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ  
 هُمُ الْفَاسِقُونَ سے مستفاد اعظم نے ثابت کر دیا کہ امامت اور خلافت اصول دین  
 میں داخل ہے ورنہ کفر کیا۔ اور مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ  
 هُمُ الْفَاسِقُونَ سے وہی فاسق مراد ہیں جو الْفَاسِقُونَ الَّذِينَ يَنْفَقُونَ  
 عَنْكَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِمْ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ  
 اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ کہ جو اللہ کا عہد اور اعلان کو پختہ ہونے کے بعد توڑتے  
 ہیں اور جن میں وصل کا حکم ہے اس میں فصل پیدا کرتے ہیں۔ یعنی خلیفہ بلا فصل میں فصل پیدا  
 کرتے ہیں اور ما اموالہ کے مامور من اللہ کہ اجتماعی اور سیاسی خلیفہ بناتے  
 ہیں۔ مستفاد اعظم نے فرمایا۔ حضرات! یہ آیہ اختلاف موجود من اللہ خلافت کی شان  
 میں ہے۔ مثل آدم، داؤد، ہارون کے خلفاء کی آیت ہے۔ دین و ملت کے  
 مالک خلفاء کی آیت ہے۔ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ  
 آیت ہے۔ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ کے مطابق اپنے منکروں اور باغیوں  
 کی آیت نہیں۔ سیاسی، باغی، طاعن ائمہ کی آیت نہیں۔ اس کے بعد مستفاد اعظم  
 نے صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۱۱، ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۱ سے یہ حدیث پیش کی  
 لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ غَوِيًا مَا مَقَّعَ النَّاسُ مِنْ عَشْرِ خَلِيفَةٍ  
 کو لا کر دیکھو یہ بارہ کس دین کے خلیفے ہیں۔ دین مرتضیٰ کس کا دین ہے۔

قریش کی اعلیٰ اور مصطفیٰ شاخ بنی ہاشم ہے یا کوئی اور تمام بنی ہاشم سے مصطفیٰ بنی فاطمہ  
 بنی ہاشم کوئی اور فرمایا ہمارے مولا علی، حسن، حسین، زین العابدین، محمد باقر،  
 جعفر الصادق، موسیٰ کاظم، علی رضا، محمد تقی، علی نقی، حسن عسکری، امام محمد باقر علیہ السلام  
 علیہم السلام سے بڑھ کر دین کا مجسم مجموعہ دکھائیے، دین کا عالم دکھائیے، خدا کا محبوب  
 اور مرتضیٰ دکھائیے، خاندانِ محمد سے دکھائیے اپنے بارہ خلفاء اور اماموں کی تعداد  
 اپنے مذہب میں دکھائیے، یا ثمودی حاشیہ صفحہ ۶ میں جو آپ کے بارہ خلفاء  
 یزید، ولید مروان کی گردان لکھی ہے ان میں دیکھو اُمّی اُمّی اُمّی اور  
 لَا يَزَالُ هَذَا النَّبِيُّ عَزِيزًا مَعِينًا کا شان دکھائیے۔ آپ نے  
 حدیث نقلین سے قرآن اور اہل بیت کو پڑھا اور جامع الصغیر بیوطی صفحہ ۱۰  
 سے قرآن اور اہل بیت کا خلیفہ تین ہونا پڑھا۔ حضرت علی کی نسبت مَن كُنْتُ  
 مَوْلَاكَ اَنْتَ وَبَنُوكَ اَمْوَالُكَ اَمْوَالُكَ اور اَنْتَ خَلِيفَتِي  
 وَهُوَ قَرِيبٌ كُلُّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَنِي بَقِيَّةٍ پڑھا اور عمدة القاری شرح صحیح  
 بخاری جلد دہم صفحہ ۱۲۳ سے باب العباس سے غریب غم میں علی کے سر پر دستہ  
 بندی پڑھی۔ حضرت حجت کی بارہویں خلافت ظاہری دکھائی۔ تین سال کی خلافت سے  
 مراد خلافت بلا فصل حضرت علی کی ثابت کی۔ کیونکہ علی رسالت مآب کے بعد تین  
 سال زندہ رہے جو آپ کے خلیفہ بلا فصل تھے۔ اور صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۱۷  
 بقول حضرت عمر کُمْ يَسْتَخْلِفُ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ ثَلَاثَةٌ كَاهِنٌ أَوْ خَلَفَانِ  
 یعنی نبی خدا اور رسول خلیفہ نہ ہوتا ثابت کر دیا کہ یہ رسول اللہ کے ساختہ مرد اختر  
 خلفاء نہیں ہیں۔ چنانچہ مولوی دوست محمد نے پورے ذخیرہ بے صاف اقرار کر لیا کہ ہم  
 پر کسب دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کو اللہ اور رسول نے خلیفہ بنایا ہے۔ چنانچہ سنی بیلبک کے  
 چہرے فتح ہو گئے کہ یا اللہ! یہ کیا کہہا کہ اللہ و رسول کے بنائے ہوئے خلیفہ نہیں  
 دھڑکتے کہیں اور حدیث کہیں۔ مولوی دوست محمد نے اپنی بیلبک کی مجبوری پر کہا کہ  
 یہ کیا کر سکتا ہوں۔ جب اللہ و رسول نے ان کو بنایا نہیں۔ قرآن اور حدیث میں ان  
 کی خلافت کا اعلان آیا نہیں۔ اور کُمْ يَسْتَخْلِفُ حضرت عمر کا خود اقرار ہے اور حضرت  
 خلیفہ ثانی کو یہ صحت رہ گئی کہ کاش حضور سے دریافت کر لیا ہوتا کہ آپ کے بعد خلیفہ  
 منہ خواہی یا نہ خواہی مقرر کئے تھے یا نہیں۔ یہ شرعاً نہ قرین ہونے لگا اس مولوی دوست محمد کی بیلبک

کون ہے۔ مہدیؑ نے فرمایا کہ اللہ سے شانِ خلافت بڑی نسبت گوارا ہے۔  
 خود خلفاء کو تو اپنی خلافت کا علم نہیں اور مولوی دوست محمد صاحبان کے اثبات میں دور  
 لگا رہے ہیں۔ جب اجماع شریعی پر بات آئی تو مہدیؑ نے ہر خلافت کی خلافت پر  
 حضرت علی علیہ السلام کی عدم رضامندی ثابت کر دی۔ چنانچہ بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۱۷  
 سے حَاقَتْ عَنَّا عِثَّةٌ دُكُلًا دِيَاكُمُ حَضْرَتُ عَلِيٍّ بِرَقَبَتِهِ مِثْلَ دُكُلٍ اَوَّلًا اَنْ  
 مخالف ہو گئے اور بیعت نہ کی۔ کُمْ يَسْتَخْلِفُ اَنْتَ وَبَنُوكَ اَمْوَالُكَ اور اَنْتَ خَلِيفَتِي  
 بیعت نہ کی اور بعد میں حضرت خلیفہ اول کو بلا کر اپنا اس حقائق ثابت کر دیا اور اماموں کی  
 کی وجہ تہد کر ترک ہوا لہذا سے روکا اور خلافت ثانی پر شرح عقائد نسفی سے تعریف دکھائی  
 اور خلافت ثالث میں مخالفت اور ناراضگی اور اَعْلَى عَلِيٍّ اَوَّلًا عَلِيٍّ اَوَّلًا عَلِيٍّ  
 تک کی نوبت ثابت کر دی کہ حضرت علیؑ ان سے ناراض ہوئے۔ حتیٰ کہ عبد الرحمن  
 بن عوف نے ان کو قتل کی دھمکی دی۔ جب حضرت سیدہ اور اہل بیت باپ فاطمہ کی نوبت  
 آئی تو سیدہ سنی سرگرم ہو گئے۔ اپنے مریدوں کی مجبوری سے گھر سے نکلے۔ آخر کار  
 حضرت علیؑ علیہ السلام کی تلاش کے پیچھے نماز پڑھنے سے قریش صاحبان کا اصرار  
 کرنا ہوا مگر ناکام رہے۔

اولیٰ تو حضرت علیؑ کا بقیت اقتداء ان کے پیچھے نماز پڑھنا ثابت ہے کہ روئے بلکہ  
 صَاحِبِ دُكُلٍ بخارا لا اور جلد دہم سے دکھایا گیا کہ آپ اپنی نماز پڑھتے تھے۔  
 دوم۔ احتجاج طبری کی روایت بالم تمہنے میں بیعت کی ہونے پر حضرت علیؑ کی کہ  
 حضرت علیؑ علیہ السلام کے قتل کی سازش کا مستحق مجبور دیا اور ان کی پڑھی لیکن جب پوری  
 روایت سامنے آئی تو شوکر شیر کہنے والوں کی ہوا اڑ گئی۔  
 سوم۔ جب مملکت مملکت سے نماز خلفائے کچل مستقیم بنو ہاشم اور کچل  
 ابْنِ عَمِيْلٍ اَلْكَافُو کہ نماز ہر نیک و بد کے پیچھے ہو سکتی ہے مگر خلافت کیلئے تمام  
 اعمال صالحہ کی شرط ہے اور فروغ کالی ہے حضرت علیؑ کا اپنی نماز خود پڑھنا بلکہ سوا  
 کھڑا ہونا دکھایا گیا تو مولوی دوست محمد قریشی کی اس مذہباتی دلیل کا حال بہت تیز ہو گیا  
 جب مہدیؑ نے بخاری شریف سے قاتلان عثمان کے پیچھے حسب اجازت عثمانی صحابہ



کا نماز پڑھا دیکھا دیا۔ حسین علیہما السلام کی نماز مروان جیسے فاسق کو بھی خود اہل سنت کی کتاب پر تھی صلا جلد سوم سے دکھلا دی۔ انھیں مولوی دہشت محمد صاحب نے خلافت ثابت کر کے نہ چار بیٹیاں بہت سے لوگ شیعہ ہو گئے جو ابھی تک مذہب حق پر قائم ہیں اور تنظیمی کاروں کی شکست کا یقین ثبوت ہیں۔

حضرات! یہ وہ لوگ ہیں جو غیر کی فتح کے بعد علی کی فتح کا اقرار نہیں کر سکے اور خلافت کے فرار کا اظہار نہیں کر سکے۔ مگر خدا اپنے دین کی فتح کیسے چھپنے دیتا۔ شک ہے  
شاہ مروان شیر نیر داں قوت پروردگار  
لَا تُكَلِّمُ الْكَافِرِينَ وَلَا الْمُنَافِقِينَ إِنْ هُمْ إِلَّا فُتَاتٌ

## مناظرہ میں چند ستم وید گواہوں کے نام

جناب فقیر علیخان صاحب رئیس اعظم جہان پور ضلع ملتان۔ فیض علیخان صاحب لنگاہ  
رکس اعظم جہان پور، فرزند خان اللہ بخش خان صاحب لنگاہ۔ مرید جاس صاحب لنگاہ  
رکس اعظم طباحت پور ضلع ملتان۔ علی نواز صاحب لنگاہ رئیس اعظم طباحت پور ضلع ملتان۔  
جناب سید محمد علی صاحب رئیس جہان پور۔ نور محمد صاحب خاکی سید حسین شاہ صاحب و  
دوران سید محمد بخش صاحب بانیان مناظرہ۔ جناب صفدر علی صاحب لنگاہ رئیس اعظم جہان پور  
پسرورد صاحب اللہ بخش خان صاحب لنگاہ۔ سید اختر علی شاہ صاحب جہان پور۔ قاضی بخش صاحب  
منظور حسین صاحب۔ غلام رسول صاحب شیخی غلام حیدر و جناب غلام حیدر صاحب لنگاہ۔

(فاشور)

ناصر حسین ناصر معین مناظرہ درس آل محمد لائل پور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## آئینہ شکست و تسوی

دع

## مسئلہ بنات نبی

بقام و جی متصل میانی تحصیل جھول

ضلع سرگودھا



**حضرات مؤمنین! ہم اس سے قبل شکست تونسوی وراچھوی و میافوی و**  
 بھیروی و دیوبندی و بریلوی ایک اشتہار میں بمقام وحشی تحصیل مہوال ضلع سرگودھا  
 واقع کرچکے ہیں کہ دیوبندی و بریلوی عبدالستار تونسوی، محمد عمر چھری، مفتی محمد رفیق  
 میافوی، کرم حسین شاہ بھیروی اور افتخار بگوی یہ سب مل کر بھی مذہب حقہ شیعہ خیر البرہہ کی  
 صداقت کا مقابلہ نہ کر سکے۔ مستحکات اصحاب ثلاثہ پر باوجود اپنے اشتہار میں شائع کرنے  
 کے مقررہ بحث کرنے سے صاف انکار کر گئے۔ اور جناب سیدہ فاطمہ الزہراء علیہا السلام  
 بنت رسول کی وحدت، فضیلت، عصمت و طہارت کے مقابلہ میں جنس میں صحیحہ تواتر و قطعیت  
 چار بیٹیاں حقیقی ثابت کرنے میں ناکام رہے۔ مجمع مبشرات، اہل السنۃ کی کثرت تھی، بدو عام  
 تھا۔ لہذا شور و غوغا تو بہت کیا لیکن علمی مقابلہ نہ کر سکے۔ اصولی مناظرہ کی تاب نہ دیتی حضور کی  
 حقیقی چار بیٹیاں کسی آیت حکم اور حدیث صحیحہ متواتر سے ثابت نہ کر سکے اور ضعیف روایات پر  
 خود قائم نہ رہ سکے۔ خلافت اصحاب ثلاثہ کے قریب آخر وقت تک نہ آئے اور لوگ ان  
 کمزوریوں کو بھانپ کر شیعہ ہو گئے۔ غلط اور جھوٹا پر و پیگندہ جو ایمیری چوٹی کا زور  
 لگا کر کیا تھا چارویں میں ہیبا، مشورہ ہو کر رہ گیا۔ لہذا ہم اس کتاب میں حسبِ دعا شکست  
 تونسوی و مسئلہ بنات نبی کی مختصر و مفید روشنی کرتے ہیں۔ تاکہ ہر سے لکھے حضرات و لائق  
 کے قوت اور ضعف واضح ہو جائے، حقیقی و کذب، حق اور باطل کا خود اندازہ لگالیں۔  
 کیونکہ مذہب شیعہ آٹھ عشرہ صداقت کا وہ قلعہ و حصار ہے جس کو باطل کے جیش و  
 حملے اور زلزلے بھی نہ ہلا سکیں گے۔

**حکایت! مولوی عبدالستار صاحب تونسوی نے** باوجود ہزار شور و غوغا  
 کے بھی تین روایات کتب شیعہ سے پیش کیں۔ مختلف کتب سے بار بار انہیں کاٹھا روایات  
 کیا۔ دیگر کوئی آیت اور نہ ہی کوئی روایت میدان مناظرہ میں پیش کرنے کی جرات دہت ہوئی  
 روایت اول حیات القلوب جلد دوم مسئلہ سے پیش کی کہ قرب الامداد میں بسند معتبر حضرت

صاوق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول خدا کی اولاد حضرت خدیجہ سے ظاہر و قائم، فان  
 ام کلثوم، رقیہ و زینب متولد ہوئے۔ اس کا جواب اسی وقت دیا گیا کہ حضرت ام کلثوم  
 سیکوں کی ہے شیعہ کی نہیں، ضعیف ہے صحیح نہیں کیونکہ اس کی سند یہ ہے  
 روی الحمیری فی قرب الامداد عن ہارون بن مسلم عن مسدد بن صدوق  
 عن جعفر عن ابیہ علیہما السلام۔

اس سند میں ایک راوی حمیری شارب الخمر ہے۔ اسی وقت تونسوی صاحب کو  
 رجال امام قاضی جلالی دیکھا سے دیکھا دیا گیا کہ ائمہ کبار کتب شیعہ میں اسے  
 حمیری ہمیشہ شراب پیتا تھا۔ حتیٰ کہ اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا تھا۔ اور فرمایا کہ  
 عرض کیا گیا کہ ہمارے لشکر پر ہنگ وشی کا الزام لگاتے ہو خود شارب الخمر کی روایات  
 پیش کرتے ہو اور انہیں اپنا دین و ایمان بناتے پھرتے ہو۔ اور دیکھا کہ اس سند  
 روایت میں مسدد بن صدوق ہے جو سختی تہری ہے۔ چنانچہ رجال امام قاضی جلالی  
 لکھا کہ عبدالستار صاحب کے سامنے جا کر رکھ دی گئی۔ کہ مسدد بن صدوق جو  
 عامی بتوی۔ یعنی مسدد بن صدوق عامی تہری ہے۔ روایت سیکوں کی ہے کسی  
 شیعہ راوی کی صحیح روایت پیش کرو۔ مگر حجت کہاں؟ بہت دیر تک پریشانی ہوئی  
 اور تلاش بسیار کرنے کے بعد شور مچایا کہ صحیح دیکھا کہ ہوں۔ میں عبدالستار صاحب  
 اسماعیل! تو مجھے جانتا نہیں میں عبدالستار ہوں؟ صحیح اور سنی دیکھا کہ ہوں  
 آگئے اور افتخار بگوی صاحب تو فرط مسرت سے رقص فرماتے لگے کہ شارب الخمر  
 مولوی صاحب کو چار بیٹیوں کی صحیح روایت لگئی۔ مگر وہ اٹھا بال جان بن گیا  
 تونسوی صاحب نے حیات القلوب جلد دوم مسئلہ سے فرمایا کہ ابن ابی شیبہ کے الزام  
 محمد باقر علیہ السلام روایت کردہ است کہ رسول خدا و خدیجہ و مناتقان داد یعنی حضرت ام کلثوم  
 علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول کی مائے دوڑکیاں دو مناتقوں کو دیں، ایک نام ام کلثوم  
 اور دوسرے کا نام ثقیفہ ترک کر دیا۔ پس پھر کیا تھا۔ عبدالستار کے غوطے اڑ گئے کہ وعدہ  
 چار بیٹیاں دیکھانے کا تھا کہ دو مناتی دیکھانے کا۔ پس اب پریشانی تھا کہ اگر روایت  
 صحیح کہوں تو اپنے ہی منہ سے اپنے بزرگ کو مناتی مانا پڑتا ہے اور اگر مناتی مانوں تو  
 بحث کیسی؟ جھگڑا کس بات کا؟ قصہ ختم شیعہ کا مذہب ثابت۔ جس پر ان کا علم ہے





اذا جاءك المؤمنون فليكن الودع لال - کہ جب احتمال اور شک آجائے تو استدلال  
 باطل ہو جاتا ہے۔ مبلغ اعظم نے فرمایا حضور! حضرت علی علیہ السلام کے لئے قرآن مجید  
 تک لفظ جھوٹو آیا ہے مگر اس میں من نہیں آیا۔ چنانچہ جھوٹا لفظی خلق و کائنات  
 انکاراً جھوٹا نسبتاً و جھوٹاً۔ چھ سورۃ فرقان میں اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کو پورا  
 سہر فرمایا۔ یہ طہر جناب رسالتاً نے صرف نکاح حضرت علی علیہ السلام میں پڑھا۔  
 دیکھو اپنی کتابیں۔ ۱۔ تاریخ النبوة - جلد ۱ صفحہ ۵۵، ۲۔ الرضا النضرۃ جلد ۱ صفحہ ۵۵  
 ذخائر العقبیٰ ص ۱۲۲ مطبوعہ مصر۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جیسا ارشاد شریف اصنام حضرت علی کو حاصل ہے ذلیا  
 عثمان کو نہیں۔ ہاں حضرت عثمان حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے قریب تر ہے، اخوان  
 حضرت علی کی نسبت بعد تر ہے۔ کیونکہ حضرت علی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 حقیقی چچا زاد ہیں اور حضرت عثمان بنی امیہ سے جو دو واسطہ بعد ہے۔ حضرت  
 علی حضرت فاطمہ الزہراء سے مادہ ہے جو حقیقی بیٹی ہے۔ حضرت عثمان بنی امیہ  
 سے معمولی تعلق و مادہ کا رکھتا ہے۔ یعنی بیٹیوں کی نسبت بھی مجازاً ہے و مادہ بھی مجازی۔

### تونسوی کے موالات اور

## مبلغ اعظم کے جوابات

تونسوی صاحب نے شور مچایا کہ مولوی اسماعیل ان رشکوں کا باب تجویز ہے ؟  
 مبلغ اعظم نے فوراً اس سخت کتاب سیرت ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۵۵  
 سے دیکھا یا نہ کہ وہ کہ جسے بنی امیہ کا حالہ و ذوق بنت ابی حاتم  
 کہ جناب کرب کے باپ کا نام ابوبکر تھا اور دوسری رشکوں کے باپ کا نام جعفر بن مائد  
 تھوڑی تھا۔ تونسوی صاحب نے کتاب منگو کر خود دیکھی پڑھی اور چپ چاپ کھڑا ہو گیا۔  
 کتاب دیکھیں، جواب نامادہ، حجت نام ہوئی۔

اس کے بعد مبلغ اعظم نے فوراً تفسیر کبیر اور قرآن مجید کی آیت سے ثابت کیا کہ وہ

رشکوں میں نہیں اور حضور کے خاتم اقدس میں ان کی پرورش ہوئی نہ کہ ان کے خاتم اقدس میں  
 ہٹ سورۃ مائتھی کہ اسے میرے محبوب بنیم کو نہ تھا نہ اسے میرے محبوب بنیم کو نہ تھا  
 جلد ۱ صفحہ ۵۵ مطبوعہ مصر سے یہ عبارت پڑھی۔ وہی! لکھا کہ انہی جانی خلق و کائنات  
 خلق اللہ علیہ وسلم خلق و ذیہ خود بنیم کہ اس آیت میں کہ تم کو نہ ہو کر (اسے نہ ہو کر)  
 نازل ہوئی جب جناب رسالتاً نے جناب خود بنیم کے بچنے کو نہ ہو کر (اسے نہ ہو کر)  
 تو آواز آئی اسے میرے حبیب! ان تیروں کو نہ ہو کر

مبلغ اعظم نے فرمایا۔ جناب تونسوی صاحب! فرمائیے۔ جناب خود بنیم کے وہ  
 کون سے بچے اور چچا ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بنیم فرمایا ہے؟ بنیم تو وہ بھی جو تیرے ہی  
 کا باپ لوت ہو گیا ہو۔ اگر حضور ان کے باپ سے بنیم کیسے؟ اگر بنیم تیرے ہی بنیم ہیں  
 باپ کیسے؟ تو نسوی صاحب نے یہ کتاب منگو کر دیکھی پڑھی، خاموش، بیرونی  
 باپ کا نام نہ لیا، بنیم ثابت ہو گئیں، چچا کے دعویٰ میں احتمال لگایا استدلال باطل ہو گیا۔  
 کیونکہ چار بیٹیوں کے دھکا اہل الشکت ہیں۔ دعویٰ کو بلا تفسیر و تفسیر ثابت کرنا  
 ان کا فرض ہے۔ شجرہ تو جناب سیدہ طاہرہ فاطمہ الزہراء کو حقیقی بیٹی بننے میں۔  
 جن میں نہ شک ہے نہ شبہ نہ احتمال نہ اعتراض۔

اس کے بعد مبلغ اعظم نے اہل سنت و الجماعت کی مستند کتاب تفسیر نیشاپوری  
 سے ان بیٹیوں کا رد یہ ہونا بھی دیکھا۔ چنانچہ نیشاپوری علی ما شیعہ تفسیر میں  
 ص ۱۲۲ بنیم و بناتہم اللہ کے تحت کہا کہ قول بنات سے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم من خدیجہ بنت پھر چلا کہ قرآن مجید میں وہ بیٹیوں کا جو ذکر  
 آیا ہے وہ ایسی ہیں جنہیں رسول اللہ رضی اللہ عنہ جناب خود بنیم کے بنیم بنے ہیں۔  
 یعنی! معاملہ مان ہو گیا۔ قرآن مجید سے ان کا رد یہ ہونا بھی ثابت ہو گیا بنیم ہونا بھی  
 ان کا باپ بھی لکھا اور خود کتاب اہل الشکت سے یہ بھی کہی گئی کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ  
 عنہ کے اکبر کے لئے لکھا ہے اس سے وہیں، پھر یا محمد بنی جناب خود بنیم کے بنیم بنے ہیں  
 مبلغ اعظم نے کہا تونسوی صاحب! اسی سے یہ تمام اعتراضات بنائے ہوئے ہیں کہ  
 رہے ہو۔ اگر حجت ہے تو دعویٰ باطل ضرور منقطع ثابت کر دو۔ دیکھو! ہم تمہارے  
 دو ٹوک کو ضعیف و کمزور ثابت کر کے اس کے مقابلہ میں وہاں کی قرآن مجید میں یہ بھی کہ



آیت مبارک میں فرماتا ہے: **وَمَنْ يَرْزُقْ يَتْلُكُمُ الْقُرْآنَ فَلْيَسْمَعْ أَتَيْنَ**  
جو اب دے۔

○ رقیب دلا، نامہ تمہارا لقا

چھ ماہ آیتہ تطہیری کی تلاوت ہر روز ۱۰۰۰ بار پڑھ کر فاطمہ الزہراءؑ کی خدمت میں پیش کرے۔

[illegible]

روى اهل العلم عن آئمة اهل البيت وهاك ان الاعتباران المحسوبتان  
الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من الامامة في حق علي بن ابي طالب  
بما ذكره في كتابه في حق علي بن ابي طالب في كتابه في حق علي بن ابي طالب  
باب في بيان ان علي بن ابي طالب هو الذي هو في حق علي بن ابي طالب

[illegible][illegible][illegible]

## آیت سوم مباہلہ

عن سعد بن ابى وقاص قال لما نزلت هذه الآية فندد  
ابنونا وابناؤكم ۱۲ وعاد رسول الله علياً وفاطمة وحسناً  
وقال اللهم هؤلاء اهل بيتى -

باب ۱۵۲۰ - مکتبہ شریف ۵۹۰، باب

وہاں پہنچ کر اس نے دعا پڑھی کہ جب یہ آیت مبارکہ اترے۔ فزع ابتلافا  
وہاں تک کہ ۱۲۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام اور حضرت  
فاطمہ الزہراءؑ اور حسینؑ کو بلا کر عرض کیا اللہ میرے اہل بیت ہیں۔  
(ترمذی شریف ص ۲۲۲ حدیث ۱۰۰۰۰)

حاشیہ میں ہے جب مطلق اہل البیت کا لفظ آئے تو فاطمہ، علی، حسن اور حسین (مخصوص صحابہ) ہے۔ یعنی اہل باطن کے سوا کہ اہل بیت میں شامل نہیں ہیں۔

پچھلے حضورِ انور صاحب: مہا ہرے صرف نام لے کر آئی ہوئی کوئی بیٹی نہ داخل ہوئی نہ  
بولائی کہ، وہ تو لے گئے۔ جواب نہ دے اور پچھلے مادہ حل، آئینہ تھم گئیں۔

عذر و فواتِ بناتِ غیرِ معقول ہے

کچھ نگاہ اول تو ان اشکسور کے سنہ ولادت اور وفات میں اختلاف ہے۔ بقول  
شیخ الاسلام جناب زبیر علی زلیخا کی وفات ۱۳۳۵ھ میں ہوئی اور حضرت رقیہ کی وفات ۱۳۴۰ھ  
میں ہوئی اور حضرت اہم شکریم کی وفات بقول شیخ زلیخا میں ہوئی۔ دیگر سیرت النبی  
صلی اللہ علیہ وسلم حصہ اولیٰ ۱۳۳۵ھ اور جناب رقیہ کی وفات بقول سیرت رحمتہ اللعالمین ۱۳۳۵ھ



روز بروز عطارانی حبیب کی خاطر بہت رسول کو اپنے گھر لانے کی تیاری کر رہا تھا۔ پس  
 فاطمہ آتے جس کی شہادت حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ (بخاری شریف) میں بھی  
 اسی باب میں آئی ہے کہ جناب سیدہ نے اپنا حق مانگا، ابو بکر نے انکار کیا، سیدہ  
 خنیسہ کی بیوی واپس ہوئی۔ دیکھو سیدہ خنیسہ سے اپنا حق مانگا رہی ہے لہذا آیت میں شامل ہے  
 اور شکرہ شریف میں ہے کہ حضرت عثمان نے جس سے حق مانگا تو حضور نے  
 فرمایا کہ تو اس سے ہے لہذا میرا کوئی حق نہیں۔ سبحان اللہ جس کے گھر دو بیٹیاں ہیں  
 اس کو میرے لئے جس کے نہیں ملے۔ جس کے گھر ایک بیٹی ہے وہ جس کا متولی ہو گیا  
 دیکھو بخاری شریف میں ۱۲۷۱ مجلد ۱

قل لا تعظموا قاتلہ فی النفس اکثر من ذلک کہ حضور نے حضرت  
 سیدہ سے فرمایا کہ علیؑ کے بغض نہ کرو۔ اس کا نفس میں اس سے بھی بہت زیادہ حق ہے  
 جس کا حق ہے۔ خطیب خوارزم نے اپنے مناقب میں لکھا ہے تمام دنیاؤں کا پانی  
 پر سیدہ طاہرہ کو بطور شہسویا کیا ہے۔ دیکھو حضرات اس آیت میں صرف فاطمہ ہے  
 تو سہوی کوئی دوسرا شہسویا دکھائے۔

## آیت خیم

وَأْتِ ذَٰلِكَ بِحَقِّهَا ۖ ذَٰلِكَ جِئَ اسْرَائِيلَ

عن ابن مسعود قال لما نزلت وَاْتِ ذَٰلِكَ بِحَقِّهَا ۖ ذَٰلِكَ جِئَ اسْرَائِيلَ  
 فاطمة فاعطاها فدية (تفسیر ابن کثیر جلد سوم صفحہ ۳۷۶)۔

کہ جب یہ آیت آئی تو رسول اللہ نے جناب سیدہ کو بلا کر ہاتھ فدیہ عطا فرمایا۔  
 کیوں تو سہوی صاحب کسی اور لڑکی کو کیوں نہ دیتا تھا کہ وہ یہ تمہاری کتابوں سے حوالے  
 دے رہا ہے۔ تم کو صرف حلاوت القلوب میں غیر مستند کتاب سے روایت ضعیف کا حوالہ دیتی  
 ہے یا دے رہی ہے یا روایات یا حدیث۔ کتاب حیات القلوب کی توثیق تو سیدہ طاہرہ خنیسہ کی کتاب  
 کہ وہ کتاب صحیح ہے یا مستند ہے یا قوی ہے۔ فاطمہ کی سہوی میں کتاب جو مورخ ہرم کا ضعیف  
 غیر مستند روایات کا مجموعہ ہے۔ مورخین حیات القلوب بالکل غیر مستند کتاب ہے۔ اس کا بغیر تحقیق

کوئی اعتبار نہیں ہے۔ روایت صحیح جو قرآن مجید میں تو باوجود نہیں۔

## آیت ششم

فَاِذَا لَفِظَ فِي الصُّورِ فَلَا اسْمَاءَ يَلْفِظُهَا  
 (سورہ مومن)

جب خود پڑھا جائے گا تو ان کے درمیان کوئی نسب نہ ہوگا اور نہ ایک دوسرے  
 سے نسب کی بنا پر سوال کر سکیں گے۔

عن ابن عمر قال قال رسول الله فاطمة اضعفتني ما يظنهم  
 وينشطني ما ينشطها وان الانبياء تقطع الاسمي والقبلي وصحيري وهذا  
 له اصل في الصحيحين (تفسیر ابن کثیر جلد سوم صفحہ ۵۵۶)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہؑ میرا گھر ہے  
 جو چیز فاطمہ کو رہی کرے وہ میرا گھر ہے اور اس کو خوش کرے وہ میرا گھر ہے  
 اور تحقیق روز قیامت سب نسب ختم ہو جائیں گے۔ صرف میرا نسب اور سیدہ اور عیسیٰ باقی  
 رہے گی۔ فرمائیے سب سب تھیں سوائے فاطمہ کے جس سے وہ اور کون باقی ہے کہ فاطمہ اور عیسیٰ کا  
 دیکھو اس حدیث میں خصوصاً نام موجود ہے اور کسی لڑکی کے کا نام نہ ہو سہوی صاحب پر  
 یقینوں کو تو ٹھکانا چھوڑ دو۔

## آیت ہفتم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابْنًا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَبَعَثَ رَسُولَ اللَّهِ  
 وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (سورہ احزاب)

اور نہیں ہے محمدؐ تم میں سے کسی ایک کا بیٹا۔ لیکن وہ اللہ کے  
 رسول اور خاتم النبیین ہے اور اللہ ہر شے کا عالم ہے۔  
 اس آیت میں اولاد محمد رسول اللہ کی پوری نہیں ہے بلکہ سب قریب طاہر







# آیت ششم

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا التَّوَكُّدَ فِي الْقُرْبَى (پہ۔ اشوری)  
 ترجمہ: میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔

اس آیت کا تعلق ان لوگوں سے ہے جو ان کے اقرباء کے لئے دعا کرتے ہیں۔  
 اس آیت کے بعد حضرت علیؓ نے فرمایا: میں نے اپنے اقرباء کے لئے دعا کی ہے۔  
 اس آیت کے بعد حضرت علیؓ نے فرمایا: میں نے اپنے اقرباء کے لئے دعا کی ہے۔

# آیت نہم و سیدہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (پہ۔ امام)

ترجمہ: اے ایمان والے! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کے لئے جہاد کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔  
 اس آیت کے بعد حضرت علیؓ نے فرمایا: میں نے اپنے اقرباء کے لئے دعا کی ہے۔

# دہم آیت نور

اللَّهُ نُورًا سَمُوتٌ وَلَا دُنَّ مِثْلَ نُورِهِ كَمِثْلَةِ نُورِهَا مَصَابِحُ  
 الْمَصَابِحِ فِي زُجْجَةٍ الزَّجْجَةِ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ  
 مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَلْسَنْتِ  
 نَارَ نُورِ عِشْقِ نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَشَارِدُ وَيُضَرِّبُ اللَّهُ لَمْ يَشَأْ مِثْلَ قُلُوبِ  
 وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (پہ۔ انور)



اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا۔ مثال اس کے نور کی مانند طاق ہے کہ جس اس کے چراغ ہو۔ وہ چراغ ہے جس کی شمشیر کے ہے وہ قدرتی شمشیر کا گویا کہ وہ تاریک ہے جگہ۔ روشن کیا جاتا ہے وہ چراغ درخت مبارک زمین کے ہے کہ درشرق کی طرف ہے اور درغرب کی طرف ہے نور کی ہے قبل اس کا کہ روشن ہو جاوے اور اگرچہ نہ گئے اس کو آگ روشنی اور درخشش کے براہ دکھاتا ہے اللہ کی طرف نور ہے کی جس کو چاہتا ہے اور بیان کرتا ہے اللہ شائین واسطے لوگوں کے اور اللہ ساتھ ہر چیز کے جلنے والے ہے (ترجمہ شاہ رفیع الدین)۔

عن ابی عبد اللہ قال قال تبارک وتعالیٰ یا محمد انا فی خلقک  
وعلیا نوراً یعنی روحاً بلا بدن قبل ان اخلق نساً واتی وارضی وعرشی  
وعرشی فلم یقل توکل وتمدنی ثم جمعت روحیکما فجعلتھما واحداً  
فکانت تمجدنی وتمدنی وتمدنی ثم قسمتهما ثنتين و قسمت  
الثلثین فصارت اربعة محمد واحد وعلی واحد والحسن والحسین  
ثلاث ثم خلق اللہ فاطمة من نور أمہا روحاً بلا بدن ثم مصعنا  
بیمینہ فاقضی نوراً فینا راہ اول کان نوراً اول مقبرہ تہران۔

ترجمہ حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے  
فرمایا کہ اے محمد! میں نے تم کو اور علی کو پیدا کیا اور تمہاری روح بشیر برہان کے  
قبل اس کے کہ میں آسمانوں، زمینوں اور اپنے عرش اور دریاؤں کو پیدا کروں  
تو میری تمہیں اور حمید کرتا رہا۔ پھر میں نے تم دونوں کی رگوں کو جو کہ ایک بنا دیا  
پھر وہ روح میری حمید اور تقدیر اور تمہیں کر کے برہان۔ پھر میں نے اس کو دو حصوں  
میں تقسیم کر دیا اور دو کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا پس وہ چار ہو گئے۔ ایک محمد  
اور ایک علی اور علی اور علی دو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فاطمہ کو ایک ایسے نور سے  
پیدا کیا جس کو میں نے اپنے سے پیدا کیا پھر اللہ نے اپنے درخت قدر سے  
میں کیا۔ میں نور کو ہم میں جاری کر دیا۔

عن صالح ابن مسلم النعمانی قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ  
السلام یقول فی قول اللہ عزوجل اللہ نوراً تسبوت والارض فی مثل

نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح الحسن المصباح الحسن فی حاجۃ الزجاجة کاٹھا  
کوکت دقہ کاٹھا فاطمة علیہا السلام کوکت دقہ بین نساء اهل  
الارض توقد من شجرة مبارکۃ توقد من ابراهیم علیہ السلام  
لا شوقیۃ ولا غربیۃ لا یهودیۃ ولا نصرانیۃ یکاد زیتها یضئ  
یکاد ما یعلم ینفجر منها وولم تمسہ فار نور علی نور امام منہا  
بعد امام یمدی اللہ لنورہ من یشاء یمدی الی الائمة علیہم  
السلام من یشاء ان یمدہ فی نور ولا یتھم مخلصاً یضرب اللہ  
الامثال للناس واللہ بکل شیء علیم۔

### (تفسیر برہان جلد سوم ص ۱۳۵ مطبوعہ تہران)

صالح بن شکر ہمدانی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق سے سنا فرماتے تھے  
اللہ نوراً تسبوت والارض فی مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح الحسن المصباح  
مشکوۃ فاطمہ ہے یعنی فاطمہ اور اس میں پہلا مصباح یعنی چراغ حسن ہے اور دوسرا مصباح  
حسین ہے فی زجاجة الزجاجۃ کاٹھا کوکت دقہ فاطمہ علیہا السلام  
ہے جو ستارے کی طرح اہل زمین کی عورتوں کی مقدرہ اور نہر ہے توقد من شجرة  
مبارکۃ سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی اور لا شوقیۃ ولا غربیۃ کا  
مطلب یہ ہے کہ نہ یہودی ہیں نہ نصرانی یکاد زیتها یضئ کا مطلب یہ ہے کہ اس  
درخت سے علم کا انہار اور انوار ہر باب ہے نور علی نور سے مراد امام ائمہ ہے۔  
یمدی اللہ لنورہ من یشاء سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے اس شخص  
کو ہدایت کرتا ہے جس کو ان کے درخت کے نور میں ظلمت نہ کر داخل کرنا چاہتا ہے۔





## شرائط مناظرہ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
شرائط مناظرہ مابین اہل سنت والجماعت وشیعہ بمقام چکبرہ، N.P. بستی چوہدری محمد صدیق صاحب مقامہ کوٹ سہارہ تحصیل و ضلع حرم پارخان۔  
یہ مناظرہ بالاتفاق فریقین ہو رہا ہے۔ ہر دو فریق باہم مناظرہ اپنے اپنے فریق کے حفظ امن کے ذمہ دار ہوں گے۔ حفظ امن کے لئے جو وسائل وہ مناسب سمجھیں گے اختیار کریں گے۔ چنانچہ ایک وسیلہ یہ ہوگا کہ جانبین کے دشمن دشمن آدمی درمیان میں حفاظت کیلئے مقرر کر دیئے جائیں گے۔  
موضوع اول :- خلافت اصحاب ثلاثہ پیش کردہ شیعہ صاحبان  
موضوع دوم :- ایمان و اسلام اہل شیعہ پیش کردہ اہل سنت صاحبان

## شرائط

شرط اول :- ماخذ دلائل قرآن و حدیث و سلمت شیعہ  
دوم :- ماخذ دلائل قرآن و حدیث و سلمت اہل سنت  
سوم :- مناظرہ میں اصول مناظرہ کی پابندی لازمی ہوگی۔

چہاں :- مناظرہ تقریری ہوگا۔  
تھم :- دونوں مناظرے تین تین گھنٹے ہوں گے۔ دونوں مناظروں میں فریقین کی تقریریں دس دس منٹ کی ہوں گی اور آخری تقریریں پانچ پانچ منٹ کی۔  
ششم :- مناظرہ کا نام ایسی ہی رہتا یا ہلے گا۔  
ہفتم :- فریقین کی طرف سے ایک ایک صدر ہوگا جس کا فرض شرائط کی

پابندی کرانا ہوگا۔  
ہشتم :- کسی مناظرہ کو شرائط مرقومہ کی خلاف ورزی کرنے کا حق نہ ہوگا اگر خلاف ورزی کرے گا تو جانبین کے صدر راہنوں روک دیں گے۔

نہم :- سوائے صدر اور مناظر کے اور کسی کو بولنے کا حق نہ ہوگا۔  
مناظرہ بتاریخ ۲۳ جولائی ۱۹۵۵ء آٹھ بجے شنبہ شہرہ شروع ہو کر دو بجے تک ۱۰۰ دنوں کو حرم پر ہو کر ختم ہو جائے گا۔

دستخط :- چوہدری محمد صدیق باقی منجانب اہل سنت

چوہدری محمد تقرب

سید محمد علی شاہ

سید مظفر علی شاہ

سید حضور بخش شاہ صاحب سجاد نشین ڈاکٹر شاہ منجانب شیعہ

سید محمد حسین شاہ صاحب

سید منظور حسین شاہ صاحب

سید عطاء حسین شاہ صاحب

سید جمال شاہ صاحب جیلانی سکس سنہ پور زمیندار موضع سونگ

منجانب اہل سنت



مَوْضُوعٌ أَوَّلٌ

## خلافت خلیفہ ثلاثہ

مناظر اہل سنت :- مولوی محمد صدیقی صاحب تانہ لیا نوالہ (الہمدیث)  
 معین مناظر :- (۱) مولوی دوست محمد صاحب قریشی [مبتدیین تنظیم اہل سنت  
 (۲) مولوی عبدالستار صاحب جنگوی  
 صدر مناظر :- مولوی اعلیٰ حسین صاحب اختر (احمدی)

منظر شیعہ :- مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب قبلہ  
معین نظر :- اردو تہذیب مولانا سید خادم حسین بخاری و خادم حسین خان۔  
صدر منظر :- مولوی محمد عارف صاحب خانپوری  
منظرہ ٹھیک ۹ بجے رات شروع ہوا

تقریر مناظر اہل سنت

حضرات! میں نے خلفاء ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خلافت حقہ کو قرآن اور  
الہامیہ کی کتابوں کی روشنی میں ثابت کرنا ہے۔ قرآن میں ہے :-  
اسْتَمِعُوا لِمَا يُخَرِّجُكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَقَدْ أَلْهَىٰ أَكْثَرَهُم سُلُوكَهُمْ فِي الدُّنْيَا كَمَا اسْتَفْتَلَتِ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ  
وِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا  
يَعْبُدُونَ ۚ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۚ

طوبیٰ استدل الالہیہ دیکھئے اس آیت میں خدا تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ  
ایمان والوں اور شریک کام کرنے والوں کو تم میں سے جس خلیفہ کا چاہو اور ضرور  
خلیفہ بناؤں گا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق نبی کو ان کے مخالفین سے کرام میں  
سے خلفاء بنائے وہی ایماندار رہتے اور وہی نیک و کار۔ اگر یہ صحابہ نہ ہوتے تو  
مستحق نہ ہوتے تو خدا تعالیٰ کی کوئی عیب نہ بناتا ۔ بلکہ یہ جلیل القادروں  
میں سے ایک بھی قابلِ غور ہے کہ خلفاء حق کی دوسری خلافت پر بھی بیان فرمائی  
ہے کہ ان خلفاء نے حق کے مذہب کو دنیا میں غالب کر کے لگاوا اور فضیلۃ اعلیٰ ان کا  
مذہب آج تک غالب ہے جو کہ ان کے خلفاء و حقیقہ ہوئے کی دلیل ہے ۔  
فیوض اقدس نے یہی فرمایا ہے کہ خلفاء کے خوف کو امن سے بدل دیگا  
چنانچہ رسولؐ کی زندگی میں ان پر تکلیف نہیں آئیں اور نہ خلافت میں ان کے خوف  
کو امن سے بدل دیا گیا ۔

استدلال خبر ۱۲۰۱ من کما یبغی من ملک العقول تنسج الفروع

والاصول من كذا في عبارت مشهوره كه  
وَنُورُهُمْ مِنْ اَرْضٍ اَيْضًا مِثْلِهِمْ  
من العرب واما العجم

استدلال نمبر ۲۔

[illegible]

استدلال نمبر ۴۔

اسد اللہ شبر

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ أَن  
الْأَرْضَ يَرْثُهَا بَنُو عَادٍ وَالْمِصْرُ  
يَرْثُهَا بَنُو إِسْرَافِيلَ  
دیکھئے علقہ ثلاثہ کی شکل بھی مسلم ہے اور خلافت بھی مسلم۔

### استدلال نمبر ۷

تیسری آیت :- وَالَّذِينَ آمَنُوا  
مَاجِرًا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا  
نَسِبُونَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً  
طرز استدلال :- اس کے مطابق خدا نے وعدہ بھی کیا اور پورا بھی کیا۔ یعنی  
خلفاء ثلاثہ کو غلبہ بھی نصیب ہوا اور خلافت بھی جو بہترین مقام ہے۔

### تقریر مناظر شیعہ

آپ نے نہایت خوش الحانی سے مندرجہ ذیل خطبہ پڑھا :-

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا  
الله ولقد جاءتنا رسلنا بالحق فلام على المرسلين لا  
سيما على خاتم النبيين وآله الطيبين الطاهرين ولعنة الله  
على اعدائهم اجمعين - اما بعد فقد قال الله تبارك  
وتعالى في كتابه المبين - وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا  
الصالحات ليستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين من قبلهم  
وليمسكنهم دينهم الذي ارتضاه لهم وليبدلهم من  
بعد خوفهم انما يعبدونني لا يشركون بي شيئا ومن كفر بعد  
ذالك فاوشتك هم الفاسقون (پہ سورہ نور)۔

اس کے بعد آپ نے اہل سنت کا مسئلہ ترجمہ مصطفیٰ شاہ رفیع الدین صاحب  
آخا کر پڑھا۔

وہ کہ کیا اللہ نے ان لوگوں سے جو کہ ایمان لائے ہیں تم جیسے اور کام کئے

اچھے۔ البتہ غلط کرے گا ان کو بیچ زمین کے جیسا کہ خلیفہ کیا تھا ان لوگوں کو کہ پہلے ان کے  
حقے اور البتہ ثابت کر دے گا واسطے ان کے دین ان کا جو پہنچ کر دیکھ دیکھ واسطے ان کے  
اور البتہ بدل دے گا ان کو بھی فوراً ان کے کے امن وہ میری عبادت کرنا گے البتہ میرے  
ساتھ کسی غے کو شریک نہیں کریں گے۔ اور جو انکار کرے بعد اس کے پس وہ فاسق ہیں۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ حضرات! یہ اصحاب ثلاثہ کی خلافت  
کا ذکر نہیں بلکہ خلافت الہیہ اور خلافت نبویہ کا ذکر ہے۔ اس کا  
ثلاثہ خلیفہ اللہ ہی نہ خلیفہ الرسول ہیں۔ کیونکہ خلیفہ اللہ اور خلیفہ  
الرسول وہ ہو سکتا ہے جس کو اللہ اور رسول بنائے عہد خداوند  
تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنِّي جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيفَةً  
لِّكَرْبِئِي خُوْرُ خَلِيفَةُ بنائے والا رسول، زمین میں اور يَا اٰدَمُ  
اِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْاَرْضِ۔ یعنی اسے داد  
تجہ کو ہم نے زمین میں خلیفہ بنا دیا۔

اور حضرت ہارون علیہ السلام کی خلافت کا اعلان بالواسطہ  
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بآی الفاظ فرمایا :-  
وَقَالَ مُوسٰى اَلَيْسَ هٰذَا الَّذِي فُتِنَ فِيْ قَوْمِكَ  
وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ (پہ سورہ اعراف) یعنی اور کیا  
موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام سے کہ تم میرے خلیفہ  
ہو۔ میری قوم میں اور اصلاح کرو اور فساد کرنے والوں کے راستہ  
کی پیروی مت کرو۔

حضرات! آپ نے سمجھ لیا کہ جو اللہ کے خلیفے ہوتے ہیں، اُن کا اللہ اور  
رسول اعلان کرتے ہیں۔ بلا واسطہ یا بالواسطہ دیکھو شرح خصوص الحکم از ملا حاجی  
ملا و شرح خصوص الحکم از اشرف علی مہتاءوی۔ چونکہ خلفاء ثلاثہ کا اعلان نہ تو  
اللہ نے کیا اور نہ ہی رسول نے لہذا موجود خلیفہ نہ ہوئے۔ اگر ان کے ساتھ اللہ کا  
وعدہ ہوتا تو گھر گھر خلیفہ ہو جاتے۔ چنانچہ رسول کریمؐ چودہ گز مسقیمہ نہ جاتے اور  
خاتون کے کمر آگے جانے کی کیا ضرورت تھی؟

خلافت  
بلا  
واسطہ  
خلافت  
بالواسطہ

بس پھر کیا تھا۔ لعل حسین صاحب نے یہ بھی لکھ دیا ہے کہ آپ موضوع سے باہر تار رہے ہیں۔ جنازہ کا ذکر نہ کیجئے، سقیفہ کا ذکر نہ کیجئے۔ یہ خارج از موضوع ہے۔ آپ کو اور صرف ہمارے دلوں کا۔

مبلغ اعظم نے فرمایا کہ حضرت! ذرا موضوع کی تعریف تو کیجئے۔ چنانچہ لعل حسین صاحب کی علمی طاقت تو اتنی تھی نہیں کہ تعریف کر سکتے۔ وہ تو شور و ڈال کر اپنے مناظر میں موجود ہونے کا ثبوت دینا چاہتے تھے۔ آخر مبلغ اعظم نے موضوع کی تعریف خود کی اور موضوع صاحب سے عوارضہ اللہ اتیہ کر موضوع وہ ہوتا ہے جس کے عوارض ذاتیہ سے بحث کی جائے یعنی جو چیزیں موضوع سے متعلق ہوں۔ ان کو پیش کیا جاتے۔ ہمارے سقیفہ اور ترک جنازہ رسول کا ذکر خلافت ثلاثہ کے حین عوارض سے ہے۔ کیونکہ سقیفہ میں یہ خلافت تیار ہوئی اور جنازہ رسول چھوڑ کر اس کو بنایا گیا۔ اگر جنازہ اور سقیفہ خارج از موضوع ہیں تو ہماری کتابوں میں ان کو باپ خلافت و امامت میں کیوں ذکر کیا گیا ہے۔ دیکھو ذکر سقیفہ صحیح بخاری باب ہم اہل

جلد ۱۲

اللہ فکد کائنات و خیر فاجین  
تو فی اللہ فیکد صلی اللہ علیہ  
و سلم ان الاخصا و حاکمونا  
واجتمعتوا یا سیرہم فی سقیفۃ  
بنی ساعدہ

حضرات! یہ ہے ذکر سقیفہ جہاں آپ کے ابو بکر کی خلافت تیار ہوئی۔ آپ کو ذکر سقیفہ بڑا کیوں معلوم ہوتا ہے۔ یہ تو آپ کے بزرگوں کا مرکز خلافت ہے جسے معلوم ہے جس واسطے آپ کو بڑا معلوم ہوتا ہے۔ بقول آپ کی کتاب غیاث اللغات "معلوم ہوا ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ۔"

کہ سقیفہ ایرانی بود نہاں کہ عرب  
بائے مشورہ باطل جہاں جہے شند  
و نماز سقیفہ مشورہ تھے بیہودہ راہی گویند

ابن حضرات گہرانے کی ضرورت نہیں۔ مقام بھی باطل اور بیہودہ ہی ہے۔ عین خلافت و امامت

ابتداء سے حقیقت ہے روٹا ہے کیا  
اگے اگے دیکھئے ہوتا ہے کیا  
باقی رہا جنازہ رسول کو چھوڑنا اور خلافت کے لئے ہمارا تو وہ آپ کی کتاب مشہور ہے ثابت ہے۔ چنانچہ دیکھئے شرح مواقف از میر سید شریف علی باب القدر انہ لای اذانت و ما حشا اور شرح عقائد نسف وغیرہ۔  
بکروا انی سقیفۃ بنی ساعدہ و تو کو انداھہ الاشیاء و عو  
دفن رسول اللہ۔

کہ خلافت کے لئے ابو بکر و عمر سقیفہ کو چلے گئے اور انہوں نے اس کے لئے بہتر ضروری اور اہم چیزوں کو چھوڑ دیا، اور وہ ضروری اور اہم چیزیں رسول خدا کا دل کنیں تھیں۔ کسی نے کیا کہا ہے۔

ہم اہل صحابہ حق و نیا داشتند  
مصطفی را بے کنن بگذاشتند

جب یہ حوالہ کتاب اہل السنۃ سے پیش ہوتے تو لعل حسین صاحب بہت بڑے شرمندہ اور گھبرائے ہوئے ہو کر خاموش ہو گئے۔ خدا سبحان کرے سید مظفر علی شاہ صاحب کتاب تنقح کا جنہوں نے اہل السنۃ کے ہاتھ پر مناظرہ میں سے ہونے کے باوجود یہ فیصلہ دل سے لیا کہ سقیفہ اور جنازہ رسول کا ذکر خارج از بحث نہیں۔ کیونکہ خود ہماری کتابوں میں اس کا ذکر موجود ہے۔ جس کو ہماری بات میں شک ہو، سید مظفر علی صاحب بخاری کی کتاب سقیفہ کو مکتوب ہے۔ اس تفصیل کے بعد لعل حسین صاحب ٹھنڈے پڑ گئے۔ اس حقیقت کو بخاری، مقدمہ صلیب صاحب تاندوری اور مولوی دوست محمد صاحب قریشی نے اپنا ترجمہ و تفسیر کے منظر پر دیں الفاظ چھاپا ہے کہ "بالاخر شیعی مناظر نے قتل ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ یہ نہ لکھا کہ شیعی مناظر نے ہماری کتابوں کے مندرجہ بالا حوالے دیئے اور موضوع کی تردید کی اور سید مظفر علی شاہ صاحب نے ہمارے خلاف فیصلہ دے کر ہم کو چھوڑا کر دیا۔ تب ہم خاموش ہو گئے۔"



چنانچہ یہ معنی معصین صاحب کے دخیل در معقولات کی حقیقت - جو وقت اس بحث پر صرف جزا و سبب انکم کے وقت میں شامل نہ کیا گیا۔

اس کے بعد قبلہ مبلغ انکم نے پھر تقریر شروع کی کہ حضور یہ وہ نہ خلافت تو ایمان والوں سے ہے جس کے اعمال صلح ہوں اور ان کی خلافت کا اعلان اللہ تعالیٰ بذریعہ رسول کریم جیسے پہلے خلفاء کو کر چکا ہے۔ اور اس کے واسطے سے دین محکم ثابت کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن آئے گا اور وہ اللہ کی عبادت کریں گے اور وہ شرک ہرگز نہ کریں گے۔ اور ان کی خلافت کا منکر اور مخالف فاسق ہوگا۔

اولاً ایمان کامل کی شرط ہے۔ مگر ایمان ثلاثہ ثابت نہیں۔ شرائط ایمان ساتہ رکھے اور اپنے خلفاء کا ایمان ثابت کیجئے۔ اس کے بعد آپ نے مندرجہ ذیل آیات قرآنہ پیش کیں۔

اتھا المؤمنون آمنوا بالله ورمولہ ثم لم یوتابوا وجاهدوا باموالہم وانفسہم فی سبیل اللہ اولئک ہم الضالون۔ (پہا ہجرت)

یعنی سوائے اس کے نہیں۔ کہ وہ جی ہوا ایمان لائے ساتھ اللہ اور رسول کے۔ پھر انہوں نے شک نہ کیا اور انہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا۔ وہ کچھ لوگ ہیں۔

پس ثابت ہوا کہ ایمان کے لئے تصدیق اور ایمان قلب کی ضرورت ہے۔ لیکن مشکل تو یہ ہے کہ مندرجہ صفات ایمان ثلاثہ صاحبان کو نصیب نہیں۔ پھر آپ نے اہل سنت کی کتابوں سے عمر کا شک فی البتوۃ پیش کیا تفسیر خازن مشکوٰۃ، اور درمشور مشکوٰۃ سے یہ عبارت پیش کی قال عمرو اللہ ما شککت منذ اسلمت الا یوم مشنہ۔ یعنی حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں جب سے ایمان لایا تھا مجھ کو کبھی شک واقع نہ ہوا مگر آج کے دن (یعنی حج معبر کے دن) پھر اہل سنت کی مشہور کتاب فتح الملہم شرح صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۳۳ سے یہ عبارت پیش کی۔

تو فتح فی صدی عمرو شہی عرفہ النبی فی وجہہ قتال ہیں حضرت عمرؓ کے سینے میں کوئی ایسی چیز واقع ہوئی جس کو حضورؐ نے اس کے ہر لمحہ

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

فخضرب فی صدرہ وقال ابعد شیطانا۔

پہچان لیا۔ پس آپ نے اس کے سینے پر ہاتھ مار کر کہا کہ شیطان اپنے سینے سے شیطان کو دور کر۔

آپ نے لایشوکون بی شیشا کے متعلق فرمایا کہ حلیۃ اللہ کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ مگر ابو بکر میں بعد اسلام بھی شریک چیرنش کی حال سے زیادہ باریک چلنے کی گواہی خود رسالت مآبؐ نے دی ہے۔ دیکھو اصحاب المفرد مصنف امام بخاری صفحہ ۱۱۰ اور درمشور جلد دوم صفحہ ۳۳۳

یا ابا بکر الشوک نیکم اخفا من دبیب الشوک فقال ابو بکر وهل الشوک الا من جعل مع اللہ الہا اخر فقال النبی والذی فحسب بیدۃ الشوک اخفا من دبیب الغل (اصحاب المفرد صفحہ ۱۱۰)

حضورؐ نے فرمایا اے ابو بکر تمہارے اندر شرک چیرنش کی حال سے باریک چل رہا ہے۔ ابو بکر نے کہا حضورؐ شرک تو اللہ کے ساتھ طیر اللہ کو شریک کرنے کا نام ہے۔ حضورؐ نے قسم لیا کہ لڑا کہ شرک تمہارے اندر چیرنش کی حال سے بھی باریک چل رہا ہے۔

آپ فرمائیے کہ میں نے اندر بعد از اسلام بھی شرک باقی ہوا ان کو غیبتہ اللہ اور غیبتہ رسول کہا حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔

باقی سے اعمال صالح۔ تو خاتون قیامت کو تارا من کرنا اور ان کے گھر کو آگ لگانے کی کوشش کرنا اور جہادوں سے فرار کرتے رہنا اور حضورؐ کے آنوی وقت میں تمیز ارشاد کی بجائے ہدیان کی نسبت حضورؐ کی طرف کرنا اور ایک ایسی وصیت لکھنے میں غفل ہونا جو قیامت تک امت کی ہدایت کی خاطر تھی اگر بھی اعمال صالح ہیں تو عملوا افضلیت کی شرط ہے شک آپ کے خلیفوں میں باقی کئی بہ درہ نہیں.....

وعلو الفضل



# ناراضگی بنت رسول اللہ

پھر آپ نے اپنے دعویٰ کی تائید میں بنت رسول کا ناراض اور غضبناک ہونا ثابت فرمایا۔ ۲۳۵ جلد اول باب شمس سے پیش کیا کہ :-

نقضت فاطمة بنت رسول  
ثا۔ نہ جرحہ فلم تنزل معاجزہ  
یعنی بی بی پاک ابوبکر پر ناراض ہو گئیں  
اور قطع تعلقی اختیار کر لی۔ حتیٰ کہ وفات  
حقی تو گئی۔

اور صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۳۵ پر ہے کہ رسول کی بیٹی نے ان کو اپنے جنازے کی  
شرکت سے بھی روک دیا تھا اور حضرت رسول کے گھر کو آگ لگانے کا قصد عقد الفرار جلد ۲  
صفحہ ۲۳۵ تاریخ طبری جلد ۲ صفحہ ۱۹۸، الفاروق ص ۱۱۱ سے پیش کیا۔

۱۔ اُمّ اَبی بکر نے ان کو خلیفہ بنایا ہی نہیں جس کا خود ان کو اقرار ہے۔ دیکھو کتاب  
بخاری جلد ۲ صفحہ ۲۳۵ اور صحیح مسلم جلد اول صفحہ ۲۳۵ ترمذی صفحہ ۲۳۵

عن عبد الله بن عمر  
قال قيل لعمر بن الخطاب  
استخلف قال ان استخلف  
فقد استخلف ابو بكر  
وان لم استخلف فلم  
يستخلف رسول الله  
صلى الله عليه وسلم (ترمذی)

یعنی حضرت عمر نے کہا کہ اگر  
میں خلیفہ مقرر کروں تو میرا عمل  
سنت ابوبکر پر ہوگا۔ اور اگر نہ کروں  
تو موافق رسول اللہ۔ کیونکہ رسول اللہ  
نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا۔

حتیٰ کہ تفسیر ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۵۹۵ پر حضرت عمر فرماتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم نہ ہوسکا  
من الخلیفۃ بعدہ یعنی حضور کے بعد خلیفہ کون ہے۔

باقی رہا سوال علیہ کا سور قرآن میں ظہیر کا کوئی لفظ نہیں ہے البتہ کلمت دین کا  
لفظ ہے جس کے معنی بقول شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ رفیع الدین صاحب محکم اور  
ثابت ہونے کے ہیں۔ اور محکم وہ دین ہے جس کے اصول محکم ہوں۔ میں نہ کہ کلمہ محکم ہوا

جس کا کوئی اصول ہی نہیں ہے۔ کہیں شوریٰ تو کہیں اجماع اور کہیں غلبہ۔ لہذا  
حضرات اہل علم اور ثابت مذہب اہل بیت رسول کا مذہب ہے جس کے ظاہر و باطن  
اور اُٹلی ہی۔ یہی وجہ ہے کہ مذہب اہل بیت کے پیرو باوجود مصائب و آفات کے ہمیشہ  
ثابت قدم رہے۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا :-

عن جابر ابن عبد الله  
يقول سمعت النبي على المنبر  
يقول لا تزال طائفة من  
أمتي قائمة بامر الله لا  
يضرهم من خذلهم وخالفهم  
حتى ياتي امر الله و هم  
ظالمون على الناس -  
یعنی حضور نے فرمایا کہ میری امت  
میں سے ایک طاقتور لفظی گروہ ہمیشہ حق  
پر رہے گا اور امر اللہ کے ساتھ قائم  
رہے گا۔ اور جو شخص ان کی مخالفت یا  
ان کو دوسرا کرنے کا اُن کو روکے گا نہ  
پہنچائے گا۔ حتیٰ کہ اللہ کا امر آجائے گا  
اور وہ حق پر قائم اور قاطب رہیں گے۔  
(مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۲۱)

اب یہ گروہ ثلاثہ کا گروہ تو ہر نہیں سکتا۔ کیونکہ اس گروہ میں زید و عمرو ان  
جیسے بھی شامل ہیں۔ دیکھو شرح فقہ اکبر ص ۱۱۱ قاضی صاحب نے فرمایا کہ گروہ  
۱۔ ظاہر کا گروہ ہی ہو سکتا ہے۔ جس کی شان میں قرآن مجید میں اللہ پاک  
نے فرمایا کہ :-

و من خلقنا امۃ  
بعدهم باحق و به  
بعدهم لون -  
یعنی ہماری خلقت سے ایک امت  
اپنی ہوگی جو ہمیشہ حق کے ساتھ رہے گی  
پلے گی۔

۲۔ اہل و سلم نے فرمایا کہ تم اعلیٰ امت و امۃ و اولیٰ کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
باقی رہا عرف کا جن سے بدلتا۔ تو ثلاثہ پر نہ ملے میں نہ کہ صرف ظاہر کا گروہ ہے  
میں۔ حضرت ابوبکر تو مکے میں ابن الدغنة کا فری پادہ میں رہے جیسا کہ بخاری  
جلد اول صفحہ ۵۵۵ میں ہے کہ :-

فقال ابن الدغنة فان  
یعنی ابن الدغنة نے حضرت ابوبکر





مبلغ اعظم نے فرمایا، حضرات! یہ ان کی کئی خیانت ہے کہ قرآن  
 اہل بیت جس پر کن کا اجماع ہے اس کو تو چھاتے ہیں اور جس کی صاحبِ مرآۃ العقول ترویج  
 کر کے غلط ثابت کر رہے ہیں اس کو پیش کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میرے دوست شیخ  
 کتب تو دیکھنا۔ اگر کتب سے بھی یہ دکھا دیں کہ کفار نے اپنی خلاف کے لئے اس  
 آیت سے کبھی استدلال کیا ہو یا کبھی یہ دعویٰ کیا ہو کہ یہ آیت ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے  
 تو نہ مانگا انا لیں۔ ورنہ وہی مست اور گواہ حجت کا کچھ مطلب نہیں۔ یہی دعویٰ ہے کہ  
 ہوں کہ قیامت تک نہ دکھا سکیں گے۔ آیت میں اپنی سنت کی کتابوں سے دکھا دیں کہ یہ آیت  
 اگر اہل بیت کے حق میں ہے۔

عن عطية وعبد الله بن زيد بن ابي عمير وعملوا القلعت  
 ليستفلفقهم في الارض قال اهل بيت ههنا واشاره بيده القبله  
 والكسوف فثور جده (مشہد) یعنی آیت اختلاف اہل بیت کے حق میں ہے اور اہل بیت سے  
 مراد اس قبیل کے اہل بیت ہیں۔

مولانا مفتی اسماعیل صاحب نے اس پر بہت زور دیا کہ جس طرح میں  
 نے قاتل خراقی کی حد شریعہ سے ثابت کیا کہ یہ آیت اہل بیت اور ائمہ معصومین کے حق میں  
 نازل ہوئی ہے، مستحقِ منظر کو چاہیے کہ حضرت کی مرفوع متصل حدیث سے یا ٹکڑے میرے کسی  
 کے قتل سے یہ ثابت کرے کہ آج اختلاف کا نزول بنی ٹکڑے ہوا ہے۔ ورنہ قیاس اور ہرگز توڑ  
 دینا حکم نہیں بن سکتے، منکر ذکر ہے۔

اس باب تک قرآن اعلان ہے شیخ غرضی سے اچھن اچھن پڑتے تھے، اور چاہتے  
 تھے کہ غرضی اپنے حدیث سے اپنے جذبات کا اظہار کریں۔ لیکن مبلغ اعظم نے خطا میں کی خاطر  
 صحت سے روک دیا۔

**استدلال نمبر ۱۰۔** بحوالہ حق کے جواب میں مولانا مفتی اسماعیل صاحب نے  
 فرمایا کہ حضرات یہاں کج فہمی من غریبات کرنا چاہتا ہے۔ اگر حجت ہے تو حق شریف کی ساری  
 عبادت پڑنے آگے پیش کرے۔ کائنات جہانت کہ نا خیانت ہے۔ پرری عبارت پر عجب تاکہ  
 خلافت ابوبکر و عمر کی کبھی کبھی چلے۔ ہر دیکھو کہ یہ خلافت راشدہ کی پیش گوئی ہے یا  
 خلافت شرانہ بعد از علی کی۔ یہ کہہ سکتی منظر اپنی چوری کو جاننا تھا اس لئے وہ تو دہشتناک

ابنِ مسیح اعظم نے خود تفسیر قرآن میں لایا اصطلاح کر کے پرری عبارت متنازعہ  
 استدلال نمبر ۱۰ کا جواب۔

قال علي بن ابي حميم كان صيب نزول لما اتى رسول الله  
 كان في بعض بيوت نسائه وكانت مارية القبطية تكتب  
 معه فقدمت فكان ذات يوم بيت حفصة فدخلت  
 حفصة في حاجتها فتناول رسول الله مارية فجلس  
 حفصة بلما لك فغضبت واقبلت على رسول الله وقالت  
 يا رسول الله هذا في يومى وفى داري وعلى فراشى فى سقلى  
 رسول الله منها فقال كفى فقدمت مارية على نفسها  
 ولا اطأها بعد هذا ابداً والا فطلى اميك سترتان  
 انت اخبرت به فعليك لعنة الله والملائكة والناس  
 اجمعين فقالت نعم ما هو قال ان ابا بكر بن الخطاب  
 من بعدى ثم من بعد ابا بكر فقالت من اخبرني بهذا  
 قال الله اخبرني فاخبرت حفصة عائشة فزير معاوية  
 فاخبرت عائشة ابا بكر فابا بكر بن مرقان فابا بكر بن عاصم  
 عن حفصة بشى ولا اتقى بيتي لما فاسئل انت حفصة تقول  
 بخاء عمراى حفصة فقال لها ما هذا الذى اخبرتك  
 عنك عائشة فانكحرت بذالبي فقالت ما قلت لها  
 عن ذالك شئ فقال عمران كان ذالك حقا  
 فاخبرني حتى تتقدم فيه فقالت نعم قد قال ذالك  
 رسول الله فاجتمعوا اربعة على ان يسموا رسول الله فاذل  
 جبريل على رسول الله بهذه السورة الخ وقدرت عليه وروى  
 توجده۔ علی بن ابی حمیم قریبہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سورۃ تحریم کا  
 طعن نہ دل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی کسی بیوی کے گھر میں رونق اوردیتے تھے  
 اور جناب ماریہ قبطیہ حضور کی خدمت کو پہنچا کرتی۔ اور ایک دن حضرت حفصہ کے گھر میں تھے





بلکہ ایسے شخصین کو تیراں تو قرآن مجید میں ہی موجود ہیں۔ فصل عسیقہم ان تولیعہم ان  
 نفسہم وافی الارض ولتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنہم اللہ  
 خاصہم واعلیٰ البصائرہم۔ (پہلے سورہ حق)  
 توجہ :- پس کیا ہر تم نزدیک اس بات کے کہ اگر والی ہو تم حکم کے کہ فساد کرو  
 زمین کے اور کا تو قرآن میں اپنی یہ لوگ ہیں جن کو لعنت کی اللہ نے۔ پس بہرہ کر دیا اور  
 انہما کر دیا آنکھوں ان کی کو۔

### استدلال نمبر ۳ کی حقیقت :- استدلال نمبر ۳۔ دفعہ کتبنا فی التورہ

من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادہ الصالحون کے جواب میں مبلغ اعظم نے  
 فرمایا کہ تیسری مرتبہ مقابلہ درست تفسیر جلالین میں نہیں پڑے ہوئے۔ ان کی اپنی تفسیر جلالین  
 میں ہے کہ ان الارض الارض الجنت یعنی قول یہ ہے کہ اس ارض سے مراد ارض جنت ہے  
 یعنی جنت کی زمین۔ اور تفسیر بیضاوی جلد ۲ ص ۳۲ علی حاشیہ القرآن میں بھی ہے کہ ان الارض  
 الارض الجنت کہ اس سے جنت کی زمین مراد ہے اور یہی تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۳۲ میں ابن  
 عباس سے مروی ہے۔

اور اگر اس سے ارض دنیا بھی مراد لی جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وارث تو صالحین  
 ہی غیر صالح نہیں۔ یہ شرط صلیحت کا ثمر میں مفقود ہے۔ لہذا حق تعالیٰ کا قبضہ مخالفانہ اور  
 ناجائز ہے جو کہیں وعدہ کر دیا جائے گا۔ اور اس کی مدت ظہور مجددی آخر الزماں ہے جیسا کہ  
 مشکوٰۃ شریف کے ص ۳۲ پر ہاں الفاظ مرثیہ ہے کہ قال رسول اللہ یکون فی  
 آخر الزماں خلیفۃ یقسم احوال ولا یعدل۔ کہ حضور نے فرمایا کہ آخر زمانے  
 میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو بغیر گنت کے تقسیم کرے گا۔

پھر آپ نے اس کے وارث زمین علیہ کا خاندان ان نظروں میں فرمایا کہ یقیناً اللہ  
 من عتق من اولاد فاطمہ یعنی ہمد میری عترت میں سے ہوگا۔ یعنی اولاد فاطمہ سے  
 ہوگا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۲)

مبلغ اعظم نے فرمایا کہ حضرات! جن صالحین کو خدا نے وارث زمین کیا وہ یہ نہیں  
 ہیں کہ کوئی نور رسول کی بیٹی کو حق چور سے محروم کر دے اور کوئی یہ مقصود عداوت

ان الارض

مروان جیسے راعیہ دار گاہ رسول کو دے کہ ظلم و جور کی مثال قائم کر دے بلکہ  
 اس وارث ارض کی شان مشکوٰۃ ص ۳۲ کے ملاحظہ فرمائیے کہ یہی ہے اللہ  
 رجلا من عتق و اھل بیتہ فیملاہ من الارض قسطاً و عدلاً  
 کما ملئت ظلماً وجوراً۔ (مشکوٰۃ ص ۳۲)  
 یعنی حضور نے فرمایا کہ خداوند عالم میرے اہل بیت سے ایک آدمی کو  
 بخش کرے گا۔ جو ظلم اور ستم سے بھر لی ہوئی زمین کو بھر لے اور انصاف سے  
 بھر دے گا۔

اور ظاہر ہے کہ مثنیٰ علی جلالین کے وارث نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان کا قبضہ قرآن و حدیث کا  
 قبضہ ہے۔ اللہ و رسول نے ان کو وارث نہیں بنایا نہ ان کے حق میں کوئی نص آئی نہ کوئی جواز  
 الی بیت عظام اصحاب اکابر ائمہ کے حق میں نص میں نہ آیا نہ ان کو دنیا کے وارث بنی اور ان  
 قبر و ظہری وارث ارض کی زمین مان لیا جائے تو معاویہ اور یحییٰ وارث ارض کی زمین مان لیں گے  
 پڑیں گے۔ کیونکہ ان کو ہرگز اولیٰ قبر و ظہری حاصل تھا۔  
 اور یہاں تفسیر صالحی اور نسائی میں بھی اس سے مراد حضرت قائم آل محمد امام مہدی  
 علیہ السلام ہیں۔

مبلغ اعظم نے زور و آواز سے مطالبہ کیا کہ جس طرح کی نص میں میں نے  
 اہل بیت کے حق میں کی ہیں۔ اگر تم ایک بھی بد بات رسول یا کلام کے کسی قول سے ثابت کر دو  
 تو انعام کرو۔ لیکن فرضی حق کے دعوے سے پہنچنے والوں کی حالت میدان مناظر میں قابلِ ہر  
 مثنیٰ نہ جانتے مامون نہ پاتے رشتہ یقیوں کے تمام فرقوں کے علماء و مشائخ کے حق میں ایک  
 نص بھی پیش نہ کر سکے۔

### استدلال نمبر ۴ کی حقیقت :- استدلال نمبر ۴۔ قالون امنوا

بعد ما ظلموا لنبیہم فی الدنیا حسنة (پہلی سورہ النحل) کے  
 جواب میں فرمایا کہ جناب مناظر صاحب! یہ تو ان صحابہ کے حق میں ہے۔ جن پر ظلم کیا گیا  
 ہجو میں کہیں، جو حسن اور قید ہے۔ قسم قسم کے کفار کے ظلم سمجھتے ہیں۔ فرمائیے!  
 آپ کے حق میں کہاں قید ہے بلکہ ان کو ان دلوں اور اہل بیت اور اہل بیت کی چاندنی میں اس

ان الارض





وہ آپ کا خلافت علمی کہنا وہ بھی غلط ہے کیونکہ اگر خلافت علمی مراد ہے تو یہ منصب کیا کیا خلافت علمی کو کسی کوئی چھین سکتا ہے؟

آدم بر سر مطلب!

استدلال نمبر ۲: شیخ ابی ہاشم مثنیٰ ہے انما الشوری للمہاجرین والاخصاص۔ کہ خلافت میں مشورہ کرنا مہاجرین و انصار کا حق ہے۔ فرمائیے آپ کے پاس اس کا کیا جواب ہے۔ آپ پر مرآۃ العقول والی عبارت قرض ہے اس کا جواب آپ نے فرود دینا ہے۔

## تقریر مناظر شیعہ

آپ نے آیت استخلاف کو مکرر پڑھا اور شتی مناظر سے غلطی کے قصد ادا آیت استخلاف ہونے کا ثبوت طلب کیا۔ اور پھر فرمایا کہ جہاد رسول خدا اور ذکر سقیفہ کو جس قابلیت پر خلافت موضوع قرار دیا تھا اس کی حقیقت اچھی طرح کھل چکی ہے اور خلافت موضوع تو آپ ہمارے ہیں اور ظن مجھے دے رہے ہیں کہ بھائے ثبوت خلافت کے اثبات جہاد و غنائی کر رہے ہیں جو شاید قیامت تک نہ ہو سکے۔ جیسا کہ میں (۱) بخاری شریف (۲) شرح عقائد نسفی (۳) جبراس (۴) ذخیرۃ ارا (۵) شرح مواقف وغیرہ کتب اہل السنۃ سے غلطی کا ترک و ظن رسول ثابت کر کے سقیفہ کو ہٹا کر ثابت کر چکا ہوں۔

اور یہ روایت جو آپ نے اصول کافی ۲۸۷ سے صلت علیہ المہاجرین والاخصاص پیش کی ہے۔ اولاً تو یہ ضعیف ہے۔ دیکھو مرآۃ العقول شرح اصول کافی جلد اول صفحہ ۲۸۷، ثانیاً اس سے مراد ابو بکر اور عمر اور ان کے رفقاء و سقیفہ نہیں بلکہ دیگر مہاجرین ہیں ورنہ اثبات جہاد کیلئے ابو بکر و عمر کا نام دیکھلاؤ۔

اور جو آپ نے جلاء العین ص ۱۲۷ سے روایت پیش کی ہے مگر ابو بکر آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا چاہتے تھے بالکل قرین ہے جلاء العین میں کوئی جہاد نہیں ہے بلکہ بعض مخالفین کی صلاح و مشورہ کا ذکر ہے جو سقیفہ سے واپس آ گئے تھے۔ ابو بکر تو

ابھی آیا ہی نہیں تھا۔ یہ تو ان کے چہرے کی شورش ہی ورنہ ابو بکر کا وہاں موجود ہونا صریح دکھلائیے۔ میرے مقابل دوست میں جلاء العین سے کہہ رہے ہیں کہ ابو بکر دعوہ کر دینا چاہتے ہیں۔ اس میں تو صاف تصریح ہے کہ شیخ مفید و شیخ طوسی و شیخ طبرسی و دیگر محدثین فریقین نے روایت کی ہے کہ جب حضرت نے رحلت فرمائی تو منافقین، مہاجرین و انصار مثل عبدالرحمن بن عوف و ابو بکر و عمر و غیرہ نے اہل بیت رسالت کو اس حالت میں پھیر دیا اور ان کی تقریرت کو نہ آگئے اور فریاد بھجھڑ و شکوہ حضرت ہوئے۔ بلکہ سقیفہ میں سادہ میں منصب خلافت کے لئے آگئے اور اسی وجہ سے ان میں سے اکثر کو نماز پڑھنا حضرت نصیب نہ ہوئی۔ جہاں ابی بکر نے بڑا کڑا ان کے پاس بھیجا کہ حضرت پر غماز نہ کرنے کیلئے حاضر ہوں مگر نہ آگئے۔ یہاں تک کہ ان کی بیت اس وقت تمام ہوئی جبکہ حضرت دفن ہو چکے تھے۔

اور اسی اہل السنۃ کی مشہور و مستند کتاب کثر العمال جلد ۲ مسئلہ میں حضرت عروہ سے روایت ہے کہ عن عروۃ ان ابی بکر و عمرو لم یثبدا اذ دفن النبی و کافا فی الاخصاص فان قبل ان یسجدوا یقول عروہ بن لویزہ روایت ہے کہ ابو بکر حضرت ابو بکر کے خاص لڑے اور اسامہ و بیت ابو بکر کے فرد ہیں اور جہاد میں۔ کہ ابو بکر اور عمر و قن جہاد اور دفن و غیرہ میں حاضر نہیں ہوئے اور وہ دونوں انصار میں تھے۔ اور حضور ان دونوں کے واپس از سقیفہ ہوئے سے پہلے دفن کر دیئے گئے۔

بیچے حضرات! یہ ہے آپ کے غلطی کے جہاد پڑھنے کی حقیقت ہے آپ سنی کے لئے ملت سے تڑپ رہے تھے۔ فلا ان روایات کا جواب دیکھو ابو بکر کا انصریح جہاد پڑھنا ثابت تو کیجئے اور احادیث کیجئے۔ اگر آپ کو ابو بکر کا نام کسی کتاب سے نہیں مل رہا تو دیکھو علماء کی امداد میں کہیں ابو بکر کا انصریح جہاد پڑھنا کیسا روایت کا نام سن کر آپ کی مال تو ٹپک پڑے مگر بغیر نام دیکھانے کے آپ کو کون سا جواب دے سکتا ہے کہ اب یہی پھر بھی اگر دیکھا میں تو آپ انعام کے حقدار ہیں۔

اسلام آباد والی حضرات بخاری نہیں مانتے مشہور نہائی کی الفاظ و ق سے غلطی کا ترک و ظن رسول صریح







اس اجماع کی تفصیل ہے کہ جناب امیر المومنین نے معاویہ کے سامنے نہ تو کوئی آیت پیش کی ہے نہ حدیث بلکہ قیاسی حد سے کام لیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ معاویہ آپ کا لشکر اور معاون تھا۔ لشکر کے سامنے برہان پیش کرنا خلاف عقل و فطن ہے۔ کیونکہ دلیل سے مقصود وہ ہوتا ہے جس سے اولاً اثبات مذہب خود ثانیاً افہام الزام خصم۔ یعنی مخالف کو عاجز کرنا اس پر پہلا اعظم نے مناظران اہل سنت کو مخاطب کر کے کہا کہ فرمائیے کیا یہ خط بطور الزام ہے یا برہان۔ اگر برہان ہے تو فرمائیے کہ برہان کیسے مقامات سے مرکب ہوتا ہے اور اس میں کون سی باتیں برہان و کھلا ہے اور یہ بھی فرمائیے کہ معاویہ کے سامنے برہان پیش کرنا جناب امیر المومنین جیسے عالم کی شان ہے؟ یا برہان کا یہ عمل ہے؟

اور اگر الزام ہے تو فرمائیے کہ ہر مقدمہ مشہورہ یا مسلمات خصم سے مرتب ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر ہوتا ہے تو شیعوں پر بحث کیسی۔ بلکہ جناب امیر المومنین نے اس کتبہ شریف میں معاویہ کو اس کے مسلمات سے ہی متعلقہ کچھ بزرگوں کے جواب دیا ہے۔

اس کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم نے تفسیر کبیر جلد ۵ ص ۱۰۰ اور مقاصد الفلاسفہ امام غزالی مشہور حقیقتہ حدیث کی جس کو شیعی اپنی مرتبہ روایت میں کھا گئے ہیں پھر آپ نے پورا خط پڑھا اور اس کی حقیقت پر بیان کی۔ کہ حضرات! اصل عبارت یہ ہے کہ۔

انہ با یقن العتوم الذین با یعوا ابابکھو وعمو عثمان علی ما با یعو ہم علیہ فلم یجھن للشاھلہ ان یختار ولا للغائب ان یورد۔ یہ مسلمات معاویہ سے اس کو الزام دیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ ثلاثہ کی خلافت کو حق سمجھتا تھا۔ اور الزام کی صورت یہ ہے کہ اگر ایک قوم کی بیت کو لینے سے خلافت ثلاثہ حق تو میری خلافت کیوں حق نہیں؟ میں نص کے علاوہ تمہارے مسلمات کی بناء پر بھی خلافت ہوں۔ جس کا معاویہ کوئی جواب نہ دے سکا اور الزام خلافت ثلاثہ بھی باطل ہو گئی۔ کیونکہ معاویہ نے خلافت ثلاثہ کی دلیل کو باطل سمجھا۔ اگر باطل نہ سمجھتا تو جناب امیر المومنین پر حق ماننا۔ تو گویا معاویہ کے منہ سے ہی خلافت ثلاثہ باطل کر دی اور جناب امیر کی خلافت حقیقہ اس دلیل ہدایت کی محتاج نہیں۔ کیونکہ وہ عند المحققین برہان سے

ثابت ہے۔ اور باقی ربط انشاء اللہ شوریٰ للمہاجرین والا نصابیہ طبع کے اعتراض کا جواب ہے۔ اور وہ اعتراض یہ تھا۔ کہ معاویہ کہتا تھا کہ علیؑ اس نے علیؑ نہیں کہیں اور ابلی شام انتخاب علیؑ کے وقت حاضر نہ تھے۔ آپ نے جواب دیا کہ اگر آپ کے مسلمات سے ہے۔ کہ شوریٰ مہاجرین اور انصار کا حق ہے اور ابلی شام نہ مہاجر ہیں نہ انصار۔ جس کا معاویہ کوئی جواب نہ دے سکا۔ بلکہ آج تک معاویہ کے مریدوں سے بھی اس کا جواب نہ بن پڑا۔ اور اس فقرہ کے تشریح اہل سنت کی مستند کتاب عطف الفریقہ جلد ۲ ص ۱۰۰ اس خط کے متن میں موجود ہے و احکم انک من الطلقة الذین لا عقل لهم الخلافة ولا یدخلون فی الشوریٰ کہ اے معاویہ تو قرآن و سنت و اسیروں میں سے ہے جن کیلئے عند المہاجرین والا نصابیہ و شوریٰ کا حق ہے نہ شوریٰ کا۔

اور فان اجمعوا علی سرجل ومموسہ اماما کان ذابک اللہ رضا یہ کیفیت شوریٰ کا بیان ہے کہ مہاجرین اور انصار کے نزدیک شوریٰ کا یہ مطلب ہے کہ اگر وہ کسی آدمی پر بھی ہر جائز احسان کا نام امام رکھیں تو وہ اللہ کے نزدیک بھی پسندیدہ ہے۔ مگر جب معاویہ نے علیؑ کو امام نہ مانا تو اس نے مسلمہ قاعدے کی یہاں تک بڑھائی کہ فان حزیخ غن اموہم حالیج یطعن اوفدعة ودودہ افی ما حزیخ منه فان ابی قاتکوة۔ یہ شوریٰ کسبشی کے مرتبہ آئین کی اس دفعہ کا بیان ہے۔ میں کی بناء پر آپ نے معاویہ اور اس کے اصحاب اور عائشہ اور اس کے حامیوں کو طعن کیا اور پڑھا اور واجب القتال قرار دے دیا۔

الفرق اس الزامی خط سے ثلاثہ کی خلافت اور معاویہ کی بغاوت اور شوریٰ کے خروج کی قطع کھول دی۔ اب اگر شیعی خلافت علیؑ کو حق کہیں تو معاویہ اور عائشہ کو کون سا حق اگر نہ سمجھیں تو خلافت ثلاثہ کی حق کونسی ہوتی ہے۔ یہ تھا جناب امیر کا الزام۔ اور اس خط کو الزام ثابت کرنے کے لئے پہلا اعظم نے اہل سنت کی مستند کتاب عطف الفریقہ جلد ۲ ص ۱۰۰ میں اس کتبہ کی اقتباس میں تحریر کیا اللہ وکالت وکتب الی معاویہ بعد وقعة الجمل سلام علیہ اما بعد فان یبغی بالودیعۃ لومات با انشام۔ لا یم یبغی الذین لا یو۔

کہ خط کتاب امیر نے معاویہ کو واقعہ حبل کے بعد لکھا کہ اما بعد پس  
 میری بیعت کا مکتبہ میں ہونا لازم ہے خواہ قوت میں ہو۔ کیونکہ قانون تمہارے  
 بزرگوں کا ہے۔  
 خط امیر کے فرما کہ جب اس خط کے شروع میں تمہاری اپنی کتاب میں لفظ  
 لفظ سے لکھو تو اس کے ان کے ہونے میں کیا شبہ ہے اور اگر یہ کتاب ہے قوت الزام  
 مطلوب ہے تو اس کے ہونے میں کیا شبہ ہے۔  
 اس کے بعد ان کے فرما کہ اگر الزامی دلائل تو قرآن مجید میں موجود ہیں، جیسے  
 فان کان کل صلی ولد فان اول اعادین یہ الزام ہے یا نہیں۔

## مناظر اہل سنت

میرزا اور مروان جہاں میں ہیں۔ بڑا ان کی بادشاہت کو خلافت حقہ کہنا  
 غلط ہے۔ کیونکہ ان کے ہونے میں وعدہ تھا جہاں سے ہے۔ کو دیکھ لیا آپ نے  
 مولوی اسحاق صاحب نے میری عبارتوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔ بہت اچھا اور عبارت  
 پیش کرتے ہیں۔

## استدلال نمبر ۱

راجہ جیلا ادھی مالیں لہ۔  
 حضرت علی المرتضیٰ فرماتے ہیں۔ میں دو شخصوں سے جنگ  
 کرنے کا عادی ہوں۔ ایک وہ شخص جو ایسے رتبے کا دعویٰ کرے جس کا وہ اہل دہرہ  
 فرما کرے اگر خلافت شامہ خلافت برحق نہ تھے تو آپ نے ان سے بہاد کیوں  
 نہ کیا؟  
 اصول کافی میں ہے کہ امام وہ ہوتا ہے جس کے پاس اُتیس بیوی ہوں

ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ عاصی مولیٰ میں ہوا اگر حضرت علی کے پاس عاصی مولیٰ میں تھا  
 تو جب مولیٰ علیہ السلام نے اپنے عاصی فرعون کا کچھ کمال دیا تھا تو حضرت علی المرتضیٰ نے  
 خلافت کیسے چھین گئی؟

## تقریر مناظر شیعہ

مبتغی اعظم نے پھر یہ آیت استخلاف تلاوت کی اور فرمایا کہ اسے لکھا کہ کو اعود  
 من اللہ ثابت کرو۔ یا ان کے حق میں اللہ رسول کی کوئی نص دیکھا۔ جیسا کہ ہم  
 اہل بیت کے حق میں دیکھتے ہیں۔ پھر آپ نے مندرجہ آیات احادیث تلاوت فرمیں  
 کہ کما مختلفت اقلین میں کما تشہیر کے لئے ہے۔ بلا طریق نصیب خلافت  
 دہی ہونا چاہیے جو سابق خلفاء کا تھا۔ یعنی نص بلا واسطہ یا بالواسطہ جیسے کہ  
 پہلی تقریروں میں کہہ چکا ہوں۔ اور مولوی محمد صدیقی نے کوئی جواب نہیں دیا۔  
 اور چونکہ سابقہ خلفاء آلِ انبیاء سے ہوتے رہے ہیں۔ لہذا خلافت آپ ہی  
 آلِ رسول کا ہی حق ہے۔ جس کے ثبوت میں آپ نے مندرجہ آیات قرآنیہ فقہان  
 ابراہیم الکتاب والحکمۃ واقینا ہم ملحقاً عظیماً رہے۔ اس سلسلے میں فرمایا کہ  
 ملک عظیم آلِ ابراہیم کا حق ہے۔

و کذلک یجتنبات ذلک و یعلمک من تاویل الاحادیث و تعلیم  
 فضتہ عین و علی بن یعقوب سے اتمام نعمت آلِ یعقوب ہو رہی ہے۔  
 اعملوا آل داؤد شکراً ہے آل داؤد پر شکریہ خلافت شامہ اور ہاشمیہ کا  
 واجعل فی ذلک من اہل بی خلافت داروق پر اور مولیٰ اور آل کا داخل  
 اہل بیت ہونا ثابت ہو رہا ہے قرأت متی بمنزلۃ ہادیوں میں مولیٰ  
 کا مصداق کیوں علیہ نماز اور داخل اہل بیت نہیں۔ اس کے بعد آپ نے اپنے تقریر  
 پڑھ کر کہا۔ یہ اصطلاح اہل بیت جہاں کی دلیل ہے اور آیت خودہ پڑھ کر فرمایا کہ  
 یہ آلِ محمد کے واجب اطاعت ہونے کی دلیل ہیں ہے۔ کیونکہ جہاں جہاں اطاعت  
 ایچ معنی نہ رہا۔

کما استخلف الذین جہاں جہاں









اس آیت کا فروع تھا۔ لہذا ان کو تو جناب امیر نے ذوالفقار سے در حال کیا۔ اور  
 سامری کے مقابلہ میں سنت بارون پڑھ لیا۔ اس کے بعد آپ نے سورہ طہ سے سنت  
 تبارک پڑھی۔ آیت پڑھی کہ اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ قَتُلُوْا فُوتَ بَیْنِ بَنِیْ اِسْوَائِیلَ  
 وَنَحْنُ تَوَّابٌ۔ حقیقی کہ حضرت بارون نے جواب میں یہ کہا کہ میں اس قدر گھبرا گیا کہ آپ یہ کہیں  
 گئے کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفریق پیدا کر دی اور میرے قول کا لحاظ نہ کیا۔ اور اس پر آپ نے کہا  
 کہ میں نے تو حضرت کے مطابق آپ کو بارون سے اس نے آپ نے تفریق میں المسلمین کے خوف  
 سے نہ کیا اور نہ کوئی حد کے تکلف بالصبور لے قول کا لحاظ کیا۔ جیسا کہ اہل سنت والجماعت  
 کی استدلال کتاب عقد الفرقہ جلد ۲ صفحہ ۲۴ پر صاف تصریح موجود ہے کہ فکنت انا اتدی  
 آیت علیہ حفاظۃ الفرقۃ بین المسلمین لقرب عهد الاناس بالکفر۔  
 یعنی جناب امیر نے فرمایا کہ ابوسفیان نے جب مجھے ثلاثہ کے مقابلے میں  
 نہ جنگ کرنے کا مشورہ دیا تھا تو میں نے تفریق میں المسلمین کے خوف سے انکار کر دیا۔ کیونکہ  
 خدا کو کفر قریب تھا اور لوگ مجھ سے غمناک ہو رہے تھے۔

خداوند مولا کی یہ تقریر حلی خلاصہ سے اپنی مثال آپ تھی۔ جس کو حافظہ تحریر میں لانا طاقت  
 سے باہر ہے۔ البتہ جو کچھ میرے حافظے میں یاد رہا، قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔  
 خلاصہ یہ کہ جس نے سرور بعثت ہے انشاء اللہ سامعین کو وہ منظر بھی نہیں  
 سمجھے گا۔ جب کہ آپ وہ حالت تین درجن متقی علماء کے سامنے اہل سنت کی کتابوں سے  
 دوسرا ذکر فرماتے برقرار رہے تھے۔ گو یا قدرت نے آپ کو مذہب اہل بیت کی صداقت  
 ثابت کرنے کی توفیق عطا فرمائی تھی۔

## تقریر مناظر اہل سنت

میرزاوی شریف میں خلاصہ ثلاثہ کی نفی موجود نہیں ہے۔ صحیح مسلم میں آثم کاذب  
 اور کفار کا ذکر آثم کا ذکر ان کے عہد پر ہے جبکہ حضرت عباس نے حضرت حنفی پر یہ الفاظ  
 استعمال کیے تھے۔

میرزا اسماعیل صاحب اگر نمازی کے ساتھ جنگ کرنا منور ہے تو فریقہ حضرت علی  
 نے امیر معاویہ اور حضرت عائشہ کے ساتھ جنگ کیوں کی۔  
 انہما ہے پاؤں۔ یاد رکھو کہ ذیل دو انداز میں یہ کتاب لکھی گئی ہے۔  
 روایات کے نام میں صحت و اکیلا۔  
 اصل میں میرزا اسماعیل کو اعتراض کرنا آتا ہے جواب میں یہ نہیں آتا۔  
 اور استدلال کا جواب دیجئے۔

## استدلال نمبر ۱۔

رہنچ البلاغہ صفحہ ۲۷۔  
 دیکھئے اس میں حضرت علیؑ نے خلاصہ ثلاثہ کو اصول اور اپنی ذات کے فروع تسلیم کیا  
 ہے۔ اب اگر ان کی خلافت کو برحق نہ مانا جائے تو ان کی خلافت کا تسلیم لازم کیسے کیا  
 معلوم ہوا کہ خلاصہ ثلاثہ کی خلافت برحق تھی۔

## استدلال نمبر ۲۔

یزنچ البلاغہ میں ہے جو دین اللہ الہی  
 اظہرہ مطلب عہد فاروقی میں جو دین ہے وہ میرزا اہل بیت پر لڑا ہے کیا اب  
 بھی انکار کی گنجائش ہے۔

## تقریر مناظر شیعہ

مبلغ آخ ظلم نے میرزا شیعہ شیعہ کہتے ہیں کہ اہل بیت علیہم السلام  
 عنوان کرنے کے بعد فرمایا۔ کہ میرزا اہل بیت کے خلاف کسی کی قسم  
 اور کسی میں اس سے دوسرا ذکر کی باتوں میں وقت پورا کرنا چاہئے۔  
 کی نفی بیغناہ شریف میں موجود ہے۔ کہ یہ آیت میں من بعد ما اظہرہ علیہم السلام  
 کے آگے بکلاں دیکھو کہ نام بصری موجود ہے۔ اس سے یہ قیاسی ثابت کیا  
 منکر ثابت کریں یا قریش میں ان کا نام دیکھیں یا ان کا نام دیکھیں کہ یہ







میں چکے ہیں البتہ جانتے رہے کہ جو ان کی کتابوں سے سن لیتے۔ عن علی قال  
 امو فی رسول اللہ بقتال الکاشین والبارقین والفاسطین۔  
 واللہ اعلم بالصواب (۳۵)

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جو دشمنوں کو رسول خداؐ نے حکم دیا تھا کہ انہیں مار لیں اور قاتلین اور فاسطین سے۔ یعنی غزوات اور معامیہ اور اصحاب جنگ جمل سے۔ پھر آپؐ نے صوابی فرقہ سے یہ روایت پیش کی۔

الخروج ابنا زواہوا نعیم عن ابن عباس مرفوعاً ایضا  
 صاحبۃ الجمل الاحمر تخرج حقی نقیما کلاب الجواب فیقتل  
 حولھا قتلی کثیرۃ کہ ابن عباس سے مرفوع روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمل احمر کی صاحبہ تم سے کوئی ہے یعنی شریخ آؤٹ والی کون ہے  
 کہ وہ امام وقت پر غرور کر رہی ہے۔ اور اس پر جواب کے لئے جبریلؑ رہے ہیں۔ اور  
 اس کے گرد ہزاروں مقتول رہے ہوتے ہیں اور اہل سنت کی کتاب عقد الفرید جلد ۳  
 ص ۱۸۱ حکایت قال النبی نہایا حمیرا کافی بک یخون کلاب الجواب لقاتلین  
 علیاً وافت لنا ظالمۃ۔ کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اے میرا گویا میں تجھ کو دیکھ رہا ہوں  
 کہ تجھ کو تمام جواب کے لئے جبریلؑ رہے ہیں اور تو علیؓ سے لڑ رہی ہے۔ وہاں حالیکہ  
 تو اس پر ظلم کرنے والی ہے

تو ان حضرات! حضرت علیؓ کی لڑائی یہاں نہادوں سے نہیں بلکہ باغیوں  
 سے تھی اور علیؓ حکم رسولؐ تھے۔

خوف من اهل حقیقت ہے کہ سنی ملازمین مبلغ اعظم کے سوالوں کا جواب  
 دینے کی کوشش تو کرتے ہیں مگر جواب ان سے بن نہیں لگتے۔ صرف عوام کو دھوکہ دینا  
 چاہتے ہیں۔ کہیں عبادات کو کم زیادہ کر دیا، کہیں قرآن میں کوئی رد و ال دی، کہیں جس اور  
 فصل کی قطع چھوڑ دی۔ انگریزوں کا معاملہ سے باہر عبادات حقیقت پیش کرنا نہیں چاہتے  
 یہاں اعتراض کرتے ہیں کہ در ان مناظرہ مولانا دوست محمد قریشی پر کیا تھا۔ جس پر وہ بہت اچھے  
 کہنے سے تھے۔ لیکن جب ان کی توہین کے واسطے میں اخباری کاتبوں اور ان کے مطبوعہ  
 رسائل کی طرف کراہی تو غصہ ہو گئے۔

مستقبلوں نے اپنی روئیدادیں لکھا ہے کہ مبلغ اعظم نے اپنے اخطاروں میں  
 تھے۔ حالانکہ مبلغ اعظم نے قرآن لکھا تھا کہ میں ان کی اس عادت پر تمہارے ثبوت الخ کے  
 رسائل وغیرہ سے اچھی دیکھا ہوں۔ مگر قریشی صاحب ای اپنی روایت کے مطابق پھرتے  
 دیکھ کر غاموش ہو گئے۔

### استدلال نمبر ۲۰۔

قد مضت اصول حق ضروریہ خارج البلاد  
 جلد ۲ ص ۳۸ کے جواب میں مبلغ نے فرمایا کہ اب تو حق ضروریہ صریح کے استدلال پر  
 ہے احتیاج نہیں آتی ہے اور ان کے دلائل کی طرف قابلِ ردیم ہے۔ یہی جواب پیش  
 کر رہے ہیں جن کا اثر سے دیکھا جی تعلق میں۔ یہ عبارت بھی البتہ کے خلاف ہے کہ ایک  
 اخیر سے کی گئی ہے۔ جس میں جناب امیر المومنینؑ نے دنیا کی بے ثباتی اور بے وقوفی بیان  
 فرمائی کہ دنیا کا سلسلہ ہی ایسا ہے کہ اس کی اگلی کڑی پچھلی کڑی کے لئے دنیا کا کم رہی ہے  
 ہماری دنیا میں آمد پر آنے لگوں کی نفا ہے۔ وہ تمام اصول ہیں ہماری جڑوں کے اندر  
 ان کی فرع یعنی شاخیں ہیں۔ جب وہاں نہ رہے تو کچھ بے بن ہو گئے۔ یہ جتنا حق صاف  
 لکھا ہے کہ۔

ضمابقاء ضروریہ بعد از حجاب اصل ہے کہ جب قرآن کی آیات پر رویم  
 کیسے بات نہ سکتے تھے۔ یعنی جب ہمارے آباء و اجداد میں لایا جاتا تھا تو ان کی بات  
 نہ سکتے تھے۔ مگر مولوی محمد صدیقؒ کہہ رہے ہیں کہ انہی سے کہتے ہیں۔ یہ سب باتیں  
 چھپوں کے خواب۔

### استدلال نمبر ۲۱۔

هو ذی اللہ انی فی اللہ  
 کے جواب میں آپؐ نے فرمایا کہ فقر و غنی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن اس  
 کا سابقہ و سابق فقر و غنی صاحب نے کتمان میں کی خاطر چھپا دیا ہے۔ لیکن حقیقت  
 کو منکشف کرتا ہوں۔ یہ فقر و غنی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اس وقت میں یہاں حقیقت  
 غرور و غرور میں حجاب سے غرور طلب کیا اور اصل حجاب نے کیا کچھ نہ چھپا دیا ہے۔ یہی  
 سکتا اور دین پروردگار۔ اس پر آپؐ نے فرمایا وہ غلط ہے۔

اللہ اعلم بالصواب۔

ان هذا الامور يمكن بصيرة ولا تحذ لانها بكثرة  
ولا فائدة وهو دين الله الذي اظهره وجنده الذي  
اعده واصله حتى بلغ ما بلغ وطلع حيثما طلع ومن  
على موعود من الله والله منجز وعده دنام جنده

یہاں یہ امر اسلام اس کی عزت اور وقت، کثرت اور قلت پر موقوف نہیں اور  
وہ دین الہی ہے جس کو اس نے خود غالب کیا ہے اور اس کا وہ لشکر ہے جس کو اس نے  
خود تیار کیا اور خود امداد فرمائی ہے۔ حتیٰ کہ یہ جنگ کیا جہاں تک پہنچا اور طوع ہو گیا، اور ہم  
ان کے وعدے کے قائل ہیں۔ اللہ اپنے وعدے کا پورا کرنے والا ہے اور اپنے  
لشکر کا یہ دینے والا ہے۔ اور یہ غلط ہے کہ اگر عمر نہ جائے تو دین مٹ جائے گا۔ خدا کا  
توین عمر کے سہارے نہیں بلکہ دین خدا کا ہے اور ہم اہل بیت موعود من اللہ کے قائل ہیں۔

مسیح احکم نے فرمایا کہ مسیحی ہمیشہ قرآن اور اسلام کو ٹوٹ کا ہی محتاج ٹھہراتے رہے  
اور خدا انہی بیت ان کی تردید کرتے رہے۔ جیسا کہ یہ کہتے ہیں کہ قرآن کی حفاظت عثمان  
نے کی اور خدا کہتا ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا نحن نرفعہ فظنون۔ یہ  
کہ قرآن کی حفاظت کرنے والے ہیں خود ہیں۔ اور اسی طرح یہ بھی کہتے ہیں کہ اسلام کو بگڑنے  
پر یا بگاڑنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ہوا انہی اور رسول رسولہ بالہدی و دین الحق  
یہ ظہور علی الدین کلمہ (پہلے سورۃ فتح)۔

اسی آیت کی جناب امیر نے تفسیر فرمائی ہے کہ دین اللہ کا ہے اور وہی  
اس کا حافظ و ناصر ہے۔ وہ اپنے دین کی مدد میں طرح چاہے کرتا ہے۔ وہ نہیں کہ  
زوروں کے گھر ڈال سکتا ہے۔ مرنے کی نال کو فروغ دے سکتا ہے اور یوسف  
علیہ السلام کو شاؤ مصر کے خزانہ شاہی کا جلیل و امین بنا سکتا ہے۔ جیسا کہ باری شریف  
جلد ۱ ص ۹۷ میں حضور کی زبان عیب تو جہاں سے خود عمر کی زبانی یہ کہوا چکے ہیں  
کہ خشم یا کلان فاکن ان لا یہ حل الجنة الامور ان الله یؤید  
الذکر بالحق والظاهر۔

کہ حضور نے فرمایا۔ اٹھ اے فلاں پس منادی کر تمام لشکر میں کہ جنت میں تو  
مومن ہی داخل ہوں گے۔ مگر اللہ اپنے دین کی مدد و مدافعت سے بھی کروا لیتا ہے۔ باری

کی حاشیہ ملا علی قاری کہ بروایت بیہقی حضور نے عمر سے منادی کروائی کہ اب تو  
مطلع صاف ہو گیا کہ فاجر فاجر ہی رہے گے خواہ ان کے ہاتھ سے کتنی ہی تاخیر میں کیوں نہ  
ہو جائے۔ چنانچہ بخاری شریف جلد ۱ ص ۱۰۱ کے یہ مشیر صفحہ پر لکھا ہے کہ ابو جہل  
الفاجرو کا الفت لایم جتنی ہے یعنی ہر فاجر کو شامل ہے۔ یہ ہے جناب امیر المؤمنین  
کے خطیب کے اس فقرے کا مطلب کہ دین کی مدد اللہ کی طرف سے ہوتی ہے یہی سچا خواہ  
نیک ہو یا بد عیو فاروق کی بات نہیں، دین قیامت تک رہے گا۔  
آپ خدا کے نیک بندے ہیں ہی قیامت تک رہیں گے خواہ کتنے الکباب کیوں نہ آئیں۔  
جیسا کہ صحیح مسلم جلد ۲ ص ۱۰۱ میں ہے کہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما  
رسول الله یقول لا تزال طائفت من امتی یقاتلون علی الحق  
ظاہرین فی یوم القیامۃ۔

کہ حضور نے فرمایا کہ ایک گروہ ہمیشہ میری امت سے رہتا رہے گا اور قیامت تک  
نہ مٹے گا۔ اس فقرے کے بعد تو شنی شیخ کی رہی ہی جہاں بھی ختم ہو گئی۔ اگر انہیں حمام  
کے برگ تیر ہر جگہ کا خطر نہ ہوتا تو شاید بستر آشاکر مل دیتے۔ مگر حالت یہ تھی کہ جہاں  
اللہ دہ پائے رفق۔ مگر فادہ دے فانی خدا خدا کر کے دلال سے جان بھرتا ہے اور  
گھبراتے ہیں کج کار رسالہ عجیب دیا، اور گریہ کے رسالہ صبر الی حدیث تک فرمائی تھیں کہ  
و جند و را پٹیا۔ اگر اس کا نام فتح ہے تو معلوم نہیں آپ کی نکت میں شک ہے کہ یہ



www.sirat.com

ان هذا الامورم يكن نصرة ولاخذ لاف، بكثره  
والاخذة وهو دين الله الذي اظهره وجنده الذي  
اعده وامده حتى يبلغ ما بلغ وطبع حيثما طبع ومن  
على موعود من الله والله منجز وعده دنام جنده۔

یہ تو اس اسلام اس کی عزت اور قوت، کثرت اور قوت پر موقوف نہیں اور  
وہ ان کے لئے ہے جن کو اس نے خود غالب کیا ہے اور اس کا وہ لشکر ہے جن کو اس نے  
خود تیار کیا اور خود امداد فرمائی ہے۔ حتیٰ کہ یہ بھی کیا جہاں تک پہنچا اور طلوع ہو گیا، اور ہم  
اللہ کے وعدے کے منتظر ہیں۔ اللہ اپنے وعدے کا پورا کرنے والا ہے اور اپنے  
لشکر پر دینے والا ہے۔ اور یہ غلط ہے کہ اگر عمر نہ چلتے تو وہ مٹ جاتے گا۔ خدا کا  
وہ لشکر ہے جس سے نہیں بلکہ وہ خدا کا ہے اور ہم اہل بیت موعود من اللہ کے منتظر ہیں۔  
مسیح اعظم نے فرمایا کہ میں ہمیشہ قرآن اور اسلام کو لڑاؤں گا یہی محتاج تھی کہ یہ  
اور خدا انسانی بیت ان کی تردید کرتے رہے۔ جیسا کہ یہ کہتے ہیں کہ قرآن کی حفاظت عثمان  
نے کی اور خدا کہتا ہے کہ انا نحن فذلنا الذکور وانا انما لحافظون۔ یہ  
کہ قرآن کی حفاظت کرنے والے ہیں خود ہیں۔ اور اسی طرح یہ بھی کہتے ہیں کہ اسلام کو بگڑنے  
پر ایسا لڑاؤ نہ تھا جسے ہوا اللہ اسے رسول رسولہ بالہدی و دین الحق  
یوسف شریعت علی الدین کلمہ (۲۱۱ سورہ فتح)۔

اسی آیت کی جناب امیر نے تفسیر فرمائی ہے کہ دین اللہ کا ہے اور وہی  
اس کا حافظ و نام رہے۔ وہ اپنے دین کی مدد میں طرح چاہے کرے گا۔ وہ تو کسی کو  
فرعون کے گھر والے لٹکا رہے۔ مومن کی زبان کو فرعون نے تھرا دیا اور اس کا  
ظہیر اسلام کو شہادۂ قمر کے خزان شہی کا حقیقہ و امین بنا سکتا ہے۔ جیسا کہ گارہ قرین  
عہد ۲۰۰۰ء میں حضور کی زبان عیب ترجمان سے خود عمر کی زبانی یہ کہہ چکے ہیں  
کہ حقیقہ یا خلائی فاکٹ ان لایہ دخل الجنة الامور ان الله یؤید  
التقین بالحق والحق۔

کہ حضور نے فرمایا۔ اُنھارے لہان ہیں منادی کہ تمام لشکریں کہ جنت میں تو  
مومن ہی داخل ہوں گے۔ مگر اللہ اپنے دین کی مدد فرما کر جسے بھی کرا لیتا ہے۔ جہاں

کے حاشیہ ملا ملکہ ہے کہ بروایت حضرت جعفر نے عمر سے منادی کروا دیا ہے تو  
مطلع صاف ہو گیا کہ فاجر فاجر ہی رہیں گے خواہ ان کے ہاتھ سے کتنی ہی تائید دین کیوں نہ  
ہو جائے۔ چنانچہ بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۱۰۰ پر لکھا ہے کہ الرجل  
الطاحو کا الفت لایم حشی ہے یعنی ہر فاجر کو شامل ہے۔ یہ ہے جناب امیر المؤمنین  
کے خطبہ کے اس فقرے کا مطلب کہ دین کی مدد اللہ کی طرف سے ہوتی ہے تو جسے وہ خواہ  
نیک ہو یا بد عہد فاروقی کی بات نہیں، دین قیامت تک رہے گا۔ یہی ہے جو  
آپ خدا کے نیک بندے بھی حق پر قائم رہیں گے خواہ کتنے اللہ کیوں نہ لیا۔  
جیسا کہ ترجمہ جلد ۲ مسئلہ ۱ میں ہے کہ عن حیابہ ابن عبد اللہ یقول میں حق  
رسول اللہ یقول لا تزال طائفت من امتی یقاتلون علی الحق  
ظاہرین فی یوم القیمۃ۔

کہ حضور نے فرمایا کہ ایک گروہ ہمیشہ میری امت سے لڑتا رہے گا اور قیامت تک  
نہ بیٹھے گا۔ اس تقریر کے بعد تو شکی شیخ کی رہی بھی جہاں بھی ختم ہو گئی۔ اگر انہیں حمام  
کے برگستر ہرمانے کا خطرہ نہ ہوتا تو شاید بستر آشاکر میں بیٹھتے۔ مگر حالت میں کہ وہ اللہ کے  
ماوراء نہ پڑتے رقت۔ مگر فادہ رہے فائزہ! خدا خدا کہ کے دلال سے جہاں تھرا لیا، اور انہیں  
گھر گئے ہیں فتح کا رسالہ صحابہ دیا، اور کیا ہی کے رسالہ جیلہ ان حدیث کی کہ میں نے فتح کا  
و جند و را پٹیا۔ اگر اس کا نام فتح ہے تو معلوم نہیں آپ کی الفت میں شکست کیسے کیے ہو۔



www.sirat.com



## تقریر مناظر اہل سنت

افسوس تو یہ ہے کہ مولوی اسماعیل کو بیوقوف ہونے کی عادت ہے۔ مولوی صاحب سے فرمایا تو کچھ لیا جائے کہ وہاں خلفاء کا لفظ ہے یا آخر کا۔  
یہ وہاں یہ بھی تحریر نہیں ہے کہ یہ اہل سنت کے نام تھے۔ بلکہ وہاں تو ان بادشاہوں کا ذکر ہے جن پر لوگ کثیر التعداد میں مانع ہوئے ہیں۔

## تقریر مناظر شیعہ

حضرات اہل سنت و اہل ایمان کی پانچویں تقریر کو نقل کرنے میں تو شیعہ حضرات نے دیانت کا وبالہ نکال دیا ہے۔ شیعہ تین سطروں پر پورے بیس منٹ (کیونکہ دس منٹ کی تقریر کی دس ٹریس ہوتیں جن کا خلاصہ شیعہ مخالف نے پانچ منٹ میں لکھا ہے) کی تقریر کو ختم کر دیا ہے۔ حالانکہ مسیح اعظم نے فرمایا تھا کہ حضرات اہل سنت کے نزدیک نص و غیرہ تو معیار خلافت ہے نہیں البتہ علی کے قائم ہیں جن میں کی لاشی اس کی جیسے۔ اگر یہی معیار ہے تو زید و غیرہ بھی ان کے خلیفہ ہیں۔ کیونکہ انہیں بھی قہر و غلبہ حاصل تھا جیسا کہ ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے شرح و تفسیر کر دیا ہے یہ عبارت پڑھی کہ خالائنا عشرہم الخلفاء الراشدون الاربعہ و معاویہ و ابوبکر یزید و عبدالملک بن مروان و اولادہ الاربعہ و بیہم عمرو بن عبد العزیز۔

کہ وہ خلفاء اثناء عشرین کا ذکر رسول اللہ نے فرمایا ہے اور صحیحین میں آیا ہے وہ خلفاء اربعہ اور معاویہ اور اس کا بیٹا زید اور عبدالملک بن مروان اور اس کے چاروں بیٹے (یزید ثانی، سلیمان، ہشام اور ولید) اور ان کے درمیان عمر بن عبدالعزیز ہے لہذا یہ ان کے وہ ہارہ خلفاء ہیں جن کا ذکر صلوات نے فرمایا تھا۔ اس کے بعد اپنے صراحتی حرقہ مسئلے سے یہ عبارت پیش کی۔

واللہ اعلم بالصواب علیہم السلام و علیٰ آلہم و علیٰ انبیائہم و علیٰ رسلہم و علیٰ

ان وقع امر الحکمین فی صفین فقتلی معاویہ  
یومئذ بالخلافۃ ثم اجتمعوا علیہ عند صلح  
الحسن ثم علی ولده یزید ولم ینتظم المسلمین  
امریل قتل۔

کہ وہ بارہ جن پر اجماع اہل سنت ہوا وہ خلفاء ثلاثہ ہیں۔ پھر علی بن ابی طالب  
اور حکمین کے واقع ہونے تک پھر علی پر اجماع اہل سنت نہ رہا۔ اور معاویہ علی بن ابی طالب  
پھر علی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تو معاویہ پر پورا اجماع ہو گیا۔ پھر اس کے بیٹے زید علی بن ابی طالب  
ہو گیا اور علی بن ابی طالب کے وقت خلافت منتظم رہا بلکہ وہ اس سے قبل قتل ہو گئے۔

حکومتات ۱۰۰ ہے اہل سنت کی خلافت پر علی اور حکمین میں معزول کیا گیا  
اور صلی اللہ علیہ وسلم پر بیعت ہو کر دیا گیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ثلاثہ، معاویہ اور  
یزید پر پورا اجماع ہو گیا۔

اس کے بعد مسیح اعظم نے بخاری شریف ص ۱۵۳ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
کی روایت سے یزید کی بیعت کو اللہ و رسول کی بیعت مانا ثابت کیا۔ اور یہ روایت پیش کی  
عن نافع بن ابی اسحاق اہل المدینۃ یزید بن معاویۃ حج ابن عباس  
حشمہ و ولده فقال اتی سمعت النبی یمتول ینصب یحعل غلامہ و  
یوم القیامۃ و انا قد با یعنا هذا الرجل علی بیع اللہ و رسولہ  
و اتی لا اعلم عندہ ا اعظم من ان یباع یحعل علی بیع اللہ و رسولہ  
ثم ینصب لہ القتال و اتی لا اعلم منہم بخلافۃ و لا قاع فی هذا الامر  
الا کانت الفیصل بینہ و بینہ۔

نافع سے روایت ہے کہ جب اللہ عزوجل نے یزید کی بیعت توڑی تو اس نے عبداللہ  
بن عمر سے اپنے خراس اور عسیر و اقارب کو بھی کیا اور کہا کہ یزید کی بیعت نہ توڑو نہ کرنا  
نے نبی کریم سے مناسبت ہے کہ بیعت کر کے توڑنے والوں کی پشتوں پر قیامت کے دن عذاب  
کا جھنڈا ہوگا ہم نے اس شخص سے یزید کی بیعت اللہ و رسول کی بیعت ہو گئی ہے۔ یہی روایت  
سے بڑی قدری اور کیا ہو گی۔ کہ یہ بیعت تو ایک شخص کی بیعت اللہ و رسول کی بیعت ہو گئی ہے۔ یہی روایت  
پھر اس کے مقابلہ میں جنگ کفر کر دیا جائے۔ اگر میرے علم میں آیا کہ تم میں سے کوئی شخص اس کی

بیعت توڑی ہے اور اس امر خلافت میں اس کی تابعداری نہیں کرتا، تو میرا اور اس کا بائیکاٹ ہوگا۔

پھر اس کے بعد آپ نے کتاب صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عمر کا یہ فتویٰ بھی پیش کیا کہ یزید کی بیعت توڑنے والے جہالت اور کفر کی موت مرین گے

عن نافع قال جاء عبد الله بن عمر الى عبد الله بن مطيع ما كان ثمن يزيدي بن معاوية قال سمعت رسول الله يقول من خلع يدا من طاعة لقي الله يوم القيامة لا حجة له ومن مات وليس في عنقه بيعة مات ميتة جاهلية -

نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر عبد اللہ بن مطیع کی طرف گئے۔ امام حرقہ میں یزید بن معاویہ کے زمانے میں لوگ یزید کی بیعت توڑ رہے تھے۔ عبد اللہ بن مطیع نے کہا۔ کہ ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن عمر کی کنیت ہے) کے لئے حکم دیا۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا میں تمہارے پاس بیٹھنے کے لئے نہیں آیا بلکہ میں تو نہیں ایک حدیث سننے آیا ہوں کہ میں نے رسول خدا سے خود سنا ہے کہ جو شخص اطاعت امیر سے ہاتھ کھینچے گا یعنی اس کی بیعت توڑ دے گا، قیامت کے دن جب اللہ کے سامنے جائے گا تو ان کے پاس حجت اور بیان نہ ہوگی۔ اور جو شخص مر گیا وہ آں حالیکہ اس کی گردن یاں امیر کی بیعت نہیں وہ جہالت کی موت مر گیا۔

گو با اہل سنت کے نزدیک بقول عبد اللہ بن عمر بن الخطاب بروایت صحیح مسلم شریف یزید کی بیعت کے بغیر ناجہالت اور کفر کی موت مرتا ہے (اللهم تعوذ بك من هذا العقيدة الباطلة)۔

پھر آپ نے موطا امام مالک مترجم وحید الزمان میں مطبوعہ اصح المطابع کراچی سے یہ عبارت پیش کی کہ صحابہ اہل سنت و الجماعت یزید کی بخشش کے بھی قائل ہیں اور صواحن حرقہ ص ۱۳۳ سے قول غزالی پیش کیا۔ کہ یزید پر لعنت نہ کرنی چاہیے۔ کیونکہ وہ عند اہل سنت مومن ہے جب مولوی دوست محمد قریشی اور مولوی محمد صدیقی نے شور مچایا کہ یہاں لفظ خلیفہ ہے امام نہیں۔ تو مسیح اعظم نے فرمایا کہ اقول تو شرح فقہا کے اسی میں

پہر دیکھو امام کا لفظ مرہوب ہے۔ اس بارہ والی روایت کی تفسیر تو اس طرح ہوتی ہے والو واقض قواہی بذل العشرة الملتصقة بالجنحة الشاعشور اماما ودم یأت فکوا الا حجة الاثني عشر الا على صفة ثور و قواہم وقطلة۔

\_\_\_\_\_ کہ ماضی کے عشر و عشر کے بارہ اماموں کی تحت سرخ کر دی ہے۔ حالانکہ ذکر اکثر ائمہ عشر نہیں کیا۔ مگر ایسی صفت نہ ان کے قول کی بدلتی ہے اور اس کو مائل کرتی ہے۔

اس پر آپ نے فرمایا کہ بتاؤ لم یأت ذکوا الا حجة الاثني عشر کے بعد الا استثناء کا ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو یہ حدیث بقول قاضی سیوطی کے بارہ اماموں کی صفت ہوئی نہ شیعوں کے۔ اگر یہاں ذکر نہ بھی ہوتا تو بھی آپ کے نزدیک خلیفہ اور امام میں کوئی فرق نہیں۔ کیونکہ ابو بکر کا قول الا حجة من القریش شرع حقا کہ اسلی مطلق یعنی امام قریش سے ہوں گے اور بارہ خلافت والی حدیث میں بھی لفظ قریش موجود ہے اور اکثر مشرکین ذکر بھی کتاب صحیح مسلم ص ۱۳۳ سے پیش کر چکا ہوں اور وہاں بھی لفظ آئمہ ہی ہے۔ معلوم ہو گیا کہ آپ کے نزدیک لفظ آئمہ اور خلیفہ میں کوئی فرق نہیں۔ جو آپ کے امام ہیں وہی آپ کے خلیفہ ہیں اور جو خلیفہ ہیں وہی امام۔

آپ کا یہ کہنا۔ وہاں یہ بھی تحریر نہیں ہے کہ یہ اہل سنت کے امام تھے۔ بلکہ وہاں تو ان بادشاہوں کا ذکر ہے جن پر لوگ کثیر تعداد میں جمن ہوئے ہوں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ بارہ آپ کے امام نہیں ہیں کا ہے۔

الحق ما شهدنا من جہ الاعداء عربی میں آپ کو نشانہ چاہتا تھا کہ امام نہیں بلکہ بادشاہ ہیں۔ پھر لکھا ان بارہ میں پہلے تین ابو بکر، عمر اور عثمان ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ تین اجماعی ہی امام اور خلیفہ نہیں۔ اور ان کے بعد چار دیگر یہاں معاویہ کا ذکر ہے اور ساتویں ایک مسلک میں منک ہیں۔ معلوم ہوا کہ جیسے معاویہ اور یزید بادشاہ ہیں ویسے ہی بادشاہ۔ جب آغا کہہ رہی کہ یہ دیکھا کہ یہ امام حق نہیں بلکہ بادشاہ ہیں تو ساتویں کیوں نتائج کیا۔ نتیجے میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ معاویہ اور یزید بدد والی تھی اہا بادشاہ ہیں۔

اس کے بعد مسیح اعظم نے فرمایا کہ حضرات! یہ تو ان کے خلیفہ ہیں مگر ہمارے تو وہ ہیں جن کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وكتبوا بؤنکم بشی من الخوف



والجورع ولفص من الاموال والافس والشرات ولبشرا نصا برین الذين  
اذا احبا بشهم مصيبة قالوا انا لله وانا اليه راجعون۔ اولئك عليهم صلوة  
من ربهم ورحمة واولئک هم المہتدون۔ پ

جن کو خوف اور ہرجوک دیا جس سے آزمایا گیا۔ اور مالوں اور جانوں اور عجب کے پھلوں  
سے ان کی آزمائش ہوئی۔ مگر وہ نہ گھبرائے نہ بہاڑوں پر چڑھے نہ بخون کی آہل کے محتاج  
ہوئے بلکہ ہر چیز قرآن کریم کے صلوة و فہم کے مطابق ہوئے۔ ان پر خدا کی رحمت برسی  
وہی بادی ہدایت یافتہ ہوئے۔ علم و حکمت، زہد و تقویٰ، عبادت و طہارت، مشجاعت،  
سعادت ان سے لوگوں نے سیکھی۔ ان کی فحشیں گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال ہوئیں۔ راجح میں  
شہید ہوئے۔ ان کا خوف ظہر پر چڑھتی کے وقت امن سے بدل جانے کا۔ خلافت کے دلوں  
نہانے لگوں کو نصیب ہوئے اذلا خوف کا دوسرا من بعد خوفہم امان کا۔ اہل السنۃ کا  
یزید غلیظ ہے اور بہار حسین غلیظ ہے جس کی لاش ظہر پر اس کی بہن نے فرمایا انت خلیفۃ  
الماضین و ثمال الباقین۔

آخر تقریر مولوی محمد صدیق نے پانچ منٹ کی جس میں وہ کوئی نئی بات پیش نہ کر سکا  
وہی پرانے دلائل و براہین سے ان کی روئداد کے مشا پر ذکر ہے کہ آخری تقریر میں کوئی نئی  
دلیل پیش نہ ہو سکی۔ شیعوں کے پھرے فتنے ہو گئے۔ شیعہ باوجود روکنے کے خوشی کے لمحے لگا  
رہے تھے۔ بلکہ نے اعجاز لگایا کہ دو قضا کے پے حقائق تھے اور نہ ان کے مہر وں کے  
اگر ان لوگوں کو حقائق سے دور کا بھی واسطہ ہوتا تو اس قسم کے کھوکھلے دلائل دیکر شیعوں  
کی مٹی پلید نہ کرتے۔ محمد صدیق نے اور مولوی دوست محمد نے سخت مٹانے کے لئے  
مولوی محمد صدیق کو پانچ پانچ روپے دیئے اور چند آنے اور دو تیاں اور بھی لوگوں نے  
محمد صدیق کو دین جن کا شمار نہیں ہو سکا۔ مولوی رفیق بھی تھے۔

اسلام کے دامن میں بس وہی تو جہیز ہیں  
اک ضرب ید الہی اک سجدۃ شہیر فی



## مناظرہ نمبر ۲

موضوع مناظرہ

### اسلام و ایمان شیعہ

مقدمہ

### مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب کو حیرہ

معتزضہ

### مولوی محمد صدیق صاحب ف تانہ لیا نوالہ





سے جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کا یہ کلام فاسق و بدعتیوں کے لئے مستودع  
و اقترہم فی خیال مستقر تا یعتقہم کراثم الاصلاح الی مطہرات  
الادھام کلما مضی منهم سلف قام منهم بدین اللہ خلف حق  
افضت کرامۃ اللہ منہا فی عہد صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم  
فاخرجہ من افضل المعادن منبتاً بواحن الادوار و مات مغرباً  
من الخیرۃ الی صدرع منها انبیاء و اخرج منها اصنامہ۔

ترجمہ: انبیاء علیہم السلام کو امین بنایا۔ بہترین امانت میں اور بہترین مقام  
میں ان کو قرار دیا۔ ان کو شریف کشتوں، پاک برہمنوں کی طرف منتقل کیا، ان میں سے جب  
کوئی بزرگ گذرا تو دین خدا کے قیام کے لئے دوسرا ان میں سے خلیفہ ہو گیا۔ حتیٰ کہ خدا  
کی کرامت نے ان تمام شرافتوں کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا دیا۔ پس آپ کو  
خدا نے بلالہ منیع و مولد بہترین معاونین حب ہمان اور بلحاظ پیدائش عزیز  
ترین معاونوں میں پیدا کیا۔ وہ ایسا شجرہ طیبہ ہے جس سے اس نے اپنے اولاد کو نفع  
کیا اور اپنے انہوں کو نجات۔

## ختم نبوت

راوی: منشی اعظم نے اس کے بعد فرمایا۔ کہ ہم حضور پر نور کو خاتم النبیین  
مانتے ہیں۔ جیسا کہ جناب مولانا جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ حاجی ابنت  
و اتی یا رسول اللہ لقد انقطع بموتک ما لم یقطع بموت  
غیرک من النبوة والانباء و اخبار السماء۔

ترجمہ: یعنی یا رسول اللہ میرے حال باپ آپ پر قرآن ہوں۔ آپ  
کی موت سے وہ چیز قطع ہو گئی جو آپ کے غیر کی موت سے قطع نہیں ہوتی تھی۔ یعنی  
اخبار وحی اور اخبار آسمانی۔ دیکھئے انجیل البلاغت جلد ۲ صفحہ ۱۵۵ مطبوعہ مصر۔ پھر  
آپ نے اصول کافی مطبوعہ ایران ص ۱۵۸ سے بقول صادق آل محمد و باقر علوم انبیاء

علیہم السلام سے یہ حدیث پڑھی بقدر حق اللہ بکتا بکتا بحکم الکتاب  
حقم فقیہم الانبیاء۔ کہ اسے اللہ کے بند و انبیاء کی حجتوں کی طرف اشارہ ہے  
کے ساتھ تمام کتابوں کو ختم کر دیا اور تمہارے نبی کے ساتھ تمام نبیوں کو ختم کر دیا  
پھر آپ نے احتقاد یہ شیخ صدوق مشہور سے احتقاد و پشت بعد الموت الی اللہ چلا  
فی الخوض العکوف و اور اعتقاد فی الشفاعت میں کیا ہے۔  
اس کے بعد منشی اعظم نے فرمایا کہ حضرات! اس کے بعد

## مولوی محمد صدیق اور اس کے مذہب کا عقیدہ

سب سے پہلے۔ ارشاد فرمایا کہ شیخوں کا تو عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نہی ہو لوگ آگے نہ ادا کرنا ختم نبوت کو یا جتنے ہیں اور وہی قیامت میں عدل خداوندی  
کے قائل ہیں۔ ان کے منہ پر خداوندی کا تو یہ حال ہے کہ روز قیامت خداوند تعالیٰ  
اپنا قدم جہنم میں ڈال دے گا۔ جیسا کہ صحیح بخاری جلد ۱ ص ۱۰۱ کتاب الاسماء  
والصفات میں ہے کہ ۲۵۳ مطبوعہ الدار احیاء ہند، اور اس کی تفسیر میں ہے کہ  
اور اس کا بارود بالشت، اُن گلیاں اور تھیلی سب موجود ہیں۔ دیکھئے کہ ان کا عقیدہ  
۲۵۳ اور عدل خداوندی کا تو یہ حال ہے کہ خود و فرشتے ہر گز نہ اس کی طرف  
غور کر دیتے ہیں۔ باقی راجحیت انباء کا قیام قرآنی سنت کی تفسیر میں ہے کہ  
میں ہے اس کے منہ کی عبارت لکھتے ہیں۔  
فا علم ان بعض الناس ذهب الی انہوکان فی غیبتی  
الامر ثم حذو اللہ وجعلہ نبیا قال انکلی وجعلہ من خیر الانبیاء  
کاخرا فی قوم ضلال فہدایت للنبی جید وقال اللہ علی کل  
دین قومہ اذ بعین سنة وقال یحییٰ و عیسیٰ و یونس و ابراہیم و اسماعیل  
فہدایت لہدینہ۔

یعنی علمائے ابن السنہ نے بعض لوگ اس طرف بھی گئے ہیں کہ حضور ابراہیم  
امری کا فرستے و معارف اللہ پر اللہ نے آپ کو ہدایت کی اور نبی بنایا اور اس سے کہ ہے کہ





ہوں کہ ان من شیعہ لا یمزجہم یعنی باقی شریعت حضرت نورؑ ہیں اور ان کے شیعہ حضرت ابراہیمؑ اور ساری امتیں ملت ابراہیم پر چلنے والے لوگ ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مذہب شیعہ جب محمد و آل محمد علیہم السلام کا مذہب ہے تو ان لوگوں کے دین و مسلمان ہونے میں کیا کلام ہے۔ کیا محمد و آل محمد علیہم السلام کے متبع بھی کافر ہو سکتے ہیں؟ چنانچہ آپ نے اپنے دعویٰ کے اثبات میں مندرجہ ذیل ثبوت اہل سنت کی کتابوں سے پیش کیے۔

۱۔ ترح مواقف ۴۵۰ الفرقۃ الثانیہ فی کبار الفرق الاسلامیہ الشیعۃ الذین شایعوا علیہا وقاموا انہ الامام بعد رسول اللہ بالنسب اما جلیہا واما خفیہا واعتقدوا ان الامامۃ لا ینخرج عنہ وعن اولادہ۔

یعنی اسلام کے بڑے فرقوں سے دوسرا فرقہ شیعہ ہے اور شیعہ وہ لوگ ہیں جو علیؑ کے پیروں نے علیؑ علیہ السلام کی پیروی کی ہے اور وہ اس امر کے قائل ہیں کہ بعد رسولؐ علیؑ امام حق ہے ساتھ نص کے۔ خواہ نص جلی ہو یا خفی۔ اور ان کا یہ اعتقاد ہے کہ امامت علیؑ اور اولاد علیؑ سے باہر نہیں جاسکتی۔

۲۔ الفتن والفتن مطبوعہ نجفی مکہ میں بھی شیعہ کہہ رہا ہے تعریف ہے۔

۳۔ تاریخ طبری جلد ۴ ص ۳۲ مطبوعہ مصر قبت علیہ الشیعۃ فقالوا فی احنا قنا بیعتنا ثانیۃ فغن اولیاء من والیت واعدا من اعدا بیت۔

کہ جب علیؑ علیہ السلام کو اصحاب جمل اور اصحاب جنگ عین اور قوم خوارق نے چھوڑ دیا تو شیعہ حضرات علیؑ کے ساتھ ثابت قدم رہے اور کہا کہ اے امیر المؤمنین! ہماری گردن میں وہ ہار تھی آپ کی بیعت ہے۔ ہم اس کے دوست ہیں۔ جس کے آپ دوست ہیں اور اس کے دشمن ہیں جس کے آپ دشمن ہیں۔

۴۔ تاریخ طبری جلد ۳ ص ۲۸۰

۵۔ تفسیر زادک مطبوعہ ہندوستان شیعہ کہہ رہا ہے تعریف میں کی۔

۶۔ آپ نے فرمایا حضرات! اگر شیعہ اسلام و ایمان سے خارج ہوتے تو حضورؐ

## شیعہ کے حق میں پیشین گوئی

کیوں فرماتے کہ عن جابر بن عبد اللہ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاقبل علی فقال النبی والذی لفضی بہذا الا حق علیا و شیعۃ ہم الطائون یوم القیامۃ۔

کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھیں ہم حضورؐ کے پاس بیٹھے تھے۔ پس حضرت علیؑ آئے پس نبی کریمؐ نے فرمایا قسم ہے اس کی کہ میں نے اس کے قبضہ میں میری ہاتھ ہے۔ تحقیق یہ علیؑ اور اس کے شیعہ ضرور قیامت فرود کامیاب اور نجات پانے والے ہوں گے۔

دیکھئے تفسیر فتح القدر جلد ۱ ص ۱۸۱ اور ہے تفسیر مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۲۴۹ اور تفسیر ابن ہریرہ جلد ۳۔ ان میں بھی یہی روایت موجود ہے۔ کیا آپ بھی شیعوں کے اسلام اور ایمان میں شک ہے؟۔ چنانچہ مزاحم فرقہ ص ۹۱ کی عبارت بھی سن لیجئے اور یہ عبارت فتح القدر میں بھی ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لما قولت خدا لا الہ الا اللہ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات اولئک ہم خیر النبی لیکہ قال رسول اللہ یعنی ہوامن شیعۃک یوم القیامۃ صاحبین موعودین۔

کہ حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جب یہ آیت تلا کرنا ہوئی کہ تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے اعمال کے لیے دینی ضاری دیا ہے بہتر ہیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المؤمنین کو گواہ کیا کہ آپ اور آپ کے شیعہ ہیں۔ روز قیامت خدا ان سے داخل ہوگا اور وہ خدا سے داخل ہوں گے۔

حضرات! یہ حق اس قدر بڑا علم کی جسے خدای تعالیٰ دیریم نے دین میں سطور میں ہی ذکر کر کے اپنی دیانت کا ثبوت دیا ہے۔ شیعہ منافق کی طرف سے جو کلام منظر موعود کی طرف صریح صاحب نے جو تفسیر کی یا نہیں اس کو ہم میں دیکھیں کہ وہ کی مطبوعہ روزیدہ ص ۱۸۱ سے لکھی گئی ہیں۔

[illegible]

فیز حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی کسی کے تابعدار ہوں۔ نیز حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی اسے کو شید نہیں کہا بلکہ کاہن حنیفاً و مسلماً یعنی وہ ایک مسلمان تھا اور اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق دائرہ شدہ لفظ شیدہ سے مراد نیز جب کی حقانیت کو تسلیم کر لیا جائے گا تو قرینہ صاحب جواب دیں۔

آیت علیہ السلام فرمادیں گے کہ انو اشیا منعم فی شئ۔  
ترجمہ: جن کو کلمے دین کو کلمے کلمے کیا اور بن گئے شیخ۔ اے

[illegible]

دینہ، آرمینیا، اٹلی، فرانس، مصر، عراق، ایران، چین، جاپان، اور ہندوستان۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

کے دن کھڑا کر دیں گے اس کے بعد صبح کو یہی کچے روغن کے اور کچے روغن کے پیکلے۔  
 پھر روزہ رکھیں گے تمام شیروں سے اس شیرو کو کہ تباہی سے بڑا خطرہ ہے۔

میری مقصدی مناظر اہل سنت نے اس قسم کی معتدرا تینوں طرح کی ثابت  
 فرمادیا کہ شیعہ سے فرط انکدہ ہا شیعہ ہے یہی مولوی صاحب کو چاہیے کہ ان  
 کی بات کا جواب دے۔

في صنفان محب صفر الدين محب فيه الحب الى غير الحب

حضرت علیؑ نے فرمایا۔ میرے مشفق دوستوں نے ہم پر کئے۔ لیکن ان کے لیے جو چیزیں ان کی طبیعت کے لیے حلال تھیں ان کے لیے حرام کر دیں گے۔ یہاں پر کہ ان کے لیے حرام کر دیں گے۔ لیکن ان کے لیے جو چیزیں ان کی طبیعت کے لیے حلال تھیں ان کے لیے حرام کر دیں گے۔

معلوم ہوا کہ تم ہی ہرگز حقیقی ارشاد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہو گئے  
اور تاحق مذہب سے وابستہ ہو۔

مبلغ اعظم نے اپنے پیش کردہ دلائل کا سنی مناظر سے جواب نہ پاتے ہوئے  
اپنی دوسری تقریر میں بھی وہ بارہ اقوال من شیعہ، لایناہیم کی آیت کا ذکر کرتے

کے بعد فرمایا کہ حضرات! مولوی محمد صدیق صاحب نے میری پیش کردہ عبارتوں میں کچھ ترمیمیں اور اضافے  
 لاکوئی جواب نہیں دیا۔ مگر پچھتے ہیں ان کی ہر بات اور ہر اعتراض کا جواب عرض کرتا ہوں۔

نوٹ آؤ مولف :- حضرات یہاں پر مرقی محمد مدنی صاحب کے نام سے لکھی گئی ہے۔  
اور روئینا و لعل کو روئینا کا اختلاف ہو گیا ہے۔ دوران تقریر کو تقریر کا

کہ حضرت ابراہیمؑ آذر کی پادشاهی سے ہیں اور ان من شیعتہ میں حضرت ابراہیمؑ کی پادشاهی اور  
کامرچہ آذر سے۔ مطلب یہ کہ حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام گروہ آذر سے تھے۔

اس پر مبلغ اعظم نے سبھی کو انہماک سے لگا دیا کہ وہ جو کچھ میں شیعہ عقائد میں سے جو غلط تھے انہیں دور کر دے اور جو صحیح تھے انہیں قبول کر لے۔

عليه السلام نزع عليه السلام كما يشهدون في كل سنة - من مكة المكرمة حتى مكة المكرمة

١٠٠



کے جواب سے عاجز آگئے ہوئے تھے اور اب اس مناظرہ میں بھی ان  
تلاش کے جہات کی بھانے دم بخود ہو کر رہ گئے اور ان کے اپنے  
برہمچاری اصولی اور دیوبندی علماء نے بھی ان کی ملائت کی۔ لہذا  
اپنا مقرب کردہ روئیدار میں اصل گفتاری کو چھپا گئے۔ تاکہ حلقہ علماء میں  
آپ کی رسوائی نہ ہو۔

بہرہ نگے کہ عوامی حاد سے پوش

من اندازت راسی شہنام

یہ ہے ان حضرات کی دیانت لعنة الله على الكاذبين۔

یہ جو لکھا ہے۔ بات موجودہ شیعوں کے ایماندار ہونے میں چل رہی ہے لہذا  
ابراہیم شیعہ تھے یا نہ تھے اس میں گفتگو نہیں۔

یہ میرے دوستوں کی حوالہ کی ہے۔ بات اسی میں ہے کہ حضرت ابراہیم شیعہ  
تھے یا نہ تھے۔ کیونکہ وہ ہمارے امام ہیں اور ہمیں حکم خداوندی بھی ہے کہ فاتبیع ملتہ  
ابواہیم حنیفہ۔ یعنی دیگر مذاہب سے بیزار ہو کر ملت ابراہیم کا اتباع اور پیروی  
کرو۔ سو ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم شیعیان ہیں۔ اگر حضرت ابراہیم کی اصل وقت پر ہیں۔  
اور مکتوبہ ابراہیم میں صلوٰۃ و زکوٰۃ و عتقہ و آلہ و عتقہ اور ابراہیم و آل ابراہیم پر ہے  
جس کا معنی یہ ہے کہ امامت و خلافت حضرت ابراہیم سے ہے کہ محمد مصطفیٰ تک آل ابراہیم  
کا حق ہے اور محمد مصطفیٰ سے لیکر قیامت تک آل محمد کا حق اور یہ عقیدہ شیعہ ہے۔

اصول و فروع میں کون سی بات موجودہ شیعوں کی ملت ابراہیم کے خلاف ہے ؟ اور  
جو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نبی تھے اور شیعہ تبع کے معنی  
کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے۔ ورنہ لازم آئے گا کہ حضرت ابراہیم بھی کسی کے تابع  
ہوں۔ تو یہ مولوی محمد صدیقی اور ان کے رفقاء کی بے علمی پر دال ہے۔ اس میں کوئی  
شک نہیں کہ حضرت ابراہیم نبی بھی تھے اور تابع ابراہیم۔ نبوت اور اتباع میں کوئی تضاد  
نہیں۔ جنہذا ہم اہل حق و حق پرست کو حکم ہے کہ آپ سابقہ انبیاء کی اقتداء کرو  
اور فاتبیع ملتہ ابواہیم میں بھی حضور کو ہی حکم ہے کہ آپ ملت ابراہیم کا تبع ابراہیم  
کرو۔ نبی ہونا اس کے معنی نہیں کہ دوسرے کا اتباع کیا جائے۔ حضرت ابراہیم

اپنی جگہ پر مستقل نبی بھی تھے اور حضرت نوح علیہ السلام کے تابع اور نبی بھی تھے۔ یہی  
ترجمہ شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین نے کیا ہے اور یہی سنی لکھنؤ میں لکھا ہے  
دیکھو درسی تفسیر جلالین ص ۲۵۱ و ان من شیعۃ اہل حق قابض فی اصل الذین  
لابواہیم وان طال الزمان بینہما و هو ایقان و مستقامۃ و ابرہیمون  
سنتہ و کان بینہما ہود و صالح کہ ان من شیعۃ کا ترجمہ ہے  
کہ حضرت ابراہیم ان لوگوں سے تھے جنہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی امر و نہی  
میں تابعداری کی۔ اگرچہ ان دونوں کے درمیان بہت دراز عرصہ گزر چکا تھا۔ یعنی  
دو ہزار چھ سو چالیس سال اور دونوں ہود و صالح علیہ السلام بھی ان دونوں کے  
درمیان گذر چکے تھے۔ اور یہی دیگر اہل سنت کی تفاسیر بھی ہے۔ باقی رہے مولوی  
محمد صدیقی صاحب کی پیش کردہ آیات۔ سو ان میں بھی ان کی دیانت و خیانت اور بے ہمتی  
کاغورہ دیکھ لیجئے۔

آیت و ات الذین فرغوا دینہم و کانوا بشیعا لنبی  
صنم فی شعی۔ اس کا مولوی صاحب نے ترجمہ کیا ہے۔ کہ جن لوگوں نے دین کو  
لکھنے کی کوشش کی اور بن گئے شیعہ۔ اے محمد قرآن میں سے نہیں ہے۔  
حضرات ! اس میں مولوی محمد صدیقی صاحب کی خیانت یہ ہے کہ لفظ شیعہ  
جمع ہے۔ اور اس کا ترجمہ بن گئے شیعہ بصورت واحد کر دیا ہے۔ جو کہ ترجمہ واحد  
کو تباہالت نہیں تو اور کیا ہے ؟ بسا اوقات کسی نے کا واحد اچھا نہیں ہے اور جمع بھی  
جیسے ارباب متفرقون خیرام اللہ الواحد الواحد القہار کی آیت صاف بیکار  
رہی ہے کہ لفظ رب جو واحد ہے پھر اور اس کی جمع ارباب بری ہے۔ اس کا مطلب  
یہ نہیں کہ ارباب نہ بناؤ۔ تو رب بھی نہ بناؤ۔ لفظ رب واحد ہے نہ رب واحد ہے نہ  
ارباب شرک پر سورہ تبارک۔ اسی طرح لفظ شیعہ جس کے معنی ایک مذہب و ایک  
ملت، ایک فرقہ اور ایک گروہ کے ہیں بہتر ہے، وحدت اسلامی پر دال ہے اور لفظ  
شیعہ اس کی جمع جس کے معنی مختلف گروہ مختلف فرقے ہیں تشقت اور تفرق پر دال ہے  
ان المسلمین فرغوا میں باب تفسیر خود فرقوں کی کثرت پر دال ہے۔ وحدت  
اصلاحی اور اتحاد بین الملل کے خلاف ہے۔ چنانچہ یہی ترجمہ اس آیت کا اچھا نہیں ہے۔





خرمون علا فی الارض وجعل اهلها شیعا یستضعف طائفة منهم  
فی دعوت ابائهم ویستقی نساءهم انذک ان من المفسدین۔

یہ دعوت ابائہم ویستقی نساءہم انذک ان من المفسدین۔  
یہی شیعیان فرعون نے فرعون کے اور کیا تھا اس نے لوگوں کو مختلف  
لڑے۔ منیف مانا تھا ایک لڑے کو ان میں سے اور فرعون کرتا تھا ان کے بیٹوں کو مختلف  
مقاومہ پسندوں سے۔

میر تقی اعظم نے فرمایا کہ حضرات! مولوی محمد صدیقی صاحب ہے پرچہ کہ طائفہ  
کی غیر شیعیان کی طرف مانتا ہے یا نہیں۔ اگر جاتی ہے تو شیخ واحد اور طائفہ واحد  
حق پر ہوتا یا نہیں اور وہ فرقہ بنی اسرائیل کا تھا یا نہیں؟ اور اسی فرقہ کی شان میں یہ  
آیت نازل ہوئی ہے یا نہیں کہ و دخل المداینۃ علی حین عقلۃ بین  
اہلہا فوجد فیہا رجلین یقتلان ہذا من شیعتہ و ہذا  
من عدوہ فاستغاثہ الذی من شیعتہ علی الذی من  
عدوہ۔ بچ سورہ قصص۔

یعنی موسیٰ علیہ السلام شہر میں لوگوں کی غفلت کے وقت داخل ہوئے  
پس اس میں آپ نے دو آدمی لڑتے ہوئے پائے یہ آپ کے شیعوں میں سے تھا۔ اور  
یہ آپ کے دشمنوں میں سے۔ پس فرما دی اس نے جو آپ کے شیعہ سے تھا۔ اور پھر اس  
شخص کے جو آپ کے دشمنوں سے تھا۔ دیکھئے اس آیت نے صاف فیصلہ کر دیا کہ  
فرعون نے اگرچہ زمین میں بے شمار گروہ بنا دیئے تھے مگر سچا گروہ بنی اسرائیل کا تھا  
اور انہی کا نام شیخہ موسیٰ ہے۔ باقی خدا و رسول کے درویش دشمن تھے۔ اور یہی مطلب  
ہے حضور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا مستفاد فرقہ امتی علی ثلاثۃ و سبعین  
فرقة کلہم فی انفس الناس الامۃ واحداۃ (ابن ماجہ باب التراقۃ الذکرت)۔ یعنی  
میری امت کے ہر فرقے پر ہائیں گے، تمام فرقہ میں ہائیں گے۔ مگر ایک مذہب  
جنت میں جائے گا۔ اور وہ میری حدیث میں حضور نے فرمایا کہ جنت میں جانے والے علی  
اور اس کے شیعوں ہیں۔ جیسا کہ پہلی تقریر میں بیان کر چکا ہوں کہ وہ شیعوں میں جو بہت اس  
حدیث کے یا علی امت و شیعتہ فی الجنۃ (صاحب صحیح مسلم)  
آیت مگر مولوی محمد صدیقی صاحب نے پیش کی ہے کہ تم لٹناری من کل

شیعۃ ایتہم اشتد علی الترحلین عتیا۔ (پٹا۔ سورہ مہم)۔

اس میں بھی مولوی محمد صدیقی صاحب نے پوری خیانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے خوب  
خدا تک نہیں کیا اور عوام کو دھوکہ دینے کی پوری پوری کوشش کی ہے یا پھر ایسا ہے علی  
کا دھندلہ رہا ہے۔ حالانکہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ روز قیامت ہر امت میں  
سے ان لوگوں کو علیحدہ کر دیا جائے گا جو جہنمی اور دوزخی ہیں۔ اور یہ ان کی پوری نہیں بلکہ  
الفراد میں ہے اور من کل شیعۃ کا ترجمہ من کل امۃ ہے جیسا کہ میناوی  
شریف جلد ۲ صفحہ ۱۲۰ پر مذکور ہے، لہذا یہ بیضاوی میرے ہاتھ میں ہے غور سے دیکھئے  
من کل امۃ شایعت دینا ایتہم اشتد علی الترحلین عتیا من کان  
اعطی واعطی منہم فقترہم فیہا وفی ذکوالاشد تنبیہ علی انہ  
تعاوی یفعلوا کثیرا من اہل العصیان۔

یعنی ہر امت میں سے جس نے کسی دین کی بھی پیروی کی ہے ہم نکالیں گے ان  
لوگوں کو جو رحمان کے بہت ہی نافرمان ہیں، اور ان کو جہنم میں ڈال دیں گے۔ اور یہی ہر امت  
کی قید رہتا ہے کہ خداوند تعالیٰ بہت سے گمراہوں کو جنت دے گا۔ مگر جن کے لئے وہ نافرمانی ہوئے  
ان کو داخل جہنم کر دے گا۔

حضرات! اس آیت کا مطلب تو یہ بھی نہ تھا کہ کل شیعہ یعنی ہر امت جہنم میں جائے گا۔  
اور نہ ہی یہ نکلا کہ ہر گمراہ کو جہنم میں جائے گا۔ بلکہ یہ ثابت ہوا کہ اگر آدم کا خاتم علیہم السلام  
ہر امت کا نام باصطلاح قرآن پاک شیخہ ہے اور ہر امت واجب جنت ہوگی۔ مگر اللہ تعالیٰ  
سے جن کے گناہ ناقابل معافی ہوں گے وہ علیحدہ کر دیئے جائیں گے۔ اور یہی مطلب ہے  
سورۃ یسین کی آیت کا کہ و اما ذوالیوم ایستھا العجور من۔ رہا یہ سوال کہ جہنم  
کے گرد تمام امتیں جمع ہوں گی تو کوئی فرق نہیں۔ اس کی تفسیر تو مانتا ہی نہیں ہوتی ہے  
مگر مولوی محمد صدیقی صاحب کو نظر نہیں آئی۔ لہذا میں دیکھا کرتا ہوں۔ ارشاد ہے وان حکم  
الا وادھا کان علی ربک حقا مقضیا ثم لعلی المذین انقوا و نذل  
انظالمین فیہا (پٹا سورہ مہم) کہ اور نہیں کوئی تم میں سے مگر وار و جہنم ہوگا۔ یہ  
تیرے رب کا حق فیصلہ ہے۔ مگر جب نجات دیں گے ان کو جو پرہیزگاری کرتے ہیں۔ اور

چھوڑ دیں گے گنہگاروں کو اسی میں گم رہتے اور یہی مطلب تھا من کل شیعتہ کا کہ روز قیامت شیعہ اور عتیا یعنی نافرمان علیحدہ علیحدہ کر دیے جائیں گے۔

ربا توج البلاغ سے مراد حضرت علی کا یہ عبارت پیش کرنا قال علی علیہ السلام سیماک فی صفات من عجب مفرط یدھب بہ الحب الی عنید الحق۔ تو اس عبارت سے امیر المؤمنین علیہ السلام نے اس حدیث کا خلاصہ ارشاد فرمایا ہے جو مشکوٰۃ کے باب ۵ پر بھی موجود ہے کہ۔

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیک مثل من عیسى البغضة الیہود حتی یجھتوا ائمہ واجہہ النصاری حتی انزلوا بالملزلة النی لیست لہ ثم قال یمثل فی رجلا من عجب مفرط یقرظہ بہا لیس فی ومبعض یجملہ شاقی علی بن جبلی (رواہ احمد)۔

یعنی حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اکرم نے فرمایا کہ اُسے علی تیرے اندر عیسیٰ کی صفات ہیں۔ اُس سے یہودیوں نے بغض کیا۔ حتیٰ کہ اس کی ماں پر ہتھان لگا دیا۔ اور نصاریٰ نے اُس سے محبت کر کے اُسے اُس مقام تک پہنچا دیا جہاں اس کی منزلت نہیں۔ پھر امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے باب میں دو آدمی گمراہ ہوں گے ایک عجب مفرط جو میری ایسی مدح کرے گا جو میری نہیں اور دوسرا مجھ سے بغض کرنے والا جس کو میری دشمنی میرے ہتھان پر برا لکھتے کرے گی۔

اس کی تشریح کرتے ہوئے مبلغ اعظم نے فرمایا کہ حضرات! بیشک علی کے بارے میں تین گروہ ہیں جیسا کہ حضرت عیسیٰ کے بارے میں ہیں۔ ایک وہ جو حضرت عیسیٰ کو گالیاں دینے والا ہے اور دوسرا ان کو ابن اللہ کہنے والا، تیسرا ان کے اصلی منصب یعنی رسول اللہ، روح اللہ محی باذن اللہ ماننے والا۔ اور اسی طرح جناب امیر المؤمنین کے باب میں بھی تین گروہ ہیں۔ دعائے سنت کے اند ایک شیعہ کا۔ اہل سنت کے دوسرے میں سے ایک صوفیاء ہیں جو حضرت علی کو خدا تک کہہ جاتے ہیں۔ اور دوسرے ناصبی ہیں جن کے پیرو مشرک حضرت معاویہ ہیں، وہ حضرت علی کو گالیاں دیتے ہیں اور تیسرے شیعہ ہیں جو آپ کو امام معصوم منجانب اللہ، علیہ رسول اور صاحب عجزات باذن اللہ مانتے ہیں۔

یہی ان کو خدا کہتے ہیں اور یہی آپ کے منصب حق سے غمے گراتے ہیں۔

اس پر مبلغ اعظم نے اذلاس بات کا بکرت دیا کہ صوفیاء حضرت علی کو خدا کہتے ہیں چنانچہ آپ نے فقہ شافعی کے اہل قاری کے مسئلے سے عبارت پیش کی کہ۔

بعض کلمات مرتضیٰ را کہ وزجات سکون علیہ حال کہ اولیاء اللہ زانی ہا حضرت علی انا حق ولا یحوت انا باعث من فی القبور وانا مقیم القیامۃ۔

یعنی شاہ عبدالعزیز صاحب حدیث و بطریق فرماتے ہیں کہ حضرت علی کے حالات مسیحی اور علیہ عارضیہ جو اولیاء اللہ کا ہوتا ہے یہ فرمایا کہ میں زندہ ہوں جسے کسی موت نہیں۔ اور میں اٹھانے والا ہوں قبروں میں سے مردوں کو اور میں ہی قیامت قائم کرنے والا ہوں۔ مبلغ اعظم نے فرمایا کہ حضرات! کیا یہ صفات خداوندی ہیں یا انہیں۔ اگر ان تو حضرت علی کی طرف اس کو کس نے منسوب کیا؟ شاہ عبدالعزیز صاحب نے یا شیعوں نے؟ اگر شاہ عبدالعزیز نے تو بتاؤ کئی کون ہونے؟ شیعہ یا مسیحی؟ اور مولائی جاتی صاحب وغیرہ کا۔

زمین آسمان عرش کرسی جھکشی

علی ماں علی بن شعی قتی یوں

کہنا مشہور ہے اور کلیات میں موجود ہے عام صوفیاء کا ترک کیا ذکر ہے۔



وہابیوں کے پیرو مشرک اسماعیل

وہابیوں کا زبان صوفیاء سے انا الحق کے آغاز سے لگا رہے ہیں۔ مگر مولانا قاسم علی شاہ پر زمزمۃ انا الحق و لیس فی حبیبی صوا اللہ۔ راجح حضرت علی کی کیاں دنیا اور بیتان لگانا سورہ میں وہابیوں اور ناصبیوں کے پیرو مشرک معاویہ کی سنت ہے۔

مبلغ اعظم نے صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۸۳ نسائی، طبرانی شریف اور ترمذی



ہند ۳ ص ۱۱ سے یہ عبارت پیش کر۔

قال امیر معاویہ بن ابی سفیان سعد فقال ما منعنا ان نقسب  
ابا القرباب۔

کہ معاویہ بن ابی سفیان نے سعد بن ابی وقاص کو حکم دیا کہ حضرت علیؓ کو نسبت  
کیوں نہیں کرتا اور گالیاں کیوں نہیں دیتا اور۔

فامروا ان یشتم علیاً قال فابی سعد فقال اما اذا ابیت فقتل  
لن الله ابا القرباب۔ (مسلم شریف ہند ۲ ص ۱۱۸)۔

کہ معاویہ کے گورنر نے سہیل بن سعد کو حکم دیا کہ حضرت علیؓ کو نسبت و شتم کر  
اور گالیاں دے۔ تو گورنر نے کہا کہ اگر فقط علیؓ کہہ کر تجھے گالیاں دینے سے انکار ہے  
تو لعن ابو القرباب کرو۔ (معاذ اللہ) خاتم بدین۔ نقل کفر کفرنا شد۔ حضرات یہ ہیں وہابیوں  
اور ناصبیوں کے پروردگار کے کارنامے۔ لہذا بہتان لگانے والے بھی یہی ہیں اور خدا  
کہہ کر گمراہ ہونے والے بھی یہی ہیں یا۔

شیعہ کا عقیدہ

## در باب امیر المؤمنین علیہ السلام

یہ ہے کہ اشد ائمتہ اخو رسول اللہ و وصیہ و وارث علیہ و امینہ  
علی شریعہ و خلیفہ فی امتہ۔

یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اے اللہ! امیر المؤمنین آپ کے رسول اللہ کے بھائی  
اور آپ کے وصی۔ آپ کے علم کے وارث اور آپ کی شریعت پر امین اور آپ کی امت میں آپ  
کے خلیفہ ہیں (مفاتیح ایمان ص ۱۱۸)۔

حضرت مسیح اعظم نے فرمایا۔ اہل الصافی غور فرمائیں کہ کیا ایسے توسط اور  
مصحح عقیدے کو افراط و تفریط سے گریز کیا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ وہ عقیدہ ہے جو  
آپ کے منصب حقیقہ کا آئینہ دار ہے۔

نوٹ از مؤلف۔ کتاب عقد الغریبہ جب در باب سنت و شتم پیش کی گئی

تو علمائے اہل سنت نے انکار کر دیا کہ یہ ہماری کتاب نہیں ہے۔ اس پر تاریخ  
ابن خلیکان شہرہ بی، اسے کہہ میں عربی ص ۱۱۸ سے اور عقد الغریبہ ہند ۳  
ص ۱۱۹ سے اس کی توثیق میں ابن عبد البر لا ندی کا مافی الذہب ہوتا پیش ہوا  
تو سنی علماء کی شیخ پر سکوت جاری ہو گیا اور مہجرت ہو کر آپس میں ایک  
دوسرے کا منہ مٹنے لگے۔

## تقریر مناظر اہل سنت

نماز روزہ کا ذکر کے مودی صاحب اپنے عیب چھپانا چاہتے ہیں۔ کیا  
امیر معاویہ اور یزید غازی نہیں پڑھتا تھا۔ اگر اس پر اسلام کی مار ہے تو تم ان کو  
بے ایمان کیوں کہتے ہو۔

شیعہ کہے ایمان ہونے میں کیا شک ہے جبکہ شیعہ قرآن کے ہاکی ہیں اس لئے  
ہمیرے پاس متعدد شیعہ کتب کی عبارتیں موجود ہیں۔

عبادت نماز۔ اہل الصافی شرح اصول کافی جو ششم نمبر میں ہے کہ ان شیعوں کا  
قرآن ستر ہزار آیات پر مشتمل ہے۔ معلوم ہوتا کہ موجودہ قرآن سے کہہ یا کوئی کتب نہیں ہو سکتی  
چہ ہزار چہ سو چہا ستر آیات پر مشتمل ہے۔

عبادت نماز ۲۔ رجال کشی مشہور ہے۔ حضرت علیؓ نے ان سہا کو دیا  
تھا۔ اور یہ بھی ہے کہ مذہب شیعہ محمد اللہ بن سہا سے شروع ہوا ہے جو کہ ایک یزیدی تھا۔  
جس نے دین میں مختلف تفسیریں دے دی تھیں۔ اصول کافی میں ہے ومن یطع الله فی  
ولادۃ علی فقد فاز فوزاً عظیماً۔ دیکھتے شیعوں نے اس آیت میں لفظ ہذا  
پر ثابت کر دیا ہے کہ موجودہ قرآن کلام ہے۔ اہل قرآن محمد بن سہا۔

عبادت نماز ۳۔ بعد محمد صافی آدم من قبل کلمات فی عقد و علی  
وقاطعہ الحسن والحسین والائمة من ذریعتهم۔ میں قرآن ہر کہ ال آیت اس  
میں تھی۔ اب قرآن مجید میں یہ آیت ناقص ہے۔

## تقریر مناظر شیعہ



صَلِّیْکُمْ اَعْظَمُ نے غلطی کرنے کے بعد فرمایا کہ حضرات! سستی مناظر کے دلائل تو غم پر ہے ہیں، اب ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مار کر گزارہ کرنا چاہتا ہے۔ مگر میں اس کی ہر بات کا جواب دیتا رہوں گا۔ سنیئے! معاویہ اور یزید کو ہم اس سے بے ایمان کہتے ہیں کہ وہ منکر امامت اور قائل امام ہیں اور امامت ہمارے اصول و دین میں داخل ہے۔ تمہارے نزدیک تو عقیدہ امامت داخل ایمان نہیں ہے جس کا میں اپنی پہلی تقریر میں مفصل ذکر کر چکا ہوں۔ لیکن تم بتاؤ کہ تم شیعوں کو کس منابر کا کہتے ہو۔ جبکہ وہ تمہارے مسلک اصول توحید، نبوت اور قیامت کے قائل ہیں۔ یا تو آپنا کوئی ایسا چوتھا اصول بتاؤ جس کے انکار پر شیعوں کو کافر کہا جاسکے یا پھر شیعوں کو مسلم و مومن مانو۔ باقی رہا یزید۔ اُجی تو وہ باوجود قائل امام مظلوم ہونے کے آپ کا چٹا غلیفہ اور موٹن ہے۔ تمہاری اپنی مستند کتاب صواعق مرقومین علامہ ابن حجر مکی کا تقریر مورخہ ہے جس میں ۱۳۲۰ سے پڑھنا شروع کیجئے۔

اَحْمَدُ بْنُ يَزِيدٍ وَاحِدُهُ فَلَيْسَ بِشَاةٍ الْمُوَحِّدِينَ وَانْصَحْ اَنْفَ قَتْلَهُ اَوْ اَصُولَ بَقْتَلَهُ وَقَاتِلِ الْحُسَيْنَ لَا يَكْفُرُ بِذَلِكَ -

کہ یزید پر لعنت اور سب کرنا شان مومن نہیں۔ اگرچہ صحیح ہو جائے کہ وہ قاتل امام حسین ہے یا اس نے امام حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا۔ کیونکہ قاتل حسین کافر نہیں ہو سکتا ہے آپ کی روایت داری کہ امام مظلوم کے قاتل کو تو مومن بنا دیا اور آل محمد علیہم السلام کے ماننے والوں کو کافر بنا دیتے ہو۔

جو چاہے آپ کا حق کرشمہ ساز کرے

باقی مناظر میں قرآن کا سوال تو یہ آپ کی ظاہر آشکست ہے کہ آپ اصل موضوع کو ترک کر کے دوسری طرف نکل آئے۔ جس کا موضوع سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن چونکہ مجھے اس کے گھر تک پہنچانا چاہیئے، لہذا سنیئے۔

حضرات! اہل سنت کے ہاں قائل تشریف کافر نہیں۔ یہ ہے تفسیر القرآن میرے ہاتھ میں اس

کے مسئلہ پر بافتصریح موجود ہے کہ

بَلْ مَخْبَرُ الْاَحَادِ وَلَا ثَبَتَ بَيْنَهُ عَدَاوَانِ وَلَا يَكْفُرُ بِمَا اخْلَعَهُ وَلَيْسَ

ما صانع اذا عجز به جو قرآن باخبر احوار ثابت ہیں ان کے ساتھ قرآن ثابت نہیں ہوتا اور نہ ان کا منکر کافر ہے۔ ہاں ان کا انکار برا ضرور ہے۔ پھر ایک کے نزدیک تو ثابت اور منقول یا مصنف عثمانی کے منکر کو میں کافر نہیں کہتے جیسا کہ اسی تفسیر القرآن علامہ ہذا آؤں میں ہے کہ کان عبد الله ابن مسعود روى عن المعوذتين من مصاحفهم ولا يفتنون انهما ليستا من كتاب الله اور سنیئے یہ تفسیر ابن کثیر مبینہ ہاتھ میں ہے۔ اہل اہل بیت علیہم السلام کی عبارت بھی قابل غور ہے۔ یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود مولیٰ میں (نورۃ قلوب) معوذ بوب الضیق اور قل اعوذ بوب الناس) کو اپنے معصوموں سے شامہ کر کے دوزخ میں گھسرتیں قرآن مجید میں سے نہیں ہیں۔ اور اسی بناء پر اہل سنت کے فقیر اعظم امام غزالی کا تقریر ہے

وَمَنْ زَعَمَ انَّ الْمَعُودَتَيْنِ لَيْسَتَا مِنَ الْقُرْآنِ فَكُفْرٌ فِي الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ لَا يَكُونُ كَافِرًا - دیکھئے فتاویٰ قاضی غلام مصطفیٰ بن جبرئیل نے یہ زعم کیا کہ قرآن مجید کا بچل دونوں سورتیں قرآن سے نہیں ہیں۔ نازل میں ذکر کیا گیا ہے کہ وہ کافر نہیں ہے۔ اور مزید بیان آپ تو منکر بسم اللہ کو بھی کافر نہیں سمجھتے۔ کیونکہ اہل سنت کے نزدیک بسم اللہ کے آیت قرآن ہونے میں شک ہے۔ دیکھو نور لا نور ص ۱۰۰ لکھا ہے کہ قوله بلا شبهة احتراز عن الحقيقة لان فيها شبهة وهذا لم يكفر جاهدًا - یعنی بلاشبہ کی قیاس سنیئے ہے کہ بسم اللہ سے احتراز برحق ہے کیونکہ اس کے قرآن ہونے میں شبہ ہے۔ اہل سنت ان کا منکر کافر نہیں۔

صَلِّیْکُمْ اَعْظَمُ نے فرمایا حضرات! چلو چھٹی سورت قرآن بسم اللہ سے مشروط ہو کر انسان پر متم ہوتا ہے۔ مگر سنیوں کو ابتدا میں بھی شبہ اور انتہا میں بھی شبہ۔

نورۃ اؤل کے منکر کو کافر سمجھتے ہیں اور نہ ہی آخر کے منکر کو۔ اور میں رسولی اؤل بھی ہے۔

اس کے علاوہ اہل سنت کی کتب تشریف قرآن سے ملتی ہیں۔ دیکھئے سب سنیئے ہاں ہاں کتاب اجمع الکتاب بعد از کلام باری بھی ملتی ہے یعنی باری شریف اس کی جلد نہ صرف کلام کے ساتھ پڑھنے کا ہر فن خود سے کیجئے۔



من ابن عباس قال كانت عكاظ و جند و ذوا لجأنا سواق الجاهلية  
فتأثموا و تقبوا في المواسم فنزلت ليس عليكم جناح ان تقبوا  
فضلا من ربكم في مواسم الحج

کہ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں عکاظ و جندہ اور  
ذوالحجاز کے ہزار لگا کرتے تھے۔ ہمارے صحابہ کرام نے موسم حج میں تجارت کو گناہ  
سمجھا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی کہ لیس علیکم جناح ان تقبوا فضلا من  
ربکم فی المواسم الحج۔

حضرات! اب میں حوالہ کرام خصوصاً حضرت عظیم اللہ و سایا صاحب درجہ  
وہاں برآجہاں تھے۔ پوچھتا ہوں کہ مواسم الحج کس قرآن میں نازل ہوا تھا اور کیا اب موجود ہے  
یا نہیں، اگر نہیں تو کہاں گیا۔ اور اگر یہ تفسیری اضافہ ہے تو نزول کے تحت کیوں؟ کیا تفسیر  
یہ نازل ہوئی ہے؟ اور مضمون من اللہ قرآن سے کیوں نکال گیا؟

حضرات! بچے بخاری شریف مسند سے ایک اور روایت بھی سن لیجئے۔  
عن ابن عباس قال لما نزلت واخذوا عشيرت الاقرعین و رعتھن  
منہم المخلصین۔

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ واخذوا  
عشیرت الاقرعین و رعتھن منہم المخلصین الخ

مبتلع انکم نے فرمایا اور حاکم اور قاریو! بتاؤ دھتک منہم المخلصین  
کس قرآن کی آیت ہے۔ اگر شروع ہو گئی تو اس کی تائید کون سی آیت ہے۔ اگر تفسیری  
نوٹ ہے تو نازل ہونے کے کیا معنی؟ اور عبداللہ بن عباس جیسے جبرالامت اور  
زہمان القرآن نے اس کی قرأت کیسے کی؟ اور کان عبد اللہ یقرؤ واللیل اذا  
یلغی والذ کو والانشی کہ ابوہریرا اور ابن عبداللہ مسعود واللیل اذا یغشی  
کے بعد والذ کو والانشی پڑھتے تھے اور وہ اس کا دعویٰ کرتے تھے کہ ہم نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے کیا یہ وہ قرآن میں زیادتی جو ان کے دونوں روایتوں کے مطابق  
کی دہرائی ہے تو پھر کون؟

از روئے بخاری شریف قرآن پاک میں کسی یا زیادتی

نے کاک ہو گئے یا نہیں۔ اور پھر آپ کے نزدیک تو حضرت عائشہ کی بکری بھی کچھ آباد تھی مگر  
دیکھتے ہیں ماہر ملکہ عن عائشہ قالت لعلت لزلت ائمة الرحم و رضاعت الکید  
عشوا و لعلت کان فی حیض، تحت سریری فلما مات رسول اللہ و لعلنا  
علنا بموتہم و دخلنا و اجین فا کلھا۔ یعنی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آیت دم اور  
رضاعت کبیر کی ایک آیت نازل تو ہوئی تھی۔ اور وہ میرے پیٹ میں بھی تھی۔ لیکن میرے  
میرے بستر کے نیچے تھا۔ پس جب ہم حضرت کی وفات میں مشغول ہوئے تو بکری و اونٹ پر  
اور اس نے اس کو کھالیا حد ہو گئی

بکری بنی عائشہ کی قرآن کھا گئی اور ایمان خراب ہو گیا شیعہ کا

کیوں مولوی صاحب! بنی عائشہ کی بکری کا تعلق شیعہ سے ہے یا سنیوں سے؟ اور اگر  
بکری کے کھانے سے قرآن کم نہیں ہو گیا تو مروجہ قرآن میں ایڑہ دم و کھال؟

نوٹ از مؤلف۔ مولوی محمد صدیق صاحب نے متاخرہ حضرت کیلینا و ام میں تو  
ارشاد فرمایا تھا کہ اس کا ادوی محمد بن اسحاق شیعہ ہے۔ مگر وہ مبتلع انکم نے قرأت طلب کیا  
تو شرم سے گردن تھکا لیا اور اپنے غلطی کو تسلیم کرتے ہوئے معافی مانگ لی تھی میرے خیال میں  
مولوی صاحب اس واقعہ سے انکار نہیں کر سکتے۔

————— کیونکہ میرے پاس میں واقعہ ہوا تھا۔ اور اس قاش لیل کے بعد تو میرے  
اکھڑے تھے کہ اخیر مناظر تک پاؤں نہ لگ سکے اور اختتام مناظرہ پر غیرت و عجز کو کہنے کا وہ  
کرتے ہوئے داخل ہوئے اور ہو گئے تھے۔ (خادم بخاری)

مبتلع انکم نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے عقیدت مند قرآن کے قائل ہی نہیں ہیں۔ ہماری  
کسی مستند اور محقق غیر رسول روایت سے قرآن ثابت ہی نہیں۔

چنانچہ ہمارے مستند کتاب تفسیر صافی میں لکھا ہے کہ اما نحن نزلنا اللہ کو  
وانالہ لما فلقون من القرین والتقریر و ما لایزاد و ما لایقصان۔ کہ  
خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس قرآن کے محاذ ہیں۔ تفسیر سے زیادتی سے  
لقصان سے۔ اس کے بعد آپ نے بھی الباقی خبر حدیث سے یہ عبارت پیش کی اما حکمنا ان  
هذا القرآن انما هو خط مستور بین الدفین۔

جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہم اس قرآن کے سوا جو دقتیں کے درمیان لکھا ہوا ہے کسی کو حکم نہیں مانتے۔ اس کے بعد آپ نے علامہ قطب راوندی کی کتاب المزاج والبرک کے مسئلے سے قرآن مجید کی آیت پڑھی کہ القرآن انذی بین یدینا ائی نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم انما دخلت الشیعة علی قوم لم ینکشف بھم وجہ اعجاز لغافلھم وقد کشفنا ذالک کہ حضور کا پہلا معجزہ قرآن کریم ہے جو ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ جس کو ہم پڑھتے اور سنتے ہیں اور کہتے ہیں اور حفظ کرتے ہیں۔ کسی کو اس سے انکار کا امکان نہیں۔ یہ قرآن پاک وہی ہے جس کو ہمارے نبی کریم لائے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کیونکہ یہ حضور کا معجزہ ہے اور شبہ اس قوم پر واقع ہوا جس نے اس کی وجہ اعجاز کو اپنی غفلت کی وجہ سے نہیں سمجھا۔ اور ہم نے مستقل کتاب میں اس کی وجہ اعجاز بیان کر دی ہے۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ مجھے میں آپ کی پیش کردہ تمام عبارت کا جواب بالاعراب عرض کرتا ہوں، گوئی پیش سے کیجئے۔

اولاً جو آپ نے الصافی ثریث اسرارانی پر مشتمل مسئلہ پیش کیا ہے کہ شیعوں کا اصل قرآن ستر ہزار آیات پر مشتمل ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ چھ ہزار چھ سو چھاسٹھ آیات قائم ہیں اور باقی خسور ہو گئیں۔ جیسا کہ آپ کی بھی تفسیر اتفاق جلد۱ ص ۱۸ پر آپ کے غلطی ثانی

## حضرت عمر کا بیان

میں ہے کہ اخراج الطبرانی عن عبد بن الخطاب مرفوعاً القرآن الف حرف وسبعة وعشرون الف حرف فمن قسره صابراً فحسباً کان لہ بكل حرف زوجة من الخوراعین۔

یعنی ہر حرف پر حضرت عمر بن خطاب سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ قرآن مجید کے دس لاکھ ستائیس ہزار حرف تھے۔ جس نے ایک حرف صابر ہو کر بامید ثواب پڑھا اس کیلئے ایک خود برگی، خودان جنت سے۔

اب فرمائیے! علامہ ابن کثیر کے حساب سے موجودہ قرآن کے تو صرف تین لاکھ چالیس ہزار سات سو چالیس حرف ہیں۔ بقایا چھ لاکھ چھیالیس ہزار دو سو ساٹھ حرف کہاں ہیں؟ ان تمام حرف کو ٹاکر دیکھئے۔ کیا ستر ہزار آیات میں یا نہیں اگر ہفتی ہیں تو ہم پر اعتراض کیسا؟ اگر یہ حرف خسور ہیں تو وہ آیات بھی خسور سمجھ لیجئے، کیا خرچ ہے۔

باقی جو آپ نے ائمرل کافی سے ومن یطع اللہ فی ولایۃ من فضلہ فاذ فوزاً عظیماً اور لقد عہدنا انی ادم من قبل کلمات فی عہدنا وعلی و فاطمة والحسن والحسین فالأمة من ذریتهم پڑھا ہے۔ ان دونوں روایتوں میں لفظ فی تو بطور تفسیر واقع ہوا ہے۔ اس میں لفظ نزلت یا فترات دکھائی دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ ماحمت لفظ فی خدیرج ذیل ہے۔ جیسا کہ تفسیر منالی مسئلہ پر صاف مذکور ہے کہ ان بعض المخذوقات کان من قبیل التفسیر والبیان ولم یکن من اجزاء القرآن یعنی محذوف شدہ جملہ حرف جن کا کتب شیعوں میں ذکر ہے وہ از قلم تفسیر اور بیان ہیں اور اجزائے قرآن میں سے نہیں ہیں۔

لہذا آپ کے پیش کردہ حوالے آپ کے مدعا کی تائید نہیں کرتے۔ اگر ایسے نوٹوں سے تعریف ثابت ہوتا ہے تو فرمائیے آپ کے نزدیک ان عبارتوں کا کیا جواب ہے۔

۱۔ تفسیر و تفسیر جلد ۵ ص ۱۸ عن عبد اللہ بن مسعود کان یقرء ہذا الحرف دکنی اللہ اللہ منین القتال بعلی بن ابی طالب۔

یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود اس حرف کو اس طرح پڑھتے تھے۔

کفی اللہ المؤمنین القتال بعلی بن ابی طالب فرمائیے ان روایت میں بعلی بن ابی طالب بطور تفسیر واقع ہے یا اصل آیت میں داخل تھا؟

۲۔ تفسیر و تفسیر جلد ۵ ص ۱۸ میں ہے کہ عن ابن عباس انہ یقرء ہذا الاية التی اوتی بالمؤمنین من یقرء انفسہم و صواب لھم وان واجد اہما تھم۔ یعنی حضرت عبد اللہ بن عباس اس آیت میں صواب لھم کا حرف زیادہ پڑھتے تھے۔ جیسا کہ بطور تفسیر بتایا ہے؟



۳۔ الاتقان جلد ۲ ص ۳۰۔ عن ابی عباس انہ کان یقرء وما یعلم تاویلہ اللہ  
وہتمل الراسمون فی العلم امانہ فریجہ اسرین فقط یقول بطور تفسیر

یہ یا تنزل؟

۴۔ تفسیر الخیر جلد ۲ ص ۳۰۔ من ابن مسعود قال کنا نقرأ علی محمد

رسول اللہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک انا علیا مولی  
المؤمنین۔ یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم زائر رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم ہیں اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من  
ربک انا علیا مولی المؤمنین۔ فرماتے حضرت عبداللہ بن مسعود اس آیت میں انا  
علیاً مولی المؤمنین کی زیادتی بطور تفسیر پڑھتے تھے یا تنزل؟

۵۔ مؤطا امام مالک ص ۱۰۰۔ حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوضوٰۃ وعلی الصلوٰۃ  
العصر وقوموا للہ قانتین میں فقط والصلوٰۃ العصر بطور تنزل

واقع ہوا ہے یا تفسیر؟

۶۔ تفسیر ابن جریر ص ۱۰۰ جلد ۲ ص ۱۰۰۔ عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ

ان اللہ اصطفیٰ ادم و نوحا و ال ابراہیم و ال عمران و ال یسین

و ال محمد من نطفہ ال یسین و ال محمد کے الفاظ تفسیر میں یا تاویل؟

اگر سب کچھ تفسیر ہے تو رسول کا ال کی دو روایتیں کیوں محمول تفسیر نہیں؟ و جواب

تو دیجئے اور پھر وہ الفاظ تو آپ کی کتابوں میں بھی آئے ہیں۔

سینے زرا غور سے سینے تفسیر و نہ شور۔ جلد ۱ ص ۹۰۔ پڑھ رہا ہوں۔

عن ابن عباس قال سالت عن رسول اللہ عن الکلمات اتی تلقھا

ادم من ربہ قتاب علیہ قال سال بحق محمد و علی وفاطمہ والحسن والحسین

کہ وہ کلمات جو حضرت آدمؑ نے خدا سے سیکھے تھے وہ بختی پاک کے نام تھے۔ اور یہ تفسیر

کلمات کی جو کافی میں مذکور ہے۔ اگر یہ تفسیر ہے تو وہ بھی تفسیر ہے۔

باقی جہاں نے پیش کیا ہے کہ ان القرآن الذی بین اظہرنا لیس بتمامہ

(تفسیر صافی) اس میں بھی آپ نے خیانت سے کام لیا ہے۔ حالانکہ اس کے آگے صاف لکھا ہے

کہ ان روایات سے ثابت یہ ہوتا ہے کہ وہ سب ضعیف اور ناقابل قبول ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید کا

دعویٰ ہے انہ لکتاب عزیز لا یتبدل الباطل من بین ید یدہ ولا من خلفہ و

قال انا نحن نزلنا الذکر و انا لعلنا لفظون فکیف یتطرق الیہ التحریف

والتغییر کہ کلام مجید ایسی کتاب ہے کہ باطل نہ تو اس کے پیچھے سے داخل ہو سکتا ہے

نہ آگے سے۔ کیونکہ خداوند عالم نے فرمایا ہے کہ ہم نے ہی اسے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس

کے محافظ ہیں۔ پس ان دونوں چیزوں کے ہوتے ہوئے قرآن مجید میں تحریف و تغیر کیسے

راستہ پاسکتی ہے۔ مولوی صاحب! افسوس کہ آپ اعتراض کر پڑھتے ہیں مگر جواب نہیں

پڑھتے۔ حالانکہ صاف لکھا ہے کہ قرآن کو ناقص ماننے کا عقیدہ غلط ہے۔

اؤں آپ نے جو عبارت صلوٰۃ العقول ص ۱۰۰ سے ان الاخبار عتی لقصہ

متواترۃ پیش کی ہے اس میں بھی عجیب جالک و سب ایمانی اور تحریف ظنی و منوی

سے کام لیا ہے۔

اول۔ قرعہ جارت اگر مرآۃ العقول کے مشہور دکانیں تو انعام کے قابل ہیں۔

دوسرا۔ الفاظ میں ہیں۔

تیسرا۔ آگے اس کی تردید نہ ہو۔

چوتھے۔ مطلب یہی ہو۔

معلوم ہوتا ہے

مولوی محمد صدیق نے مرآۃ العقول دیکھی ہی نہیں

ورنہ اس طرح قلع و دہرہ نہ کرتے۔ لیکن اس سارے سفر میں دیا فی علی کتاب اللہ

اگر آپ دکانیں تو آپ مستحق انعام ہیں۔ باقی رہیں کئی سو اس کا جواب آپ کی تفسیر الاتقان

سے دے چکا ہوں۔ رہا تفسیر سورہوں کے آگے پیچھے ہونے سے یا بعض آیات کے

قدم و تاخر سے واقع ہوا ہے۔ آپ کا دعویٰ تو تحریف کے باب میں تھا سو یہ روایات

درہاب تحریف ہیں۔ ابھی وہ تفسیر نہیں ہے جس کا ذکر کہانی عائشہ تفسیر الاتقان

جلد ۱ ص ۱۰۰ پر فرمائی ہیں کہ۔

قالت فتوا فی مصحف عائشہ انا اللہ وملتکذا یصلون

علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما و

عن الذين يصلون النصف الاول قامت قبل ان يفتر عثمان المصاحف  
 كم معون عائش بن وعلي الذين يصلون النصف الاول كما يفتره عثمان  
 من غير ان يبين صاحب فرات بن عثمان ان عثمان قد بدل من قبله قرآن من الياهي  
 كوراني صاحب قرآن من غير ان يبين ان عثمان قد بدل من قبله قرآن من الياهي  
 او غير ذلك، ان حركاته في جوابه

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ قرآن العزل ۵۳۶ جلد ۲ میں عبارت یہ ہے کہ  
 عندی ان الاخبار فی هذا الباب متواترة علی قول اولیٰ توطیٰ عندی سے ظاہر ہے کہ  
 یہ تواتر علی علیہ الرحمۃ کا انفرادی قول ہے جو سید المرتضیٰ علم الہدیٰ اور شیخ صدوق اور شیخ  
 مکیہ اور شیخ ابو جعفر طوسی جیسے بزرگوں کے سلسلے میں وقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ سید مرتضیٰ  
 علم الہدیٰ فرماتے ہیں کہ نقلوا اخبارا ضعیفا فلما صحتھا (تفسیر صانی ص ۵۳۶)۔  
 یعنی جتنے روایات در باب تحریف نقل ہوئے تمام ضعیف ہیں۔ جن کے لوگوں نے اپنی غلطی سے  
 صحیح گمان کیا ہے۔ باقی روایات یہ بات کہ هذا الباب سے کیا مراد ہے کئی یا زیادتی۔ اگر کسی ہے  
 تو موضوع آیات کے ٹکڑے جانے سے واقع ہو چکی ہے۔ اگر زیادتی ہے تو اس کا ثبوت پیش کر دے  
 باقی روایات تو تواتر معنی ہے لفظی نہیں۔ اور آپ تواتر معنی کا خلاف کرتے ہیں۔ جیسا کہ  
 تفسیر اتفاق جلد ۱ ص ۵۳۶ میں ہے کہ فہذا لا حدیث تعطل التواتر المعنوی بكونها  
 قرآنا متفرقا فی ادائل السور۔

یعنی ان احادیث سے یہ بات ظہور تواتر معنی ثابت ہے کہ ہم شد قرآن ہر کس کس سرور میں  
 نازل ہوئی ہے۔ مگر آپ یہ کہہ رہے ہیں اس کو قطعی قرآن نہیں مانتے اور اس کے ٹکڑے کا قرآن نہیں سمجھتے۔ اور  
 نمازوں میں بھی بالجمہر نہیں پڑھتے۔ حالانکہ اس کو تواتر معنی کے علاوہ منقول فی المصاحف ہونے  
 کا شرف بھی حاصل ہے۔ لہذا اس کے سامنے تواتر معنی کی قدر مشترک کی کوئی حقیقت نہیں۔ اس کے بعد  
 علامہ باقر مجلسی کی یہ رائے اگر ہوتی بھی تو صاحب نہ تھی۔ جیسا کہ قطبی کا یہ قول باوجود اہانت و اجماع  
 ہونے کے در باب تشابہات غلط ہے۔ دیکھئے آپ کے علامہ جلال الدین سیوطی کہتے ہیں مشکل  
 جواد کبوتہ و مشکل عالم ہفوتہ کہ ہر گز دے کو کبھی نہ کہی شکر گشتی ہے اور ہر عالم  
 سے کبھی نہ کہی غلطی بھی ہو جاتی ہے۔ حالانکہ دیکھتے اس قرآن العزل جلد ۱ ص ۵۳۶ پر اسکی  
 رد موجود ہے اذہ یوجب دفع الاعتماد علی انقرآن کہ یہ روایات اس سے غلط

۲ غلط ہیں کہ ان کے صحیح ماننے پر قرآن سے اعتماد اٹھ جاتا ہے اور غلط القرآن و اصل  
 جہ متواتر اور حال شکر قرآن کریم اندر اس پر اکثر طائفتیں کا عمل کرتا ہے ثابت ہے۔ لہذا  
 ان کا تواتر معنی عند الجلس میں غلط ثابت ہوتا۔ ہاں آپ کا تفسیر فی التدریس نے ان علیا  
 موافق المومنین کے لوث کو تفسیر کیا ہے کہ وہاں غلط تفسیر نہیں۔ بلکہ غلط  
 قرآن موجود ہے اور تفسیر قرأت میں داخل نہیں۔ بلکہ وہاں تو صافی لکھا ہے کہ کتابت قرآن  
 علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضور رسالت کتابت کے زمانہ میں اس طرح اس آیت کو  
 پڑھتے تھے۔ رد ۱۔

اصول کو حق کی نسبت آپ کا کہنا کہ عبارت کو کات کر پیش کیا گیا ہے۔ یہ غلط  
 ہے آپ ہی صحیح عبارت پیش کر دیجئے اور جواب دیجئے تاکہ عام کو حق و اصل میں تواتر معنی  
 اور اگر آپ کے پاس اصول کو حق نہیں تو ہم سے کہئے۔

ان کل آیت متخالف قول اصحابنا فانما تحمل علی النسخ۔ اب  
 فرمائیے کہ اس میں کونسا لفظ ہے جس کو کات کیا گیا ہے۔ اسامان مطلب یہ ہوا کہ آیت جو ہمارے  
 صحابہ کے قول کے خلاف ہو مسطور بھی جائیگی جس کی مثال شارح نے صافی لکھی ہے کہ

بقوله تعالیٰ ولرسوله ولدی القربی فی الاہل النبوت  
 سهم ذوی القربی فی الغلیمة وعن فتول تفسیر فی اہل النبوت  
 المصاحف یوم ولرسوله ولدی القربی کی آیت میں ذوی القربی  
 کے جتنے نبوت فی الغلیمة قرآن میں موجود ہے مگر ہم (اہل نبوت) کہتے ہیں کہ  
 آیت مسطور ہو گئی ہے صحابہ کے اجماع سے۔

سبحان اللہ! آپ کے صحابہ میں کتنی طاقت ہے کہ ان کو قرآنی آیات کو  
 مسطور کر سکتے ہیں!

نوٹ آف ہو گئے۔ اچھا وہ لکھ کر کیا کر سکتے تھے۔ سب کچھ کر سکتے تھے  
 مگر اجماع سے قرآن کی آیات کو مسطور کر سکتے تھے۔ ان کا اجماع ہے شہد ظاہر  
 سلام اللہ علیہما کو حق پرست عرب کر سکتے تھے اور ان کو اجماع سے ہی جنت رسول اکرم  
 کے دروازے پر لکھوائے کہ وہاں دے سکتے تھے۔ بلکہ ان کو جنت لایا اور رسول  
 کے فضل کے مشرب بھی تو ان کا حق ہے کیونکہ انہیں انہی نے آئے۔



افسوس! مسلمان کیا جانیں کہ اس اجماع کی ادھ میں مسلمانوں نے اولاد رسول  
پر کیا کیا مصیبتوں کے پہاڑ ڈھائے۔ حتیٰ کہ اکثر محصورین میں سے کسی کو بھی نہیں سے موت  
نصیب نہ ہوئی اور مسلمان بے گناہوں کے قتل پر اجماع کرتے رہے۔

## کاش مسلمان غور کرتا

مبلیغ اعظم نے فرمایا۔ باقی جو آپ نے یہ فرمایا ہے کہ بخاری شریف میں  
بما سواہ من القرآن کے جملانے کا ذکر ہے۔ جو کہ مجبوروں کے بچوں پر لکھا ہوا  
مقاومہ دھونے کے لئے آپ کے اس ارشاد سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بخاری شریف  
کا مطالعہ نہیں فرمایا، چنانچہ میں آپ کے شکوک رفع کرتا ہوں۔ یہ میرے ہاتھ میں بخاری جلد چھٹے  
اس کے صفحہ کی عبارت اب ذرا طور سے ملنا کہ اصوبما سواہ من القرآن فی کل  
مصیقتہ او مصحف ان یحرق۔

اب اس کا ترجمہ میں نہیں کرتا بلکہ آپ اپنے ترجمہ اعظم مرزا جیرت دہلوی کی زبان میں  
لکھتا ہے۔ اور پہلے کے جو قرآنی مسودات تھے ان کو جملانے کا حکم دے دیا ترجمہ بخاری  
جلد ۶ مطبوعہ کراچی (۱) اور آپ کے بزرگوں نے تو اس فعل سے قرآن اور کتابوں کو  
جلد کرنے کا جواز نکالا ہے۔ دیکھئے بخاری شریف حاشیہ ۷ ص ۱۱۷ کہ بعض بعض فی  
تقریق ما یجتمہ عندہ من الوسائل فیما ذکر اللہ کہ بعض نے ان مسائل  
کے جملانے کا جو اس حدیث سے نکالا ہے جس میں اللہ کا ذکر ہو۔ اور سنیے آپ کے  
ایک اور بزرگ ابن بطال اس صغیر کے حاشیہ ۷ پر فرماتے ہیں۔ کہ ان کتابوں کا جملانا  
مجاز مجتہدوں جن میں اللہ کا اسم موجود ہو۔ اور طائوس کی نسبت لکھا ہے کہ وہ ایسے  
مسائل روز جملایا کرتے تھے جن میں بسم اللہ لکھی ہوتی تھی۔ اور صحیح مسلم شریف شریح  
نوری جلد ۲ ص ۲۱۲ تو ذرا ملاحظہ فرمائیے۔ لکھا ہے کہ۔ جواز احواق و وقتہ  
فیما ذکر اللہ لمصلحة کما فعل عثمان و العصابة۔ کہ ان اوراق کا  
جملانا جائز ہے جن میں اللہ کا ذکر ہو۔ جیسا کہ حضرت عثمان نے کیا۔ اور ان کے  
پیر و دیگر صحابہ نے۔

اور پھر ان کے ہاں قرآن کی بے ادبی اور بے احترامی کا سلسلہ یہاں ہی ختم نہیں ہوتا  
بلکہ ان کے بزرگوں اور قاضی خاں کے منہ پر یہاں تک لکھ گئے ہیں کہ فانی رشتہ  
فلا یوقاہ دمہ فارادان یکتب بدعہ علی جہتہ شکیا من القرآن قتال  
ابو بکر الاسکافہ یعوز قیل بوکتب بالبول قال لوکان فیہ  
نشاء لا بأس بہ۔

یعنی جس شخص کے منہ پر شہوت اور خون نہ ٹھہرے۔ پس اس نے اللہ کو کیا  
کہ اس کی پیشانی پر نکسیر کے خون سے لکھا جائے۔ تو اب بیکرا اسکا ذمہ کیا کہ جانتے ہے۔ کیا گیا  
کہ اگر قرآن کو پیشاب سے لکھا جائے تو ابو بکر نے کہا کہ اگر اس میں شفا ہو تو کوئی ضرر نہیں۔  
مبلیغ اعظم نے فرمایا کہ افسوس، خداوند عالم تو اس پاک کتاب کے حق میں فرماتے کہ  
لا یمسہ الا مطہرون یعنی قرآن مجید خدا کے قدوس کی ظاہر و باطن کا ہے اس کو  
نا پاک مت چھوئے لیکن مذہب اہلسنت اسکو پیشاب سے لکھا جائے تو ارادے (لا حول ولا قوۃ الا باللہ)  
اس تو اس قرآن کی روایت میں کہ توشیعہ و سنی ائمہ ہذا روا کرتے ہیں اس میں  
پہلے کیا کرنے لگے کہ افسوس جس مذہب میں قرآن کی یہاں تک بے ادبی کرنی لگی ہے اس میں  
کے ..... ہونے میں کیا شبہ باقی رہ گیا۔

باقی رہا جو آپ نے ابن ماجہ کی روایت کا جواب دیا ہے کہ قرآن سنیوں میں محفوظ ہے  
دراں نہ بکری پہنچ سکتی ہے نہ گائے۔ تو فرمائیے کہ آیت رحیم اور رضا کے کبریا قرآن کہاں ہے  
کن سید میں ہے یہ ہے آپ کے ایمان بالقرآن کی حقیقت۔

نہ تم مشقی ہو تم کرتے نہ ہم فریادیں کرتے  
نہ کھلتے راز سر بستہ نہ دیں نہ سوائیاں ہوتیں



## مناظر اہل سنت



حضرات! مولوی صاحب نے انجی البلاغہ اور فتح الٹا عشرہ کی عبارتیں پیش کر کے حقائق پر پردہ پوشی کی ہے۔ اگر مولوی صاحب نے حقیقت کی ترجمانی کی ہے تو مجھے بتائیں کہ تفسیر صافی کی اس عبارت کا کیا مطلب ہے۔ ان القوان الذی بیت اظہرنا لیس بتسامہ۔ یعنی وہ قرآن جو ہمارے سامنے ہے پورا نہیں ہے۔

اس طرح مرقاۃ العقول مثلاً ان الاخبار علی قصہ متواترہ کیا ان عبارتوں کی موجودگی میں آپ چالاکیوں سے جیت سکتے ہیں۔ آپ کا نہ قرآن پر ایمان ہے اور نہ توحید پر ایمان۔

بجائے عبارت کیجئے۔ تاریخ الاثر ص ۵۳ میں ہے (علی کائنات اشرے وہ)۔ کیا اس شجر کے باوجود بھی تم اپنے کو ایماندار کہہ سکتے ہو۔ سچی بات تو یہ ہے کہ تم وہ ہیں جن کے فکرمیں حضور علیہ السلام نے حضرت علی سے فرمایا تھا۔ ہم شیعتک فسلم ولدک منهم ان یقتلو ہم کہ وہ تیرے شیعہ ہیں۔ پس اپنے بچے کو ان سے بچانا کہ وہ اسے قتل نہ کر ڈالیں۔ (تاریخ کافی ص ۵۳ جلد ۱) معلوم ہوا کہ شیعتک کے قائل بھی تم ہو۔

جلد ۱ بیرون ص ۱۸۴ میں ہے کہ شیعوں نے میری نصرت سے ہاتھ آٹھالیا۔ جلد ۱ بیرون ص ۱۸۴ میں ہے۔ قاتلین حسین شیعہ تھے۔



## تقریر مناظر شیعہ



حضرت مہلبخ اعظم نے بد نظریہ پیر آیت (ان من شیعہ لا یمین) کی آیت کو تلاوت کیا اور فرمایا کہ حضرات! مذہب شیعہ حضرت ابراہیم سے شروع ہوا جیسا کہ پہلی تقریریں وہیں ثابت کر چکا ہوں۔ اگر یہ یہودیوں کا مذہب ہوتا تو ان کی کیم سرشحوں کو جلتی نہ فرماتے۔ پھر کچھ تفسیر فتح القدیر، صواعق حرہ اور تفسیر ابن جریر کے حوالے۔

## شیعہ تو کشتی نوح میں سوار ہیں

مولا کشتی نوح کو دھڑ سے کیا داسطہ باقی رہا عبد اللہ بن سبا کا جانا سورج ہے کوئی انکار کرتے۔ کیونکہ اس نے آپ کے موفیاد کی طرح حضرت علی کو خطا کہا تھا جو اس کی شکت چیل کر انا الحق کے نعے مار کر قتل ہوتے رہے ہیں۔ لیکن کوئی شیعہ بھی تک انہیت کا دعویٰ کر کے قتل نہیں ہوا۔ سب آل محمد علیہم السلام کی حمایت میں ہی شہید ہوتے رہے ہیں انا الحق کا دعویٰ کو قبول نہ کرنا بفضلہ تعالیٰ شیعوں میں کوئی نہیں گذرا۔

وہاں کشتی میں نوح قال یحق ہے کہ بعض مخالفین کا یہ قول ہے۔ سوا بن مخالف جنت نہیں۔ باقی یہ جو کہا جاتا ہے کہ تاریخ الاثر ص ۵۳ میں ہے کہ علی کی قاتل ہر شے پر قتال اور ہے۔ اس کی اصل عبارت پیش کرو (مگر مولوی محمد صدیق صاحب عبارت پیش کر کے) ثواب

مہلبخ اعظم نے فرمایا کہ تو تمہارے جاکا صاحب فرماتے ہی کہ۔  
کشتی داں علی کج شعی فتدیرا

جیسا کہ میں خود پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں۔ رہا آپ کا یہ قول کہ قلم ولدک منهم ان یقتلو ہم یعنی میں اپنے بچوں کو ان سے بچانا کہ وہ اسے قتل نہ کر ڈالیں۔ کچھ تفسیر



چھری اور سیمہ زور کا ہے۔ امانت میں خیانت اور عوام کو دھوکہ دہی۔ اسی لئے آپ نے ساری روایت پیش نہیں کی تاکہ آپ کا دھوکہ کھل نہ جائے۔ لیکن میں پوری عبارت پیش کرتا ہوں کیونکہ یہ روایت صحیح ہے۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل  
 فاما ان کان من اصحاب الیمین فسلام لک من اصحاب الیمین  
 فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم شیعۃ  
 فسلم ولعلک منهم ان یقتلوهم۔

یعنی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ قول باری تعالیٰ میں اگر مردہ اصحاب یمین سے ہے۔ پس سلامتی ہے واسطے اصحاب یمین کے روز قیامت جن کے دائیں ہاتھ میں اعمال نامے ہوں گے۔ رسول خدا نے حضرت علی سے فرمایا کہ اصحاب یمین سے مراد تیرے شیعوں ہیں۔ پس تیرے واسطے ان کی طرف سے سلامتی ہے۔ کیونکہ تیرے بچوں کے لئے وہ قاتل نہیں ہیں۔ بلکہ تیرے دشمن قاتل ہیں۔ تیرے شیخ تو تیرے اہل بیت کے معاون و مددگار ہیں۔ پس تیرے واسطے انہی کی طرف سے سلام ہے۔ کیونکہ تیرے اہل بیت ان کے ہاتھ اور زبان سے بچا دیتے گئے ہیں۔

اگر شیعہ قاتل ہوتے تو وہ

## اصحاب یمین کیوں ہوتے

اور قرآن پاک میں اصحاب یمین کی اصحاب شمال کے مقابلہ میں تعریف کیوں آتی فرمائیے اصحاب یمین تو شیعوں کا نام ہے۔ قاتل امام کا جنت کے ساتھ کیا تعلق ہو سکتا ہے مگر آپ کی فریب دہی کے ترانے۔ جس طرح آپ نے نصف روایت کو کھایا اور باقی نصف کا ترجمہ بدل دیا وہ آپ کا حق ہے۔

گر ہمیں مکتب است و این ملاقا

کار فضول تمام خواہد شد

باقی رہا جلاۃ العیون ص ۳۱ سے آپ کا یہ کہنا کہ قاتلین امام حسین شیعہ تھے یہ بھی آپ کا دروغ ہے فروغ ہے اور کھلی ہوئی ہے ایمانی۔ اگر آپ وہاں یہ غلط کھائی

کہ قاتلین حسین شیعہ تھے۔ تو آپ کو مبلغ پانچ سو روپیہ اعام دیتا ہوں۔ ورنہ لعنت اللہ علی انکفار یمنین اور اگر خط لکھنے سے استدلال ہے تو خط لکھ کر بتلائیے کہ حضرت امام حسین کو تو شیعہ خط لکھ رہے تھے لیکن یزید کو کس نے خط لکھا کہ امام حسین کو قتل کیا گیا ہے؟ کہیں یہ بزرگوار

## آپ کے صحابی عشرہ مبشرہ والے کے فرزند ارجمند عمر بن سعد

تو نہیں ہیں؟ اور مدینہ میں امام حسین علیہ السلام سے بیعت طلب کرنے والا کون ہے کیا آپ کا چچا خلیفہ یزید بن معاویہ تو نہیں؟ جب دربار ابن زیاد میں امام مظلوم کا سر اقدس کٹ کر آیا تو آپ کے جلیل القدر بزرگ انس بن مالک جیسے لوگ گریہوں پر جلوہ افروز نہ تھے؟ کہ بلا سے لیکر شام تک اور شام میں سر مبارک متباد شہداء علیہ السلام کس کے دربار میں پیش ہوا؟ کیا اسی کے تو نہیں جس کی بیعت قبول آپ کے خلیفہ زادہ عبداللہ بن عمر بن خطاب اللہ و رسول کی بیعت ہے۔ سید جان کیوں نہیں کہتے کہ حکم یزید سے حسین قتل ہوئے؟ یزید اگر شیعہ ہے تو شیعہ قاتل اور شیعہ ہی تو شیعہ قاتل۔ مگر شیعہ تو یزید پر لعنت کرتے ہیں بلکہ اس کے بزرگوں پر بھی۔ مگر آپ کے ہاں یہ کیوں لکھا گیا۔

فلم یلعن یزیداً بعد موت  
 سوی المکشیافى الاعواء عنای

کر یزید پر آج تک موت کے گمراہوں اور غالیوں کے کسمپاش نے لعنت نہیں کی۔ اگر شیعہ قاتل تھے تو پھر وہ کون سے شیعہ تھے جن کو آپ کی تاریخ طبری کا یہ کہہ رہا ہے کہ وہ دھوکہ کھائی میں حسین کے مددگار تھے اور بعد قتل ان کے سر کٹ کر دربار یزید میں پیش کیے۔ اور کون تھا جس کو غلام ابن عباس نے میدان کربلا میں کہا کہ یا زہید ما کنت عندنا من شیعۃ اهل هذا البیت اما کنت عثمانیا قال اقلست تستدل بمرقت هذا افي منهم۔

کہ اے زہیر ہمارے خیال میں تو تو آل محمد کا شیعہ نہیں تھا۔ تو عثمانی ہوا کرتا تھا۔ تو زہیر نے جواب دیا کہ تجھے میرے اس مقام میں کھڑا ہونے سے مجھ معلوم نہ ہوا کہ

میں شیعہ اہل حق سے ہوں۔ دیکھو یہ میرے ہاتھ میں تاریخ طبری جلد ۱ صفحہ ۱۵۷  
اور فرمائیے۔ یہ کون تھا جس نے معرکہ کربلا میں نصرت امام میں کھڑے ہو کر کہا کہ انا ابو جہل  
انا علی دین حق کہ میرا نام بھلا ہے اور میں دین علی پر ہوں اور وہ مزام بن حریث  
کون تھا جس نے اس کے قریب مقابلہ میں کہا کہ انا علی دین عثمان۔ یعنی  
عثمان کے دین پر ہوں۔ دیکھتے تاریخ طبری جلد ۱ صفحہ ۱۵۷ اور فرمائیے یہ کون تھے؟ جس  
کی نسبت آپ کی مستند تاریخ طبری کہتی ہے دیکھو جلد ۱ صفحہ ۱۵۷ کہ زبیر بن عقیل نے یزید کو  
یوں خوشخبری سنائی کہ ابشوریا امیر المؤمنین بفقم اللہ ونصرہ ودد  
علینا الحسن بن علی فی ثمانیۃ عشوۃ من اهل بیتہ و ہشتین من  
شیعہ، فسونا علیہم الخ

یعنی بشارت ہو کہ امیر المؤمنین اللہ کی فتح و نصرت کی۔ حسین بن علی اشارہ  
بنی اشیم اور ساتھ اپنے شیعہ نے کہ ہم پر وارد ہوئے۔ ہم نے ان پر سوال کیا کہ تم امیر  
تسلیم کرو یا لڑائی کا اختیار کرو۔ یہی انہوں نے تسلیم کی بجائے لڑائی کو ترجیح دی۔ ہم سونگا  
کے طور پر ہوتے ہی ان پر کود پڑے اور ہر طرف سے ان کا احاطہ کر لیا۔ حتیٰ کہ تلواریں  
ان کے سروں پر برسے گئیں۔ وہ ٹیلوں اور گڑھوں میں پناہ لیتے پھرتے تھے جیسے  
کہو تر شکر سے پناہ تلاش کرتا ہے۔ پس خدا کی قسم اے امیر المؤمنین! اتنی دیر  
لگی ہو گی جتنے میں آدنٹ فز کر کے اس کا گوشت تقسیم کر دیا جاتا ہے یا وہ ہم کا قیلولہ ہوتا ہے  
حتیٰ کہ ہم ان کے انوی کے سر پر آگئے۔ پس ایلا! ان کے جسم پر ہتھ پڑے ہیں۔ ان کے  
ہاں رنگ آنورہ اور زخاں خاک آنورہ ہو گئے۔ سورج کی دھوپ ان پر پڑ گئی ہے۔  
ہو ایسے ان پر چلتی ہیں۔ جنگل کے درندے ان کے نظار ہیں۔ پسر عید اللہ بن زیاد نے  
حسین کی پتیوں اور بیٹیوں کو برہنہ پشت اونٹوں پر سوار کر کے اور علی بن حسین کی گردن  
میں طوق پہنا کر آپ کے پاس بھیج دیا۔

الفرس علیہم السلام نے تاریخ طبری سے امام مظلوم اور ان کے شیعوں کی شہادت کو کچھ ایسے  
طریق سے ادا کیا کہ اپنے بیگانے سب متاثر ہو گئے۔ (مؤلف)

پھر آپ نے تاریخ طبری کا یہ فقرہ لکھا کہ وقتاً قتل الحسن بن علی جوی  
ہو بس من قتل معہ من اهل بیتہ و شیعہ، والصارۃ۔ یعنی جب

حسین علیہ السلام قتل ہوئے قرآن و کون کے سوائے کے جو آپ کے ساتھ  
اہل بیت سے آپ کے شیعہ سے اور مددگاروں سے قتل ہوئے۔ عرب  
عید اللہ بن زیاد کے۔

جس کے بعد آپ نے فرمایا کہ حضور اشیعہ قاتل نہیں بلکہ مقتول ہیں۔ قاتل تو زیاد  
اس کے ساتھ ہیں جو آج تک حبشیہ اور آپ کی تعزیر داری کو دیتے ہیں۔ تاکہ کسی طرح لوگوں کی  
زائر رسول کے قاتلوں کا صحیح پتہ نہ چل سکے۔

## تقریر مناظر شنی

حضورات! آپ نے دیکھ لیا کہ مناظر اہل شیعہ نے میری پیش کردہ عبارتوں کا  
قطعا جواب نہ دیتے ہوئے معاملہ سے کام لینا شروع کر دیا۔ ایسا کارا تو آیا مردان  
چنین کنند۔ پچھلے دلائل موعی صاحب پر بطور قرض باقی تھے اب اب بھی ان کے  
ساتھ مل گئے۔ مجھے یقین ہے کہ قیامت تک اس سے جواب نہ بن سکے گا۔ خیر یہ حال  
ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی مراث کا جواب دیں۔

ففتح القندیو کی عبارت میں جس عبارت کا حوالہ دیا گیا ہے وہ ایک قسم کے  
تفسیری نوٹ تھے۔ وہاں یہ موجود نہیں ہے کہ وہ قرآن کی آیت اس طرح نازل  
ہوئی تھی۔

اصول کوئی کی آیت کو لٹ کر پیش کیا گیا ہے۔ بخاری شریف میں مایہ والا من  
القرآن کے جملے کا ذکر ہے جو کہ مجبوروں کے پتھوں پر لکھا جاتا تھا اور وہ مجبوروں  
کے بعد جس کا مسئلہ ہے، نہ کہ بغیر القس۔

ابن ماجہ کی روایت پیش کر کے مناظر صاحب بڑے خوش ہوئے۔ پھر میں بحالاک  
قرآن کو خدا نے سینوں میں محفوظ رکھ دیا ہے جہاں بکری نہ کھنکھ سکے یا نہ کیا بارے  
جہاں میں صرف وہی قرآن تھا۔ موعی صاحب کی کچی باتیں کرتے ہیں۔

اتجاہ اب کچھ موضوع کی طرف آتا ہیں۔ تفسیر خلاصۃ المسج میں ہے جو ایک مذہب  
کو ہے تو اس کو درجہ امام حسن لائے اور دوسروں سے درجہ امام حسین، عین مہر کوٹنے سے



درہر مولیٰ کا اور چار متھے کرنے سے درہر رسول مقبول کا۔ سبحان اللہ فرما سے تم درجات علیا کو برابر کر دیا۔ کیا اب بھی تمہارے بے ایمان ہونے میں شبہ ہے۔

## تقریر منظر شیعہ

بعد خطبہ مبلغ اعظم مدظلہ نے فرمایا، حضرات! بستی مناظر اصل موضوع کو ثابت نہیں کر سکا۔ لہذا اور دھڑا دھڑا تھ پادوں مار رہا ہے۔ اصل موضوع ہے شیعہ کا ایمان اور اسلام۔ مسئلہ متعہ موضوع نہیں ہے۔ مگر مولوی محمد صدیق صاحب کے ہاتھ پہلے ہی جب کچھ نہیں رہا تو متعہ کا مسئلہ چیر بیٹھے۔ مگر مجھے میں اس کا بھی جواب دیتے دیتا ہوں۔

اولاً تو متعہ قرآن مجید سے ثابت ہے۔ فہما استمتعتم بہ منہن فاتوہن احوذہن فروعہ (پ۔ سورہ نساء) یعنی پس جو متعہ کیا تم نے ساتھ اس کے ان عورتوں میں سے پس دید تم ان کو اجر ان کے جو مقرر ہوئے۔

## کتاب السنن سے متعہ کے ثبوت

اہل سنت کی تفسیروں میں لکھا ہے کہ یہ آیت در باب متعہ نازل ہوئی ہے۔ دیکھئے تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۹۵ کی عبارت پڑھتا ہوں سنئے! ان المراء بہذا الآية حکم المتعہ کہ مراد اس آیت سے حکم متعہ ہے اور تفسیر ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۱۹۵ کی عبارت بھی سن لیجئے۔ قد استدلل بعموم ہذا الآية علی زحلح المتعہ کہ اس آیت سے استدلال کیا گیا ہے اور نکاح متعہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اس کے بعد آپ نے مسلم شریف جلد اول صفحہ ۷۷۷ پر حدیث پیش کی کہ رخص لنا ان تنکح النساء بالشوبانی اجل ثم قرء عبد اللہ یا ایہا الذین امنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ بکم ولا تحسدوا ان اللہ لا یحب المعتدین۔

کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ حضور نے ہم کو پڑا دیکھا کہ متعہ کرنے کی اجازت دیدی نہ پھر عبداللہ نے یہ آیت پڑھی۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے لوگو! جو ایمان رکھتے ہو۔ خدا کی حلال کردہ پاکیزہ عورتوں کو حرام نہ کہو۔ اور اللہ کی حدود سے آگے نہ بڑھو۔ اب صحیح مسلم کی دوسری حدیث بھی سن لیجئے۔ کہ قال ابوہریرہ عن علی بن ابی طالب عن رسول اللہ فقال ان رسول قد آذن لکم ان تمتعوا یعنی متعہ النساء۔

کہ حضور کے منادی نے منادی کی تحقیق رسول خدا نے تم کو متعہ کرنے کا اذن دیا ہے یعنی متعہ النساء۔ عورتوں سے متعہ۔

پھر مبلغ اعظم نے اہل سنت کی تفسیر ابن جریر جلد ۱ صفحہ ۱۹۵ پر حضرت علی علیہ السلام کا یہ قول پیش کیا کہ قال علی علیہ السلام لو ان عمولہی عن المتعہ ما زنی الا شقی۔ کہ اگر عمر متعہ کو منع نہ کرتا۔ تو سوائے شقی ازلی کے کوئی نام نہ کرتا۔ اور فرمایا کہ آپ کا متعہ کرنا کہنا غلط ہے۔ کسی تفسیر یا حدیث سے متعہ یعنی زنا کہنا اور باوجود اصرار شیعہ کے مولوی محمد صدیق صاحب اس کو نہ مانا کرتے۔ سورہ نساء (مؤلف)۔

بے ایمان کہہ کر اپنا ایمان تباہ کرتے رہے۔ مبلغ اعظم نے فرمایا، مولوی محمد صدیق صاحب! ذرا توجہ فرمائیے۔ میرے ہاتھ میں تفسیر طبری جلد ثانی ہے۔ اس کے صفحہ ۱۹۵ سورہ نساء سے روایت کیلئے۔ روی النسائی والطحاوی عن اصحابہ بنت ابی بکر قالت

فعلنا ہا علی عذرا رسول اللہ۔

کہ حضرت اسماء ابوبکر کی بیٹی فہرانیہ ہیں کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں خود متعہ کیا ہے۔ حضرت ابوبکر کی بیٹیاں بھی رسول خدا اب فرمائیے مولوی محمد صدیق صاحب کہ حضرت ابوبکر کی بیٹیاں بھی رسول خدا کے زمانہ میں متعہ کیا کرتی تھیں یا نہ کیا کرتی تھیں۔ اگر متعہ کیا کرتی تھیں تو تم ان کے لئے کوئی کچھ نہ کہتے۔ پھر شیعہ کہتے ہیں کہ بیٹیاں کی عفت پر حملہ نہ کرو۔

چ ۱۳۹

## اب تو متعہ کو زنا نہ کہو گے!

بس پھر کیا تھا سنتی مناظر کے طوطے اڑ گئے۔ سوچا اس کی حماقت پر ہنسنے لگی اور تالیاں بک گئیں۔ سنتی علماء ایک دوسرے کو خود لگا کر مت کی گھونٹ لگے۔ ایک کہتا کہ جب پہلے ہی مولوی محمد صدیق سے کہا تھا کہ متعہ کا مسئلہ نہ چھیڑنا۔ تو اس نے ایسا کیوں کیا دوسرا کہتا تھا کہ سنتی غلطی کی۔ تیسرا کہتا تھا، خواہ خواہ شریعہ کی آٹھانا پر ہے۔ اور صدر مقرر حضرت لال حسین صاحب اختر مدبر روحان تحریک ختمِ دت مارے شرمندگی کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر اپنا چہرہ چھپانے کی بے سود کوشش میں مصروف نظر آ رہے تھے۔ اس روایت کے پیش ہر نے پر شی مذہب کی عمام پر حقیقت کھل گئی۔ اس شرمندگی سے بچنے کے لئے سنتی علماء نے شیعہ مناظر سے کتاب طلب کی۔ جب کتاب بیچ دی گئی تو اس عبارت کو دیکھ کر وہ بے ہوش ہو کر اس میں جاتے رہے اور ایک دوسرے کا منہ مٹنے لگے۔ تاکہ کہیں سے چلو بھڑائی میٹر لگے تو دُوب کر اس مذمت سے خلاصی کریں۔ مگر آگے ہوتے آگے وہاں نہ ہر سکتے تھے۔ بالآخر سنتی مناظر اپنے پرانے حربے یعنی دھماکی کو بروئے کار لا کر مرتا کیا نہ کرتا؟ یوں گویا بھا۔

## تقریر مناظر اہل سنت

متعہ کرنا اور بات ہے۔ اس کا درجہ درجات پاکیزہ کے برابر ماننا دین میں جہالت ہے اگر آپ کے پاس جو ایسا ہے تو مولوی اسماعیل صاحب جلدی دیں۔  
بھئیے! یہ میرے ہاتھ میں مسلم شریف ہے۔ اس میں متعہ تا قیامت حضور اکرم ﷺ نے حرام قرار دیا ہے۔

## تقریر مناظر شیعہ

حضرات! سچ ہے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا میں پھر وہی بلا عرض کرتا ہوں

کہ حضرت اسماء و فاطمہ کو پاکیزہ بچہ کر کے تھیں یا گناہ بچہ کر۔ اگر گناہ بچہ کر کے تھیں تو پھر ان کی پاکیزہ منی کہاں؟ اور اگر پاکیزہ بچہ کر کے تھیں تو اعتراض کیسا ہے۔ مولوی صاحب کی حالت پر مجھے غور عم آتا ہے۔ اب اسی کو متعہ کے خلاف تو کوئی دلیل نہیں ملتی، اس لئے فرماتے ہیں کہ متعہ کرنا اور بات ہے اور پاکیزہ ماننا اور بات ہے۔ یہ ان کے اپنے ہتھیار ہیں اور صحابہ کرام کی بیویوں پر حملہ ہے۔ اگر کام پاکیزہ نہ ہوتا تو کون کیوں؟  
مولوی محمد صدیق صاحب کے پاس اگر کوئی جواب ہوتا تو وہ ضرور دیتے۔ مگر متعہ کے درجات تو حرم جہنم، خدا و رسولؐ و آلہ طہارین علیہم السلام ثابت ہوتا ہے اس کے درجات کیوں نہ ہوں۔ اور شخصیت سے یہ کہ جب عیسائی نے اس کو شامانا چاہا تو اس کے زندہ کرنے کا ثواب کیوں نہ ہر؟ جب کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے (دیکھو) منکواۃ شریف ص ۱۱۹

من تمسک بسنتی عند فساد اقلی فلہ اجر مائتہ شہید  
کہ جس نے میری سنت کو بچھا فسادات کے وقت میں اس کے لئے سو شہید کا ثواب ہوگا۔  
باقی رہ گیا لفظ درجہ سو اس کا مطلب مولوی محمد صدیق صاحب کیا جانیں۔  
دیکھتے تو بڑی شریف ص ۱۱۹

اق الہی اخذنا بہ حسن و حسین و قال من احبنا واحب ہذین  
و ابائہما واقصما کان معی فی درجتی یوم القیامۃ۔  
”حضورؐ نے حسن اور حسینؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ کہ جس نے مجھ سے محبت کی اور ان دونوں کے مال اور باپ سے محبت کی تو وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا۔“

فواہیجے! اس حدیث کا کیا مطلب پڑا۔ کہ کیا وہ شخص رسولؐ میں جانتے گا؟  
یہ مطلب ہے کہ وہ قرب رسولؐ میں ہوگا۔ اگر اس کے لئے قرب رسولؐ کے ہیں تو پھر متعہ والی روایات میں قرب کا مطلب کیوں نہیں لیا جاتا۔ کہ در باپ متعہ عمر کو جوڑ کر کلمہ کو مانے والی شخص محمد و آل محمد علیہم السلام کے قرب میں ہوگا۔ کیونکہ اس نے ان کے مذہب کی تائید کی اور بدعت عمری کا ستیا ناس کیا۔ اور یہی مطلب حضورؐ نے فرماتے منکواۃ شریف ص ۱۱۹



پر صاف اور واضح طور پر فرمایا ہے کہ من احب سنتی فقد احببنی کان معی فی الجنة (رواء الترمذی)۔ کہ جس نے میری سنت سے محبت کی وہ میرے ساتھ ہوگا۔  
 حضرات! یہ ہے درجہ کا مطلب شاید اسی درجہ کی امید میں حضرت اسماء بنت ابی بکر نے متعہ کیا جو۔ باقی رہا آپ کا یہ کہنا کہ مسلم شریف میں ہے کہ متعہ تا قیامت حرام ہے ۵۔ حضرت! اول تو صحیح مسلم تمہاری اپنی کتاب ہے۔ اگر جرات ہے تو کسی شیخ کا نام سے پیش کر دو کیونکہ دلیل ہمیشہ مسلمات خصم سے دی جاتی ہے۔ اصول مناظرہ کو کیوں چھوڑتے ہو۔ اگر مسلم شریف کے مطابق تا قیامت متعہ حرام ہو گیا تھا۔ تو رسول خدا کے بعد صحابہ کرام حضرت ابو بکر کے بعد میں اور نصف خلافت حضرت عمر تک منشی منشی آئے اور پھر روئے پر کیوں کرتے رہے۔ فلا آنکھیں کھول کر اپنی صحیح مسلم جلد اول ماہ ۱ کی یہ روایت دیکھو۔ سنئے اخبار فی ابوالزبید قال سمعت جابر بن عبد اللہ یقول کنا نسلم بالقبضة من الثمر والذیق الا یام علی عہد رسول اللہ و ابی بکر حتی نعنی عنہ عمر فی شان۔  
 کہ حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں۔ کہ ہم زمانہ رسول خدا اور خلافت ابی بکر میں برابر متعہ کرتے رہے۔ حتی کہ عمر نے اپنی کسی مصلحت سے اس کو منع کر دیا۔

پس پھر کیا تھا۔ مولوی محمد صدیق صاحب سے کوئی جواب بن نہ پڑا۔ آخری پانچ مرتبہ بھی لے۔ مگر یوں دم و کم کی اپیل کے بیٹھ گئے کہ بجا تیرا مناظرہ بخیر و خیر ختم ہو گیا۔ خدا را فرمے نہ لگاتا اور تالیاں نہ بھانا۔ مگر شیخ برہنہ سترت سے درہ کے فرسے لگائے اور قصائد پڑھے۔ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب مدظلہ کے گلے میں تقریباً تین صد روپیہ کا بار پروکھ ڈالا گیا۔

اسی وقت مندرجہ ذیل افراد نے بشیر ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور شیخ مدظلہ علیہ السلام صاحب بخاری دام اقبالہ باوجود سختی ہونے کے مولوی محمد صدیق صاحب کی لا جوابی خدمت اور بے اعتدالی دیکھ کر ان کو چھوڑ گئے اور شیخ مدظلہ کے مناظر کی تہذیب، تعلیم اور مذہب حق کے دلائل سے بہت متاثر ہوئے۔ مبلغ اعظم کے گلے میں سادات پڑھ اکبر شاہ نے مبلغ تین روپیہ کے نوٹوں کا بار ڈالا۔ عوام نے فرط خوشی سے

فلک شگافی فرسے لگائے۔

- ۱۔ حافظ عبد الرحمن صاحب ساکن واہی جن شاہ۔ فارغ التحصیل مدرسہ دارینی۔
- ۲۔ مجتہد قوم کھواہرو۔ ۳۔ غوثوں کھواہرو ولد جندوہ۔ ۴۔ برکت علی بھٹائی۔
- ۵۔ الہیش ولد جام دیو۔ ۶۔ جمال ساکن بٹی گل محمد۔ ۷۔ جام مقبول ساکن واہی جن شاہ۔ ۸۔ جام قابل ساکن۔ ۹۔ جام کبیر حسین ساکن باگوں۔ ۱۰۔ بڑے بڑے عالم اہل سنت والجماعت کے نام مصلحتاً نہیں دیتے گئے۔ علاوہ غازی پور۔ حلقہ محمد عباسیال ریاست بہاولپور میں تقریباً ۱۱ گھر غوثیت مذہب حق کا اعلان کر چکے ہیں۔

## اہل حدیث حضرات سے ایک اور مناظرہ

یہ مناظرہ بتاریخ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۵ء بمقام لاہور میں متعلق شیعہ مرید کے ضلع شیخوپورہ میں جماعت اہل حدیث سے ہوا۔ کوٹ بہار میں مولوی محمد صدیق صاحب کی شکست سے اہل حدیث طبقہ مالوس ہو چکا تھا۔ آپ خدا آپ کی طرف حافظ عبد القادر صاحب دہلوی بھر علماء اہل حدیث کی میت میں اور اپنے شیخ الحدیث جناب مولوی عبداللہ صاحب روپڑی کے زیر سایہ شیعہ مناظر حضرت مبلغ اعظم مولانا مولوی محمد اسماعیل صاحب مدظلہ کے مقابلہ پر تشریف فرما ہو گئے۔ مگر آپ خالق کونکرانہ کے باوجود مولوی محمد صدیق صاحب سے بھی پست ہمت ثابت ہوئے۔ حق تعالیٰ اور پست درجہ ذیل کی جاتی ہے۔

موضح لاہور سے ایک گجروں کا موصوف ہے جن کے فائدہ مالک چھ درہی حاجی سلطان خاں صاحب ہیں۔ اس مناظرہ کی ابتداء توں ہوئی کہ چھ درہی دل میں نہایت ساکن بھیاں ضلع شیخوپورہ کو عالی جناب مولانا القاب حاجی سلطان خاں صاحب کو کس اعظم لاہور سے نے اس کو شیعہ ہونے کی وجہ سے بہت ہی سست کہا۔ شیخ کہ اس کو شیعہ ہونے کی وجہ سے اسلام سے خارج کرنے کی کوشش کی۔ اور چھ درہی دل میں نہایت علم تھا۔ مولانا مولوی صاحب کے حملہ کی تاب نہ لا سکا اور کہا کہ میں کوئی مولوی نہیں ہوں۔ اگر ہوں

کوفہ عالم ہوتا تو آپ کی ہر بات کا جواب دے دیتا۔ اس پر جناب پھر درسی سلطان صاحب  
 رئیس اعظم نے ان کے لئے انرا و مر اس شام نہ و آداب خسروانہ فرمایا کہ اگر وہ جو کچھ کہیں ہم  
 اگرچہ سختی میں لیکن ہم جانیوں کا خرچہ برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اپنے اپنے علماء  
 کو بلا کر ہماری کوٹھی پر منظرہ کر کے مسائل کا تصفیہ کر والو۔ ہم خرچہ بھی برداشت کریں گے  
 اور انتظام بھی کریں گے اور انشاء اللہ انصاف بھی کریں گے۔ اس پر پھر درسی دل محمد  
 اور مولوی محمد شعیب امام مسجد اہل سنت نے اپنے اپنے علماء بلائے کا انتظام کیا اور صبح  
 ۲۶ دسمبر ۱۹۵۹ء ہر ایک مقرر ہوئی۔ جس پر اہل حدیث کے تقریباً دو تین جبر علماء بھی گئے  
 جن میں حافظ عبداللہ ریشی اور حافظ عبدالقادر اور حافظ عبدالرحیم کے خصوصاً  
 اساتذہ گرامی قابل ذکر ہیں۔ اور شیعہ کی طرف سے پھر درسی دل محمد کی ہر تنگ و دو  
 کے باوجود صرف مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب ہی میدان مناظرہ میں پہنچ سکے۔  
 اس مناظرہ میں چار موضوع مقرر ہوئے تھے۔

۱۔ ائمہ المؤمنین حضرت عائشہ اور اعتراضات شیعہ

۲۔ خلافت اصحاب ثلاثہ

۳۔ مسئلہ متعہ

۴۔ مسئلہ اہم حسین علیہ السلام

وقت مقررہ پر علماء اہل حدیث جنگ جمل، اور سورۃ تحریم اور مسئلہ متعہ سے  
 اپنی قصہ اندیشی کے پیش نظر ویسے ہی جواب دے گئے اور مسئلہ خلافت سے بھی جھگڑتے تھے  
 مگر مبلغ اعظم نے کہا کہ حضرات! کم از کم دو موضوع تو ہوں لیکن وہ اپنی درباب دعوت  
 اور شرک خاص تیار ہی کے ماتحت کے ماتحت صرف مسئلہ تم پر ہی بحث کرنا چاہتے تھے۔  
 مگر بعد مشکل لوگوں کے اصرار سے مسئلہ اصحاب ثلاثہ زیر بحث آیا۔ مگر پھر ان کی خلافت  
 کے اثبات سے پہلو تہی کرتے رہے اور صرف ایمان ثلاثہ پر بحث کرنا چاہتے تھے مگر  
 مبلغ اعظم نے فرمایا کہ حضرات! آپ ان کے ایمان کو کیوں زیر بحث لاتے ہو۔ اگر  
 خلافت راستہ ثابت ہوگی تو سب کچھ ثابت ہو جائے گا۔ کیونکہ خلافت کے لئے ایمان  
 کا شرط اول ہے (۱) اگر وہ خلافت پر قبضہ نہ کرتے تھے علیہ السلام سے بیکبر و بیعت نہ  
 مانگتے۔ (۲) سیدہ خاتون نہ ہوتی۔ (۳) واقعہ احراق۔ (۴) اور قرطاس ہوتا تو شاید

ہم ان کے ایمان سے تشریح بھی نہ کرتے۔ فساد و فتنہ کے سدا و صرف مسئلہ خلافت کے لئے ان کی  
 لوگوں کے بعد امر سے ان کو منوا یا گیا۔ مگر پھر پھر سے وہ دھڑکتے تھے وہی پرانی طرز  
 ثابت نہ کر سکے۔ پھر اس بار بڑی بحث ہوئی کہ مسئلہ اہم پر بحث مقدم ہے یا مسئلہ خلافت  
 علمائے اہل حدیث اس پر ہندو تھے کہ چاہئے تاہم پر بحث ہو۔ مبلغ اعظم نے فرمایا کہ  
 مارو تو یہاں! روئیں گے بعد میں۔ مسئلہ اہم کسی طرح بھی مسئلہ خلافت پر مقدم نہیں ہو سکتا  
 نہ طبعاً نہ شرعاً نہ اصولاً نہ تمہاری سابقہ فہرست کے مطابق۔ چنانچہ انہوں نے مسئلہ خلافت  
 ۲۶ اور مقدم کیا۔ ۲۶ دسمبر وقت پورے گیارہ بجے مناظرہ شروع ہوا۔ ہزاروں کی  
 تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ صدر مناظرہ مبلغ مقرر ہوئے۔ چنانچہ جب قیام قرآن کریم  
 مناظران جانب اہل حدیث حافظ عبدالقادر صدیقی۔ حافظ ابوالکلام صاحب معاون  
 حافظ عبداللہ صاحب۔ مناظران جانب شیعہ مبلغ اعظم بذلہ اعلیٰ مولانا محمد اسماعیل صاحب  
 صدیقی مولانا دین محمد صاحب و اعظم ساکن احمد آباد۔ حلف نظام حاجی سلطان خاں  
 صاحب کے فرزند ان گرامی۔ خصوصاً پھر درسی خلائق صاحب اور مسئلہ اوقات پھر درسی  
 فضل احمد صاحب مقرر ہوئے۔ اس مناظرہ میں جو قیام ذکر کیا گیا ہمیں وہ یہ ہیں۔ پھر درسی  
 صاحبان کا اہل و انصاف اس قابل ہے کہ اس کی حقین بھی تشریف کی جائے کہ کس سے کیا خیال  
 ہے جتنے بھی مناظرے ہوئے ہیں یا جو ہو سکتے ہیں ان کے ایسے مسائل اور عادلانہ جواب کیونکر  
 دینا ہم نے نہیں دیکھے۔ رشید تھی کو ایک ایک جگہ بنایا اور کھانا کھلائے عزت و احترام سے  
 پیش آئے۔ وہاں مناظرہ کئی غیر ذمہ دار کو چون و چرا نہ کرنے دیا۔ حالانکہ مجمع ہزاروں  
 کی تعداد میں تھا اور پولیس کو پوری تسلی کرادی اور مناظرہ اپنے حق انتظام سے ٹھیکہ دار  
 آخر اہل حدیث مولوی شعیب مناظر کی آخری تقریر سے بیکر بھاگ چاہتے تھے اور اعتراضات کے  
 جوابات سننے میں شور مچانا چاہتے تھے۔ مگر اللہ اکبر خدا کے بندوں کا انصاف فوراً انہیں سب  
 کو لایا بٹھا یا کہ ایک ایک کرسی پر بٹھا اور پھر تقریر کرنے کا حق شیعہ مناظر کو دیا۔  
 اور آخر فیصلہ بھی فرمایا کہ اگر ہم شیعہ میں مگر ہم کہے بغیر نہیں نہ سکتے کہ ان کا عقیدہ  
 غیر عقل اور غیر قرآن کھنکھو کرتا رہا اور شیعہ مناظر نے تمام جوابات دے دیے اور پھر وہ  
 میں شیعہ کا میاں رہا۔ جس پر کیا تھا۔ حلقہ اہل حدیث میں صاف ماتم پھیل گئی، پھر نے آخر سننے  
 اس وقت میں ہندو ہر گئی۔ اس وقت شیعہ تھی کہ زبان پر تھا کہ شیعہ کا مولوی خاتون ملک، مستور



عالم اور شیعہوں ہے۔ ایسے عالم سے مناظرہ کیلئے کوئی خاص عالم چاہیے۔ یہ معمولی قلم آپ کا  
مقالہ نہیں کر سکتے۔ علامہ احمد رضا نے جو اس مناظرہ میں بے اصولیاں بے اعتدالیاں اور  
بے علمیاں کی ہیں وہ ہیں۔ اول اصول کو جوڑ کر قرون کو مقدم کرنا چاہتے تھے۔  
دوم اگر خاص میں شرائط نہ کر کے۔ بلکہ اگر ہر عام رعب عام اور زائر نے ان کو  
جوڑ کر اور مستطاف پر پچھلے بحث کرو۔ پھر مسئلہ مابین جس قدر زور دے رہے تھے،  
اگر کارکن بھی نہ دیکھ سکے۔

اپنے مسلمان سے انکار کیا۔ شاہ جہد العزیز محدث دہلوی کی اکثر اشہاد میں کے ثانی سے  
انکار کیا۔ حدیث عربیہ احمدیہ میں ضعیف میں فرق نہ کر کے۔ فقط سقیفہ کو کہنے میں منصف کے  
منصف کیا اور اس کے علم سے انکار کیا اور جو احادیث مسلمات خود کو جواب چھوڑ گئے۔ فرق  
کالی میں آج کل کی نسبت بہت علی کا عقد نہ دیکھ سکے۔ آخر فرما ساد ہوئے۔  
آخر میں مولوی صاحب کا عقد اور صاحب کچھ لکھنے میں ہوئے کہ اپنے معاد اور مولوی عبداللہ  
صاحب کو جو دیکھ کر ہرگز نہ گئے۔ مناظرہ شیعہ کی روانی، حدیث خوانی شیرانہ تقریریں استدلال مؤثر  
انماز قاری دیدیتا۔ بتا رہی اس تمام علاقہ میں مذہب شیعہ کی صداقت کا سکہ بیچ کر گامائیدہ افشامانہ  
نہرہاں مناظرہ کی ضرورت ہوئی دیشور کے تمام ہونگا۔ کیونکہ عام صداقت مذہب شیعہ کی مقبولیت  
کے قائل ہو کر رہ گئے ہیں اور مولوی صاحبان کے انصاف نے ان شخص کو دم بخود کر دیا۔ مبلغ اعظم  
کی ہمت سے یہ مناظرہ کیا گئے ہو گیا۔ مذہب شیعہ کی اتمام حجت اس علاقہ میں ہو چکی ہے۔ اب  
انشاء اللہ تبار مناظرہ کی ضرورت نہیں۔



# تازک چوٹ

یعنی  
مناظرہ سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي لا ملأ في حكمه ولا ناقص في قضائه ثم انصاف  
والسلام على سيد الانبياء وسند اوليائه فكل اول حيدر و اول ناصر  
ولعنة الله على اعدائهم۔

اقبال بعد صفات! ماہ جنوری ۱۳۹۹ء میں منظرہ ہرگز نہ ہو سکتا۔  
ماہ جنوری کو مناظرہ علاقہ کلاچنگ والا ضلع بہاولپور میں مولوی عبدالغفار لڑوسی سے  
توقعت نہت رسول پر ہوتا۔ کھلے میدان میں آگے سامنے جس میں چالیس آدمی اور پندرہ چالیس  
ولی اللہ پڑھ کر منبر پر چڑھ کر کھڑا ہوا کے سامنے نسبت کا اعلان کر گئے اور کھڑے  
آدھی اس کے اثر سے جہیز ہو گئے۔

اور مورخہ ۲۰ جنوری ۱۳۹۹ء کو گوجرانوالہ میں مسیحا احمدیہ کے احمدی عبداللہ  
محدث مدنی بخاری شریف والد بازار گوجرانوالہ وغیرہ سے مذہب شیعہ کی صداقت انصاف  
حسین علیہ السلام کے جواز پر پڑا اور بہت کا قیام تھا۔ ٹیپ دیکھا دیکھا تھا انصاف احمدیہ کے کیا  
پروچہ ناکام نہ ہونے کے بعد ازل مشاوریہ کے تمام شہر اور علاقہ میں مذہب شیعہ  
کی دعا کا بیجہ گئی۔

آگے مورخہ ۲۹ جنوری ۱۳۹۹ء کو مناظرہ سیالکوٹ بہاولپور ضلع منظرہ ہرگز نہ ہو سکتا۔  
کے مکان میں نہایت حقین اسلام سے تھا۔ جس میں مولوی صاحب سید محمد مولوی صاحب مولوی صاحب  
مولوی صاحب احمد دہلوی بے رہی تھے، سے مسئلہ آل اور عصمت انصاف احمدیہ کے کیا  
مناظرہ ہوا۔ جس میں بے شکہ تعالیٰ مذہب جعفر کو ہر دو مسائل میں بہت کامیابی حاصل ہوئی  
آپوں اور بیگانوں میں ہوا۔ صبح تمام سیالکوٹ میں شیعہ کی دعا کا بیجہ گئی اور

رات مناظرہ میں علماء اسلام نے بیحد کی حالت کا بڑا دیدار کیا۔

اگرچہ اس تمام شرارت کے بالی مہمانی مولوی منظور احمد صاحب جگر اترتے۔  
مگر وہ پہلے ہی پہلے انکم صاحب مدظلہ کی صورت دیکھ کر رادہ قرار اختیار کر گئے اور دیگر علماء ابھریں  
اس میدان کے مرد نہ تھے۔ پھر حال انکو بہت ہی شکست ہوئی۔ جن کو خود ابھریں اور انکی شکست مان گئے  
جن کا اعتراض انہوں نے خود اپنے رسالہ میں کیا ہے۔

خلاصہ رسالہ کشف الغمہ ص ۹ پر لکھتے ہیں کہ مگر اگلے روز عین کہ میں  
بیت انور پر آکر جتنا ابھریں افراد فریق اہل اہلسنت کے اپنی حدیث مناظرے لاتی حدیث و حد  
و احادیث وہ سے اس کا مہمانی پر ہر روز صبح سے ہی اور شیعہ فرقہ کے اس جھوٹے پراپیگنڈے کو اپنے  
باطل و غلط ہر طرح سے کیڑے پھیل کر رہے ہیں کہ ایک اہل اہلسنت مناظرے میدان سے غیب ہٹ گیا  
اور دوسرے کو بھی کوئی خاص کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ لفظ: الحق ما شہدت بہا الاعداء

یعنی: ان کی اس اپنی تحریر میں خود اپنی حدیث اور اہل اہلسنت کا بیان موجود ہے۔ کہ  
مولوی منظور احمد صاحب کو قرار ہو گیا اور دوسرا کامیاب نہ ہوا۔ اب اس سے زیادہ شیعہ کی بڑی  
اور کیا نشانی ہو سکتی تھی کہ اپنے اور پیگنڈے مان گئے۔ مگر انہوں نے اپنی شکست اور شکست کو  
مٹانے کے لئے بہترین ایک رسالہ بنام کشف الغمہ عن تحقیق لفظ الاکل و عصیۃ الکلمہ  
لکھ دیا جس کی ضرورت یہاں تھی۔ کیونکہ مناظرہ کی فہمیت اس وقت آتی ہے جب رسائل و کتب سے  
بات اترتی ہو جاتی ہے اور رسائل و کتب سے فیصلہ نہیں ہوتا تو یہ ایک کے سامنے مناظرہ ہوتا  
ہے اور لوگ شک کو حق و باطل کا فیصلہ خود کرتے ہیں۔ لیکن اگر پھر رسائل شروع ہو جائیں تو  
وہ اب مسلسل لازم آتے ہیں۔ جو باطل ہے۔ حقیقت الامر یہ ہے کہ سیاں لکھنے کے مناظرہ  
میں جو علماء شامل ہوتے وہ اس میدان کے مرد نہ تھے۔ ویسے ہمیں بارہا خان غنی کہلاتے تھے  
ہر کسی کا دل چاہتا ہے مگر اس فن میں بالکل ناہری تھے۔ نہ دعویٰ و دلیل کا پتہ نہ موضوع کی  
خبر نہ تھی کہ اس مسئلہ میں شیعہ شیخی کا اختلاف کیا ہے؟ جانیں کے دلائل کیا ہیں حقیقت کیا  
مجاز کیا؟ مبادی اور اساطیر مسائل کیا ہیں۔ مناظرہ کی ترتیب میں کیا جو مسئلہ میں آیا کہہ دیا۔  
جو لکھ کر دیا۔ اور حق کی کو شیعہ کے خلاف ظلم کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جتنا ظلم میں  
جائے ہیں حقیقت کا اور انک ہوتا جاتا ہے۔ شیعہ قریب آتی ہے۔ لہذا بہتر یہی سمجھتے ہیں  
کہ غلط غلط پر حقیقت جتنا شیعہ کے خلاف ہوتا رہے اچھا ہے۔

جب غلط پرور شیعہ نے بھی بہت غیر اخلاقی سیاست  
میں پلے ہاتھ دی کہ دو جبردار، اٹھو تنظیم کرو، بیج بڑھاؤ، حکومت کو تھریر دو، سب کو  
ریزہ دیویشن پاس کرو، عسکریت صحابہ کو غلط و غلط کرنا ہے۔ کہہ رہے جو حقائق کی طرف توجہ دلا کر  
کے مذہب کے دلائل کا جواب دے سکے۔ اگر دنیا ایسا کر سکتی تو حدیث قرآن میں بھی کم ہوتا  
پر شور و شغب کیوں ہوتا؟ حسب کتاب اللہ کہہ کے حدیث رسالت آج کا انکار کیوں ہوتا؟  
سیدہ میں غلطی کے تقریباً اہل بیت کو کیوں پھوٹا جاتا؟ مسجد بن عمارہ کو انکار کیوں جاتا؟  
غلو توین معتمد کے دعویٰ کے خلاف قرآن کو چھوڑ کر دوسری طرف رخ کیوں ہوتا؟ قرآن انصاف  
کرتی تو ابوالحسن خلافت سے محروم کیوں ہوتے؟ آپ کی خلافت میں باوجود کے طرز کیوں  
ہوتے؟ مصیبت جمل کے سر کے، درجہ کسی، شہادت حسین سب اس سے بھی انصاف  
کے منظر سے اور کیسے ہیں وہ نہ الحق مع علی و انکرا ان مع علی منسلف خود بدستین  
حدیثیں ہیں۔

الغرض ان کا یہ رسالہ کہنا ان کی خفت اور شکست کی نشانی ہے۔ وہ نہ جو کہ میدان میں ہوا  
لوگوں نے سن لیا، قطع کے بعد لکھا گیا۔

مگر آپ ان کے رسالہ کشف الغمہ سے غلط تاثر پیدا ہوا ہے، ہذا غلط  
آرہ ہے یہ کہ اس کا جواب دو۔ اگرچہ یہی فرست نہیں رہا مگر مولوی کی تسکین و تعلق  
کے لئے اس کا جواب ضروری ہے۔

## الجواب

ان کے رسالہ کا نام کشف الغمہ عن تحقیق لفظ الاکل و عصیۃ الکلمہ ہے  
اور اس کا مقصد یہاں سب سے پہلے اس سے شائع ہوا ہے جو بہترین غلط ہے اور گمراہی  
لکھا گیا ہے۔ جو کہ پہلے احکم صاحب نے شیعہ کی طرف سے پیش کیا اس کا جواب اس رسالہ میں  
عشر عشر نہیں۔ کتمان حق پر مبنی ہے۔ حق چھوڑا اور باطل چھوڑا گیا ہے۔ اور ان حدیث  
المعروف و ما بین کے بھی عجب اوارے ہیں جن کی سب سے صرف آج کے مناظرے کے خلاف ہو رہا ہے  
ایک خندہ کا مونہ کی اور وہ شبان اہل حدیث ہے جن کی طرف سے یہ دعوے کی حمایت  
میں رسائل شائع ہو رہے ہیں۔ یہ سب کا کوٹ کا ہار ہے جو انکی غلطیوں کو جوہر بنا



ہے اور حضرت امیر مومنین کو مٹا دیا ہے۔  
 وہابی کی اصل غارت گاہ ہے جن کو علی مرتضیٰ شیر خدائے قتل کیا تھا کیونکہ وہ متشدد  
 اور متعصب فی الدین تھے مگر ان کی اصل مختلف فرقوں میں اب بھی باقی ہے جن سے لیس اوقات بعض  
 علی مرتضیٰ ظہر ہوتا رہتا ہے۔ جیسا کہ مشکوٰۃ شریف ص ۲۵۵ باب المعجزات فصل اول سے  
 چند اقتباسات عرض کرتا ہوں۔

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّ نَهْ أَعْصَانًا يَحْقِرُ أَحَدًا كُمْ مَسْلُوكُهُ مَعَ  
 مَسْلُوكِهِمْ وَصِيَانَهُ مَعَ صِيَانِهِمْ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُونَ قُرْآنَ قَوْمِهِمْ  
 يَقْرَأُونَ فِي الْمَدِينِ كَمَا يَقْرَأُونَ فِي الْقَرْيَةِ

کہ رسالت مآب نے خارجیوں کے مورث اعلیٰ کے قائل سے فرمایا کہ اس کو بھڑوسے  
 یہ اکیلا نہیں ہے اس کے اور بھی ساتھی ہیں جن کے مقابلہ میں تم اپنی غاروں اور رندوں کو حقیق  
 سمجھو گے۔ قرآن پڑھیں گے مگر حلقہ سے نیچے نہ جائیگا سب سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے  
 غیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ایک روایت ہے یخرجون علی خیل فوتمہ من الناس  
 کہ بہترین گروہ کے اوپر غزوہ کریں گے یعنی حضرت علیؑ اور ان کے اصحاب کے خلاف  
 غزوہ کریں گے یعنی شیعہ کے دشمن ہوں گے۔

فی رواية اقبل رجل غائرا العينين فاقى الجبهة كث القبة  
 مشرف الوجنتين مخلوق المراس فقال يا عجمك انى الله فقال  
 فمن يطع الله انا عصيته فيا منى الله عنى اهل الارض لا تامنونى  
 قال رجل قتله فمتعه فلما دق قال ان من ضمنت هذا قوما يقرؤن  
 القرآن لا يجاوز حناجرهم يمزقون من الاسلام مروق السهم  
 من التومية فيقتلون اهل الاسلام ويذعنون اهل الاوثان  
 لئن ادم كتمهم لا قتلهم قتل عاد متفق عليه۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۲۵۵)

ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص آیا، آنکھیں گہری، پیشانی اٹھی ہوئی، ڈانسی  
 گئی، رخسار آبدی، سر مٹا ہوا۔ کہا اسے محمد! خدا سے ڈر حضور نے فرمایا افسوس!  
 اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں تو اس سے ڈرنے والا کون۔ اللہ نے مجھے زمین والوں پر امین  
 بنایا تم مجھے امین نہیں سمجھتے تو ایک صحابی نے اس کے قتل کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا

یہ اکیلا نہیں اس کی قسم اور اصل سے اور بھی ہیں جو اس کے مذہب پر ہوں گے قرآن مجید  
 پڑھیں گے لیکن حلقہ سے نیچے نہ آتے گا۔ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے شکار  
 سے نکل جاتا ہے۔ مشرکوں، بت پرستوں کو چھوڑ کر ان اسلام سے نہیں نکلے۔ اگر کسی  
 پانڈے تو قوم عاد کی طرح ان کو قتل کروں (قتل خوارج کا حق صرف علیؑ اسلام کو  
 تھا اب نہیں ہے)۔

خصومات! خدا خوارج کا عقیدہ، نظریہ، عمل، تحلیل قبول سرکارِ دو عالم  
 پڑھیے کہ کچھ ان بزرگوں کے مشاہد ہیں یا نہیں؟

لقد اکرہ شیعیہ کے خلاف رسائل نہ لکھیں اور پورے بیگڑ و نوکری اور یزید  
 کی حمایت میں رسائل نہ لکھیں تو اور کیا کریں۔ منافقوں کو حضرت علیؑ سے بغض تھا کہ ان  
 نے ہمارے بزرگوں کو اُمداد، ہمدردی، خندق میں قتل کیا۔ لہذا اس بغض کا اظہار  
 اب تک ہوتا رہتا ہے۔

## مذہب شیعہ کی تصدیق اور تحقیق

برسائے کشف الغمہ کی پہلی سطر میں ہی شیعہ عقائد پر حملہ کر دیا گیا ہے کہ یہ رافضی  
 سے بڑے بڑے فرقہ سے ہے حالانکہ حق حضرت علیؑ کے ساتھ ہے اور قرآن حضرت  
 علیؑ کے ساتھ ہے اور جنت حضرت علیؑ کے ساتھ ہے اور اللہ ان کے ساتھ ہے اور رسول اللہؐ بھی  
 حضرت علیؑ کے ساتھ ہیں اور شیخہ حضرت علیؑ علیہ السلام اور ان کی خلیفہ اور اولاد کے  
 لئے دے مذہب کا نام ہے۔

شیعۃ التحل بالعیسایا بعدا والضاہد وعتہ باق طرب  
 هذا اسم علی کل من تیوئی علیا واصل یتیم حتی صلا اعمل لہم جناحیا۔  
 تاسوس اتفاقات ص ۴ مجید میر محمد کسی مرد کے تاجہاروں اور عوام کے  
 کو شیعہ کہتے ہیں اور یہ اسم بالظہر ہے ان کو کہ جو حضرت علیؑ اور ان کے اولاد پر  
 محبت کرتے ہیں حتیٰ کہ ان کا خاص نام ہو چکا ہے۔

مقدمہ فتح الباری ص ۱۱۰ جلد ۱ میں ہے۔ والشیخ عیبة علی وعتہ

پ۔ من صدامہ من ابي بلور و عمرو و نحو غالی فی شیعہ کہ مذہب  
شیعہ حضرت علی کی محبت اور صحابہ کرام پر ان کو مقدم کرنے کا نام ہے۔ پس جس شخص نے  
حضرت ابوبکر اور عمرؓ کو ان کو مقدم کیا وہ غالی شیعہ ہے۔

تقریباً ۱۱۰۰ شیعہ مشہور ہیں شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں۔  
اولاً کہ یک شیعہ طبقہ شیعہ جماعت از مہاجرین و انصار و تابعین ایشانند کہ  
مشایعت و متابعت حضرت مرتضیٰ نمودند و در وقتیکہ جناب ایشان خلیفہ شدند و  
مقامت صحبت اختیار نمودند و مہاجرین ایشان جنگ نمودند و مطیع امر و نواہی ایشان  
ماندند و ایشان را شیعہ مخلص گویند و ابتدائے این لقب در ۳۳ بود از ہجرت۔  
توجہ بہ کہ پہلے جو لوگ لقب شیعہ سے مشہور اند منسوب ہوئے وہ صحابہ کرامؓ سے تھے  
مہاجرین اور انصار اور تابعین کی وہ جماعت جنہوں نے معاویہ کے مقابلہ میں حضرت علی  
کی تاجدار کی اہم پیروی کی۔ جب جناب ان کے خلیفہ ہوئے اور ان کی صحبت و اختیار کی  
اور ان کے دشمنوں سے جنگ کی اور ان کے امر و نہی کے مطیع ثابت ہوئے ان کو شیعہ مخلصین  
کہتے ہیں۔ اس لقب کا ابتدا ۳۳ ہجری میں ہوئی۔

پچھے حضرت! یہ ہے شیعہ کی ابتداء من حیث الجماعت و نہ من حیث  
الاعتقاد و الاصول تو ابتدائے آخر میں سے مذہب شیعہ چلا آیا ہے۔ شرح  
مراقف ص ۱۰۱ میں اہل اثنیت کے علم کلام اور عقائد کی معتبر کتاب انصاف  
الکتابۃ میں کیا را الفرقۃ الاسلامیۃ و فیئۃ الشیعۃ ہم ائینہ من شایعوا  
عزیزاً قالوا انہ الامام بعد رسول اللہ بالحق اما حلیاً و اما حقیقاً  
و اعتقدوا ان الامامۃ لا یخرج عنہ و عن اولادہ و ان حواریہ  
قالا یظلم یحکون من غیرہم۔

تقریباً ۱۰۰۰ کہ اسلام کے بڑے فرقوں میں سے بڑا فرقہ شیعہ ہے اور شیعہ  
وہ ہیں جنہوں نے حضرت علیؓ کی پیروی کی اور اس باب کے قائل ہوئے ہیں کہ علیؓ ہی کا نام ہے  
بعد سرکار و وہ امام کے نص کے ساتھ بخدا و نص جبرائیل افضی۔ اور شیعہ لایہ کجا اعتقاد ہے  
کہ امامت حضرت علیؓ اور ان کے اولاد سے باہر نہیں جاسکتی۔ اگر کسی امامت باہر گئی ہے تو  
یا علم سے کٹی یا تقیہ سے۔

## مذہب شیعہ قرآن مجید میں

قرآن من شیعۃ لا یؤاھدہم فی۔ سورۃ انفصاف۔ اور محققین تابعین  
اس کے البتہ ابراہیم ہے۔ ترجمہ از شاہ رفیع الدین  
دہر آشکارا تاج نوح بود ابراہیم۔ ترجمہ از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی  
دہر آشکارا تاج نوح بود ابراہیم۔ ترجمہ از شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی  
اور ان کے طریق و قول سے ابراہیم کہتے۔ ترجمہ از شریف ص ۱۵۲  
اور نوح کے طریق و قول سے یعنی متفق فی اصول میں ابراہیم کہتے۔ تفسیر بیان القرآن  
مکملہ۔ چوتھی قطع مطبوعہ عربہ تاج پٹی اور تفسیر مروج القرآن ص ۱۰۱ میں۔ تحقیق تابعین  
کرنے والوں نوح کے سے البتہ ابراہیم ہے۔ یعنی اصول شرع کے میں اندر طریق توحید کے میں  
تاجدار اس کا تھا۔

ہم نے آئے طریق کے متعدد ترجمہ اس نے نقل کئے ہیں تاکہ غلط تاویل میں نہ گرنے  
کچھ شراہائیں اور غلط تاویلات سے باز آجائیں۔ اب ہم ان اسات کی مشہور و معتبر تفسیریں  
اس آیت کے متعلق نقل کرتے ہیں تاکہ ایک صحیح کیلئے سادہ کیلئے میں اساتذہ ہر جائے۔

## ان من شیعۃ لا یؤاھدہم کے متعلق عربی تفسیریں

و ان من شیعۃ ای متبعین تابعین اصل النعمان لا یؤاھدہم و  
ان طال النعمان بینہما و موافقان و ستمائۃ و اربعون سنۃ و کان  
بینہما ہود و صالح۔ تفسیر ملازمین ص ۱۵۲  
اور تحقیق شیعہ سے یعنی حضرت ابراہیمؑ ان لوگوں میں سے جنہوں نے حضرت نوحؑ و ہودؑ و صالحؑ



کی اصل دین میں تابعداری کی۔ اگرچہ ان دونوں کے درمیان لمبا عرصہ گزر چکا تھا۔ یعنی دو ہزار چھ سو چالیس سال گزر چکے تھے۔

تفسیر بیضاوی ص ۱۳۲ جلد دوم علی حاشیہ القرآن مطبوعہ مصر۔ وان من شیعته ممن شایعه فی الایمان و اصول الشریعۃ کہ حضرت ابراہیم نور علیہ السلام ایمان اور اصول شریعت میں تابعدار تھے۔

حاشیہ بیضاوی شیخ زادہ ص ۱۵۱ متن شایعه فی الشریعۃ اصولہا و فروعہا و شیعۃ الرجل اتباعاً و انصافاً من شایعه شیاعاً فی تبعہ۔ کہ حضرت ابراہیم ان لوگوں سے جو حضرت نور کی شریعت، اصول اور فروغ میں تابعدار تھے اور شیعہ کے معنی تابعدار کے اور مددگار کے ہیں۔

## بقول صحابہ اور تابعین اس آیت کی تفسیر

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَآلِهِ مِنْ شِيعَتِهِ لِأَبِرَاهِيمَ يَقُولُ مِنْ أَهْلِ دِينِهِ وَقَالَ لِحَاجِبِهِ عَلَى مِنْهَا جِهَةٌ

تفسیر ابن کثیر جلد چہارم ص ۱۸۹ حضرت عبداللہ بن عباس ترجمان القرآن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے اے من شیعۃ لایبراہیم کے معنی یہ ہیں کہ حضرت ابراہیم حضرت نور کے اہل دین سے تھے اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے طریقہ اور سنت پر چلنے والوں میں سے تھے۔

ابن کثیر کی مشہور تفسیر فتح القدیر ص ۲۸۹ جلد چہارم ص ۱۸۹ میں ہے۔  
ثم سبحانه قصة ابراهيم وبنه ائمة متن شائع نوحداً فقال و  
ان من شيعته لايبراهيم أي من اهل دينه وامن شايعة وواقف  
على الدعوة الى الله والى توحيدة والايमान به۔

پھر اللہ تعالیٰ نے قصہ حضرت ابراہیم کو ذکر فرمایا اور بیان کیا کہ حضرت ابراہیم ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضرت نور کی پیروی کی اور موافقت کی اللہ کی طرف

دعوت دیتے ہیں اللہ کی طرف اور اس کی توحید اور اس کے ساتھ ایمان لاتے ہیں۔

## فضائل شیعہ اور حدیث شریف

اب ہم اہل حدیث اور اہل ائمتہ کی مستند تفسیروں سے چند اہل فضائل شیعہ خیر البریہ کے قول کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ جن کو حق سے بھرے کہا جا رہا ہے قرآن و حدیث میں ان کی اصل کیا ہے۔

پہلے اہل حدیث کی معتبر تفسیر فتح البیان مصنف نواب صدیق حسن بھڑالی ص ۳۳۲ جلد دوم مطبوعہ مصر میں ہے۔

عن جابر بن عبد الله قال كنا عند النبي صلى الله عليه وآله وسلم فاقبل عني فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم والذى نفسي بيده ان هذا وشيعته لهم الفائزون يوم القيامة ونزلت ان الذين آمنوا الآية فهاج محمد صلى الله عليه وآله وسلم اذا قبل قالوا قد جاور خيرا البرية۔

حضرت جابر ابن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرت علی علیہ السلام تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ تحقیق یہ علی اور اس کے پیغمبر قیامت کے دن کامیاب ہوں گے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ان الذین آمنوا وعلوا الصالحات اولئک هم الخیر البریۃ۔ اس دن سے جب بھی حضرت علی آئے

تو صحابہ کرام ان کو خیر البریہ کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ کہ خیر البریہ آیا۔ خیر البریہ یعنی تمام مخلوق سے بہتر اور افضل۔ اس حدیث سے حضرت کی افضلیت اور شیعہ کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ قرآن کا مذہب اور رسول اللہ کے فرمان کا مذہب ہے حق لہ۔ مگر باوجود مذہب شیعہ کی بنیاد بنی قائم ہے ان میں دو عقیدے بڑے اہم ہیں۔

۱۔ جس طرح نبی موصوم اور واجب اطاعت ہوتے ہیں اس طرح شیعوں کے امام بھی

معصوم ہیں اور نجات کے لئے ان کی اطاعت ضروری ہے۔

## الجواب

بیشک شیخ کا عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء اور ائمہ ظاہرین معصوم ہیں اور واجب الاطاعت ہوتے ہیں۔

کنا قال شیخنا الصمد وفق اعتقادہ بنور اللہ مرقدة  
اعتقادنا ان حجج اللہ علی خلقہ بعد نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الائمة  
الاثناعشریہ وھم امیر المؤمنین علی بن ابی طالب ثم الحسن ثم الحسين  
ثم علی بن الحسین ثم محمد بن علی ثم جعفر بن محمد ثم موسی بن جعفر  
ثم علی بن موسی ثم محمد بن علی ثم علی بن محمد ثم الحسن بن علی  
ثم محمد بن الحسن الحجة القائم بامر اللہ صاحب الزمان وخليفة الرحمن  
فی أرضہ الحاضرة فی الا مہد الفایب عن الابصار صلوة اللہ علیہم  
اجمعین واعتقادنا فیہم انہم اولوالمراتذین امراء الدین  
بطاعتہم واتھم شہد اعز علی الناس وانھما ابواب اللہ والستبیل  
بیۃ الادلاء علیہم واتھم مہبط علیہم وتواجیہ وحیہ وارکان وحیہ  
واتھم معصومون من الخطا والزلل واتھم ائذین اذهب اللہ عنہم  
الرجس وطہرہم تطہیراً وانھم المجرات والدلائل وانھم امان  
لاهل الارض کما ان یجوز السماء امان لاهل السماء وشملہم فی ہذہ  
الامة کسفینة نوح من رکبھا نجی او کباب حطۃ واتھم عباد اللہ  
المتکرمون ائذین لا یسبقوا ائذہ بانقول وھم بامور یعملون  
ولعنتہ فیہم ان حبہم ایمان بفضلہم کفر وان امرہم امر اللہ  
ونہیہم نہی اللہ وطاعتہم طاعة اللہ ومعصیتہم معصیة اللہ  
وولیہم ولی اللہ وعدہم وعد اللہ ونعتقد ان الارض لا تقبلوا  
من حجۃ اللہ علی خلقہ واما ظاہراً مشہوراً واما خائفاً مغوراً  
ولنعقد ان حجة اللہ فی أرضہ وخلیفۃ فی عبادۃ فی زماننا

هذا هو القائم المنتظر محمد بن الحسن بن علی بن محمد بن علی بن  
موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم  
السلام وائذہ هو ائذی اخبرہ النبی عن اللہ باسمہ ونسبہ وائذہ  
هو ائذی یملأ الارض قسطاً وعدلاً کما ملئت ظلماً وجوراً وائذہ  
هو ائذی ینظر اللہ بہ دینہ لیظہرہ علی الدن والدین  
کثرة المشرکون وائذہ هو ائذی یفتح اللہ علی یدہ  
مشارق الارض ومغاربہا حتی لا یبقی فی الارض مکاناً الا نویدی فیہا  
بالاذان ویكون الة ین کلمہ اللہ وائذہ هو المہدی اخبر بہ  
النبی وائذہ ائذی اخرج نزول عیسی بن مریم یشعلی خلفہ و  
یکون المصلی اذا صلی خلفہ کمن کان مصلیاً خلف رسول اللہ لا یموت  
خليفة ولنعقد انہ لا یجوز ان یکون القائم غیرہ بقی فی  
غیبة ما بقی ولوبقی غیبتہ عموالہ نیام یکون القائم غیرہ  
لان البقی عموالہ نیام یکون والقائم غیرہ لا فی النبی والائمة  
ولوا علیہ باسمہ ونسبہ وبہ نصوا وبہ بشروا صلوات اللہ  
علیہم اجمعین وقد اخرجت ہذا الفصل فی کتاب  
الہدایۃ۔

## باب الاعتقاد فی العصبة

قال الشیخ ابو جعفر اعتقادنا فی الانبیاء والاصیاء والاملاک  
واتھم معصومون مطہرون من کل ونس۔ واتھم لایۃ نبون  
ذنباً لا صغیراً ولا کبیراً ولا یعصون اللہ ما امرہم ویفعلون  
ما یؤمرون ومن نفی عنہم العصبة فی شئ من احوالہم فقد  
جعلہم فہوکافروا اعتقادنا فیہم انھم معصومون موصوفون  
بالکمال والتمام والعلم من اولئک امورہم واولئک  
یوصفون فی شئ من احوالہم بنقص ولا عسیران ولا جہل۔



توحیدہ۔ اور ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ جناب رسول خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مخلوقات پر حجت خدا حضرات آخر اثناعشر ہیں۔ ان سب سے اول حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہیں حضرت امام حسن پیرام حسین پیرام زین العابدین پیرام محمد باقر پیرام جعفر صادق پیرام موسیٰ کاظم پیرام علی رضا پیرام محمد تقی پیرام علی نقی پیرام حسن مجتبیٰ پیرام حضرت جنت علیہم السلام خلیفہ ہوئے و ہامسین امام حکم خدا کو قائم کرنے والے امام زمانہ زمین پر خلیفۃ اللہ شہروں میں موجود نظروں سے غائب ہیں خدا کی رحمت اور وعدہ ان حضرات پر نازل ہو۔

ان بزرگوں کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ یہ حضرات صاحبان امر ہیں جن کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا ہے۔ اور یہ حضرات تمام آدمیوں کے گواہ اور علم الہی کے ادب اور اس کی طرف پہنچنے کے لئے راہ اور دلیل ہیں اور اس کے علم کے خزن ہیں اور اس کی وحی کے ترجمان اور کائنات ہیں۔ وہ سب کے سب حفاظوں اور لغزشوں سے معصوم ہیں اور یہ وہی حضرات ہیں جن سے خدا نے پلیدی کو دور رکھا، اور جتنا چاہتے تھے آسمان و زمین کے پائیزہ بنایا۔ ان کے پاس معجزے اور دلیلیں تھیں۔ یہ حضرات تمام اہل زمین کے واسطے امان ہیں جس طرح کہ ستارے اہل آسمان کے لئے امان ہیں اور ان بزرگوں کی مثال اس آفت میں کشتی نوح کی مانند ہے اور یہ سب خدا کے بزرگ بندے ہیں جو کسی بات میں اس پر سبقت نہیں لے گئے اور اس کے حکم کے مطابق عمل کرتے رہے اور ہم ان حضرات کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کی حجت ایمان ہے اور عداوت ان سے کفر ہے۔ ان کا حکم خدا کا فرمان ہے۔ ان کی ممانعت خدا کی ممانعت ہے۔ ان کی پیروی خدا کی اطاعت ہے۔ ان کی نافرمانی خدا کی معصیت ہے۔ ان کا دوست خدا کا ولی ہے اور ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ اور یہی ہمارا عقیدہ ہے کہ زمین خالی نہیں رہ سکتی ایسے شخص سے جو بندگان خدا پر اس کی حجت اور گواہ وہ ظاہر و شہور ہو یا غائب اور پوشیدہ ہو۔

اور ہمارا عقیدہ ہے کہ زمین پر خدا کی حجت اور ہندوں پر اس کا خلیفہ اس زمانہ میں حضرت قائم منتظر علی بن الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام ہیں۔

اور یہ وہی جناب ہیں جن کے نام و نسب کی حضرت نبی نے خبر دی تھی اور آپ اہل بیت کو مدد اور داد سے اس طرح بھر دیں گے کہ جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

اور آپ ان کے ذریعہ سے اللہ اپنے دین کو ظاہر کر کے تمام دینوں پر اس کی غالب کر دے گا۔ اگرچہ مشرک اس سے کراہت کریں گے اور اللہ ان حضرات کے ہاتھوں پر زمین کو مشرق سے مغرب تک فتح کر دے گا یہاں تک کہ زمین پر کوئی جگہ باقی نہ رہے گی۔ مگر یہ کہ اس جگہ سے آواز آکائنات آئیں گی اور ساری دنیا میں خدا ہی کا دین ہوگا۔

اور یہ جناب وہی مہدی ہیں جن کی خبر رسول اللہ نے دی ہے اور جبکہ یہ جناب ظاہر ہوں گے تو اس وقت حضرت عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اور ان حضرات کے پیچھے نماز پڑھنے والا ایسا ہوگا کہ اس نے رسول اللہ کے پیچھے نماز پڑھی ہو۔ کیونکہ وہ حضرت جناب رسول خدا کے خلیفہ ہیں۔

اقدام یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان جناب کے ہوا کوئی شخص قائم نہیں ہو سکتا اگرچہ وہ جناب طوفانی مدت تک غائب ہیں اور آئمہ اہل بیت نے ان حضرات کے نام و نسب کو بتو دیا ہے اور خلافت آنحضرت پر نقی فرما دیا ہے اور ان کے ظہور کی بشارت دی ہے۔ خدا کا وعدہ ان پر نازل ہو میں نے اس شخص کو کتاب الہدایہ میں درج کیا ہے۔

## حضرت کے متعلق عقیدہ

شیخ ابو جعفر نے فرمایا ہمارا اعتقاد ہے ان اور وصیوں اور فرشتوں کے بارے میں ہے کہ یہ سب معصوم ہیں۔ ہر قسم کی نجاست سے پاک ہیں۔ آسمانوں کے بھی گناہ نہیں کیا۔ یہ وصیوں کے یہ حضرات مرگتے ہوئے اور نہ ہی کبیرہ اللہ سے سرزد ہوا۔ یہ حضرات حکم الہی کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ان کو مل دیا جاتا ہے موافق اس کے عمل کرتے ہیں اور جو شخص ان کی عصمت کا کسی حال میں کچھ بھی انکار کرے تو وہ ان سب کے رتبے سے جا ملے ہے اور جو شخص اللہ سے جا ملے ہو وہ کافر ہے۔

اور ہمارا عقیدہ ان حضرات کے بارے میں یہ ہے کہ یہ سب معصوم اور بے گناہ ہیں۔ ہر ایک کمال ان تمامیت صفات اور علم سے موصوف ہیں کہ جو حال میں یہ حضرات کچھ بھی نقصان

اور جہالت سے متصف نہیں ہو سکتے۔ (دریہ طریقی اعتقاد و شیخ صدوق مطبوع اشارہ عشری دہلی صفحہ ۲۴ تا ۸۷)۔

## اعتراف سنی و وہابی

شیعہ عقائد (مذہب) سے ہونے والے فرقوں کے دستور کے مطابق گزشتہ صدیوں سے کئی رنگ بستے رہے ہیں مگر موجودہ مذہب شیعہ کی بنیاد منصفانہ ہے ان میں درج ذیل دو عقیدے بڑے اہم ہیں۔

## جواب شیعہ

حضرات! یہ ان سادہ نوح خالی الذہن ہے مطالعہ کنوئیں کے مینڈک مولویوں کی قرآن اور حدیث و تاریخ سے عدم واقفیت کا نتیجہ ہے ورنہ مذہب شیعہ خیر المشرقیہ میں مراۃ مستقیم، سبیل اقوم، عودۃ الوثقی، جل اللہ المتین ہے جس کی بنیاد قرآن و حدیث کے مطابق قہر ابراہیم مجدد مراۃ مستقیم پر ہے۔ اس کے اصول و فروع ثابت از قرآن و حدیث ہیں۔ دیکھو من یوغب عن صلۃ ابواہیم الا من سقہ کہ بے دقوں کے سوا کت ابراہیم سے کون منہ پھیرتا ہے۔ مذہب شیعہ کی بنیاد امام کمال اور شیعہ پر ہے اور یہ یقینوں لفظ شیعہ کے ثابت از ابراہیم بقرآن کریم ہیں۔

## لفظ امام

وَ اِذَا بَسَّیْ اِبْرَاهِیْمَ وَ کُنَّا بِحُکْمَاتِهَا فَاَتَمَّھُنَّ وَ کَانَ اِقْبَ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا وَ کَانَ وَ یَوْمَ ذِی یَئِیُّ قَالَ لَا یُنَالُ عَمَدِیْ اَنْظَرِ لِمَیْنِہِ  
یاس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت ابراہیم کی امامت کا مدار استحقاق بالفضائل اور اقی جامعہ و مقاس امامانہ کی حق پر ہے اور من ذوقیتی سے اختصاص

امامت باوجود حضرت ابراہیم اور لایزال عہد ہی انظار لمین سے امامت کیلئے عصمت کی شرط ثابت اور ہی شیعہ کے اصولی مذہب شیعہ امامت کی وجہ سے امام ہے۔ استحقاق بالفضائل کی وجہ سے افضل کو چھوڑ کر مفضول کی امامت کا قائل اور مجرور نہیں۔ آل ابراہیم کے بعد آل محمد کی امامت کا قائل ہے۔

اوی غیر محصوم کی امامت کو نہیں مانتا جس کی نفی لایزال عہد ہی انظار لمین سے ثابت ہو رہا ہے۔ یہی مذہب شیعہ ہے یہاں پر امام سے مراد نبی لینا خلاف معقول و منقول ہے۔ کیونکہ اعلان امامت سے پہلے ابراہیم نبی تھے۔ یہ امامت کامل محقق تھی ہے۔ بقوت حضور پرورد سرکار دو عالم نور مجسم پر قائم ہے۔ امامت بالنبی کا پہلا امام خلیفۃ الرسول، زودہ قول، شاہ بقوت، مالک ولایت، ہیکر شہادت، عالم راز خفی و محلی مولانا علی قلی ہے کرم اللہ وجہہ و ائید اللہ یدہ کا اظہار اللہ عاصمہ و عترتہ علیہ السلام۔

علی امام من است و من غلام علی  
ہزار حبان گرامی فدائے نام علی  
بقول شاہ شمس علیہ الرحمۃ۔

سبح خدا است راز من  
عیشی علی مبارک من  
اقول فی مداحہ۔

علی زور خدا ہے لم یزل  
علی نے جنگ خندق میں مدد کی  
علی مظهر عجایب کا عنایت کا  
علی قاتل ہے مرعب اور عتبر کا  
علی قاتل ہر کا اور خیر کا

لفظ آل ابراہیم۔ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی اٰدَمَ وَ نُوحًا وَ اٰلَ اِبْرٰہِیْمَ  
آل عمران علی ائمتہ کون ذریعۃ بقضما من بعضہ و اللہ علیہ  
علیہم۔ پندہ۔ آل عمران۔



سیدہ آل محمد کو اسی معنی سے آل سمجھتے ہیں جس معنی میں آل ابراہیم اور آل عمران آئے ہیں اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم اللہ جمید جمید اگر آل عمران میں حضرت مریم اور ان کا بیٹا حضرت عیسیٰ داخل ہیں تو آل محمد میں حضرت فاطمہ اور ان کے بیٹے داخل ہیں۔ اگر آل ابراہیم میں اسماعیل اور اسحاق داخل ہیں تو آل محمد میں حسین داخل ہیں کما قال رسول اللہ۔  
قولہ۔ گزشتہ صدیوں میں کئی رنگ بدے۔

الجواب۔ بفضلہ تعالیٰ مذہب حقہ شیعہ خیر البریہ وہی ہے جو حضرت نوح علیہ السلام سے شروع ہوا۔ حضرت ابراہیم نے اس کی تجدید کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے لئے صاحب کتاب ہو کر آئے۔ اللہ تعالیٰ نے تورات میں اس کی وضاحت فرمائی۔ اِنَّا اَرْسَلْنَا اَیْنُکُمْ سِرًّا مُّؤَلَّا شَہِیْدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَمَّا سَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ وَنُؤَلَّا کہ ہم نے تمہارے ہر طرف رسول بھیجا تم پر گواہ کر کے۔ جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف اس کو بھیجا تھا۔ (سورہ مقل)

معلوم ہوا حضور پیشین گوئی ہیں اور اسی سبب سے قرآن مجید میں ہزار بار حضرت موسیٰ کے قصہ کو تکرار کیا ہے۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دشمنوں کے اندر زندگی بسر کی یہی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا۔ جس طرح حضرت موسیٰ نے فرعون اور اس کے اہل و عیال کو ہر طرح سے مجبور کیا ایمان نہ لائے اور بالآخر حضرت موسیٰ کو بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے ہجرت کرنا پڑی۔ جس طرح ہجرت کے دوران حضرت موسیٰ کے اصحاب فرعون کا تعاقب دیکھ کر گھبرا گئے۔ فَلَمَّا تَرَاءَ الْجَمْعَانِ قَالَ اصْحَابِ مُوسٰی اِنَّا لَنَدْرُکُوْنَ قَالَ کَلَّا اِنَّ مَعٰی رَبِّیْ سَیْهٰدِیْنِ۔ لے۔ الشہداء۔

پھر دونوں جماعتیں ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں تو حضرت موسیٰ کے اصحاب ہل ہی اور ساتھی گھبرا کر کہنے لگے اے موسیٰ ہم تو بکھڑے گئے۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا ہرگز نہیں کیونکہ میرے ساتھ میرا رب و ملا ہے وہ مجھے دریائے پار جانے کا راستہ دکھائے گا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے حسب حکم رت العزت دریا میں عصا مارا، دریا بھٹ گیا، دروازے ہو گئے اور اصحاب موسیٰ پار پہنچ گئے۔ گھبراہٹ بوجہ عدم عرفان اور عدم الہیاتی تھی۔ اس طرح حضور سرکارِ دغا عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی ہجرت کا واقعہ پیش آیا اور کفار

نے آپ کا تعاقب کیا اور آپ کا ساتھی بھی بتقاضائے بشریت مضطرب ہوا اور گھبرا گیا اور روئے لگا۔ اس کے اضطراب اور گھبراہٹ کو دیکھ کر حضور نے فرمایا لَا یَحْزَنُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی۔ ہٹ۔ من توجہ۔ کہ کچھ غم نہ کر تحقیق اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ ظاہری اضطراب اور گھبراہٹ سے محروم ہوتا ہے کہ ہر اسی کو خدا کی معیت پر ایمان اور یقین نہیں۔ لہذا اگر منکر منکر تصور کر کے معیت خداوندی کی تصدیق اِنَّا اللّٰہُ کے حرفِ حق کی تحقیق سے کئی کئی بار منکر کے انکار کی تردید کیجئے آتا ہے کما فی المثل۔ باقی بار۔

(امام حسین نامہ میں منظر)



# مناظرہ کوٹ نامدار

ضلع شیخوپورہ

حضرات! مومنین و لیے تو براہِ دین اسلام نے اپنی شکست اور شیعہ کی فتح کا کبھی اقرار نہیں کیا خواہ قرآن، حدیث، تاریخ، تفسیر، شاہد اور گواہ ہوں۔ چنانچہ اُحد، بدر، خیبر، خندق کے تمام معرکے شاہد و عادل ہیں۔ کہ شاہِ لافنی حیدر کوٹار کا میاب ہوئے اور بعض بزرگانِ دین! لَقَبُکُمْ عَلٰی اَحْقَابِکُمْ۔ (دک) کے مصداق ہوئے میدانِ شہادت کے۔ لَقَبُکُمْ عَلٰی اَحْقَابِکُمْ بخاری شریف ص ۲۴۰

مخیر دہری پر تم تصدیق ثبت ہے۔ مگر تاہم کبھی شکست مافی نہیں گئی اور فتح علی کا اقرار نہیں کیا گیا۔ مگر پھر بھی حقائق اور حالات کا سامنے رکھنا ضروری ہے۔ تاکہ شاید کوئی شہرِ شہادت اور گوشِ شنو اسٹن کو سمجھ کر حق کو تسلیم کرے۔ کیونکہ لُفْی مع علی مستقر یقین حدیث ہے اور اَلْقُرْآنُ فَخٌّ عَظِیْمٌ فرمانِ پیغمبر ہے کہ حق اور قرآن مجید دونوں علی کے ساتھ ہیں جو ان کو شریک ساتھ ہیں۔

چنانچہ یہ مناظرہ ۲۲ صفر مطابق ۲۹ اپریل ۱۹۹۸ء بروز بدھ شجراتِ بھقا کوٹ نامدار ضلع شیخوپورہ متصل شرقہ و شریف شہر قریب کیان صاحب کی جلالت اور سرشت کے بل بوتے پر ہوا۔ جس کے باقی مابقی اہل سنت کی طرف سے میاں اللہ وسایا صاحب کھول اور شیعہ کی طرف سے جناب کیر خاں اور سرور خاں تھے جس میں انتظام میں جناب شہادت خان صاحب نے سرِ قائم کا نام لیا تھا قابلِ ستائش ہے۔

جو کرم میاں اللہ وسایا صاحب کا ایک ڈاکا اہل حدیث تھا۔ خود میاں صاحب اہل سنت ہیں، شرفِ دے مرید ہیں۔ لہذا اہل حدیث اور اہل سنت دونوں جماعتوں کے علماء کرام تشریف لرا ہوئے۔ اس مناظرہ کے دو موضوع تھے، مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ بنص کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل سنت و اہل حدیث نہ حدیث و کھلا کے نہ آیت نہ اہل بیت کی تصدیق اور علالت یعنی آیت حدیث نہ ہر ایک کی۔ حضرت علی مخالف ہوئے ہاں ہی

ظاہر و سیدہ فاطمہؑ ناراض ہو کر مر گئیں۔ خلافت ثلاثہ کو ثابت ہو گئی یہ صحت اللہ یہ اس ثبوت اور فتوحاتِ براہِ دین اسلام بمقابلہ شیعہ اصحابِ امیرِ علیہ السلام، دوسرا مسئلہ نامِ حسین علیہ السلام تھا۔ جس میں شیعہ کا دعویٰ نامِ حسین کے جائز و واجب ثواب و حقوق و شیعہ ہونے کا تھا۔ جس میں براہِ دین اسلام کے دونوں مناظر و دلی اور حقیقی دونوں میں نہ نام کی حرمت از قرآن و کھلا کے نہ نامِ حسین کی خصوصیت مثلاً کے اور نہ بھلائی کا ان اہل بیت اپنے ہی لادینوں کے نام قبل شہادت، وقت شہادت کر ملک کو دشنام دینے میں نام کرنے کا کوئی صحیح جواب دے سکے۔ دونوں دن اس کے، باری باری مار گئے۔ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر مار گئے۔ مگر بعد میں سنا ہے کہ کھر ہا کر حق کے شادی نے، بھانے لے کر شکر و فی بوجہ آئے یعنی پردہ پیگندہ سے اپنی اپنی شکستوں کو چھپانے لگے۔ چھپے ڈوبے کوئی کس کا سہارا۔ اللہ اکبر، دوسری شکست، دونوں گھروں کی شکست، انھوں نے ہر دوں کو اور کر کے کیا بچیں کیسے!

## اجمالِ مناظرہ کوٹ نامدار۔

تو ایسے ہی غائب رہے میدان میں ہی نہ آئے۔ مگر جب اہل حدیث علماء مولوی محمد صدیق اور حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی مع اپنی پارٹی کے مناظرہ کرنے آئے۔ حضور اصحاب ثلاثہ بنص کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ ثابت نہ کر سکے۔ اجماعِ اُمت میں حضرت علی علیہ السلام جناب فاطمہ الزہراء اور حسین ہمامین کی رضا خدی و اصولِ برزائیت صحیحہ و کھلا کے۔ ضعیف روایات کا نہ دے سکیں اُن کا جب حاکف عَنَّا عَلِیُّ بخاری شریف ص ۱۷۱ جلد اول ۱۷۲ کہ حضرت علیؑ مخالف ہوئے اور خُصْبَتْ فاطمہؑ صحیح بخاری جلد اول ص ۱۷۳ کہ جناب سیدہ فاطمہؑ ناراض ہوئیں اور ناراض ہوئیں جتنی توفیق اور حسین ہمامین امین نے حسینؑ سے نہیں کیا کہ اُن کے اُن کے و کھلا جو قاتل کہ ہمارے نانک کے منبر سے چلے آ کر جاؤ۔ جب مواحق مقررہ سیرت علیہ تاریخ بغداد بقیات ابن سعد سے دیکھا تو بہت ہی کسیا نے ہو گئے اور نام میں حرمت نام کی کوئی آیت نہ لے سکی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت سارہؑ بیگم اور حضرت رسالتؑ کے نام الخ الباری جلد ۱ اور حضرت عائشہ کے نام کا مندا صاحب بن جلیں ص ۱۷۳ جلد ۱ اور



حدیث عصمت و طہارت کے نام بعد شہادت بر سر نقش حسین کا کوئی جواب نہ ہو سکا اور شکست فاش ہو گئی۔ اور شکست کے آثار ایسے ظاہر ہوئے کہ عوام اہل سنت متاثر اور متغیر نظر آئے تو دوسرے دن اس شکست کی خفت کو مٹانے کے لئے مولوی محمد عمر صاحب خلاف قرار و دایم مناظرہ گنبد چھانے کے بعد گیدڑ بھکیاں دینے لگے کہ شاید شیعہ چلے جائیں تو میری فضیلت میں جلتے آدھ کہنے لگے وہ وہابی ہی تھے جو بار گئے۔ میرے مقابلہ میں آؤ تو جانوں۔ وہ شیخ مقرر روز اول سے ہے، جنگ ختم ہوئی تو غازی بکل آئے۔ جب تمام گیدڑ بھانے چل نہ سکے تو تشریف لاکر وہ شکست کھائی کہ لوگوں کو اہل حدیث کا کل کا گذشتہ مناظرہ ہی غنیمت معلوم ہونے لگا۔ کیونکہ وہ تو دلائل کی شکست تھی۔ یہ اصول کی بیخ کنی تھی۔ کیونکہ مولوی محمد عمر صاحب کی سب علمی کو دیکھ کر اصول امانت و دیانت، شرم و حیا سب میدان چھوڑ گئے۔ دعویٰ دلیل میں تقابلی تو کچھ مناسبیت ہی نہ رہی۔ سوائے گھڑی بیٹھ کر کھسی ہوئی کاچی کے کچھ بڑھ رہی نہ سکے اور گھر کے طاق طلا خط میدان میں کام نہ آیا۔

مولوی محمد عمر نے اصول مناظرہ اصول حدیث اصول تفسیر اور اصول تادخ کو کچھ اس طرح پامال کیا کہ شکست تو شکست مناظرہ میں پیشے ہوئے اہل سنت مابے شرم و تقا کے اٹھ کر جانے بھی گئے۔

**مبلغ اعظم** صاحب نے فرمایا کہ حضرات میں نے تو آپ کو پہلے ہی کہا تھا کہ مولوی محمد عمر اس میدان کا مرد نہیں۔ کیونکہ ختم درود صحفی میدان کا بول اور ہوتا ہے وہاں مرد اور معتقد ہوتے ہیں جو طبع کی تھاپ پر ہر ہلاتے چلتے ہیں، سارنگی کے سر پر بھی ڈھیریں آجاتے ہیں۔ ان کے لئے تو تانا و تار کی قوانیاں بھی کافی ہوتی ہیں۔ مولوی محمد عمر صاحب کی سرے تو ماشاء اللہ اچھی خاصی اور خاندانی ہے مگر مناظرہ مقام و خط نہیں جہل ہوتا ہے۔ علم ہدایت کتاب میر کے بغیر کام نہیں چلتا۔ جیسا کہ فرمان خالق ہے۔ وَفِی الْاَنْبِیَاءِ مَثَبٌ لِّمَنْ یُّحِبُّ اِلَیْهِ بَعِیْدٌ عِلْمٌ کَلَّا هَدٰی ذٰلَکَ کِتَابٌ مُّبِیْنٌ۔

مناظرہ علماء کا کام ہے فضل و کام ہے مذہب کے دلائل کا کام ہے۔ حاضر و ابور کا کام ہے۔ تو تم کی نے، خطابت کی ظراوت و عقیدت کی خشکی کا کام نہیں دیتی

یہاں دعویٰ و دلیل میں تطابق و دلیل میں تقرب نقل میں تصحیح، منبع و نقص میں ضرورت و دلائل کے مقدمات و شواہد، بحث کے اجزائے مکلفہ، مبادی اور مساط اور مضامین کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ مگر بہیلویت میں یہ مکالمہ بے دلیل عقیدت کے ہزار خلاف قرآن و حدیث طبعی اور مستار اور کہہ دہر کے مقبرہ اور ہزار خلاف سنت و دعوات کے اخبار بخوش دلائل کا بار کیسے اٹھا سکتے ہیں۔ پیران طریقت کے عرس میں تو یہ سب شہ شاہ کی کافیاں بھی لاوے جاتی ہیں۔ مگر میدان مناظرہ کو ان پر قیاس کرنا سادگی اور خام غیباں ہے۔ بہر حال مولوی محمد عمر نے حضرات اہل سنت کو وہ شرمندہ و شرمسار کیا کہ لوگ اہریت کی شکست کو ہی غنیمت سمجھنے لگے۔

آخر صوبہ یہ دونوں پارٹیاں نوبت بیزیت باری صلی اللہ علیہ وسلم صاحب کے سامنے کچھ اس طرح ہاریں کہ علم و فضل، عقل و نقل، اصول و ضوابط، صداقت اور دیانت سب کو خیر باد کہہ بیٹھیں، اپنے دلائل کا دیوانہ نکال کے چلیں۔ شیعہ کے امام معصوم اور اور معصوم نظر آئے۔ ان کے ہزار ثبوت نظر آئے۔ اپنے خلفاء کی طاقت دلائل سے کوری نظر آئی۔

منظومیت حسین عالمگیر نظر آئی۔ صداقت مذہب، امامت علی، طہارت زہرا سب کچھ شیعیت کے دامن میں نظر آئے۔ سب ہم مبلغ اعظم صاحب کا اعلان مہاجرانہ کے اپنے الفاظ میں شائع کرتے ہیں۔

## اعلان مہاجرانہ از محقر محمد اسماعیل

حضرات! چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو شخص ظلمی فیصلہ اور مناظرہ ہو جانے کے بعد بھی جھگڑا کرے اور نہ مانے اس سے مہاجر کرو اور فرمان امام معصوم بھی یہی ہے کہ جب کوئی نہ مانے تو ہمارے نام پر مہاجر کرو۔ کما فی الکافی باب الایمان۔ سو میں چونکہ دونوں دن مناظرہ کر کے ہر دو پارٹیوں کو شکست دے چکا ہوں اور وہ موقع پر بالکل شکست کھا کے آئے ہیں اور بعد میں غلط جھوٹ بونا شروع کیا ہے۔ لہذا میں مولوی محمد عمر اور مولوی محمد صدیق کو مہاجر کی دعوت دیتا ہوں۔ جس مقدس مقام میں چاہیں شاہی مسجد میں یا

کرنا گامے شاہ میں چاہیں اپنے بیٹے لیکر بیٹے آئیں میں بھی چلا آؤں گا اور مردوں پر قرآن  
 دکھ کر اعلان فرمائیں کہ ہم نے نبیوں کی کتاب اللہ وحدیث رسول اللہ اصحاب و شوق کی خلافت  
 کو حسب شرائط نامہ ثابت کر دیا ہے اور مولوی محمد اسماعیل جواب نہ دے سکا۔ یا ہم نے  
 قرآن کریم سے نبی صریح ماقم حسین کو حرام ثابت کر دیا اور مولوی محمد اسماعیل ماقم طیب  
 قرآن وحدیث عمل اہل بیت سے روئے پشیمان کرنا نہ دکھلا سکا۔ تو ہم دونوں فریقوں میں کہ  
 فَخَصَّلَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّا فَرِيقَيْنِ کے مطابق جھوٹے پر نصرت کی دعا کریں گے۔ ایک  
 سال کی قہارت ہوگی۔ اگر یہ پھر بھی عذاب الہی سے بچ جائیں تو میں مان لوں گا کہ یہ سچے ہیں  
 یا میں عذاب کے پچھے آجاؤں گا۔ میں پختن پاک کا نام لیکر جھوٹے پر نصرت کرنے کیلئے  
 ہر میدان میں آنے کو تیار ہوں۔ کیونکہ انہوں نے شکست کے بعد جھوٹ بولا ہے۔

(محمد اسماعیل)

ناشر: ناصر حسین ناصر معین مناظرہ۔ درس آل محمد فیصل آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يَا حَقُّ وَ زَهَقِ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

مناظرہ جھوک دایہ  
 ضلع جھنگ

۱۸۱۴ / ستمبر ۱۹۵۵ء



## مناظرہ جھوک داہ

- یہ وہ مناظرہ ہے جس میں درجنوں دیوبندی اور بریلوی علماء کی معاونت کے باوجود تنظیم اہلسنت کے مبلغ مولوی دوست محمد قریشی، حضرت مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب مدظلہ شیعہ مناظر کے دلائل کو نہ توڑ سکے۔
- یہ وہ مناظرہ ہے جس میں پیر سیال شریف کی موجودگی اور ان کی کرامات بھی مذہب اہلسنت کو نہ بچا سکیں۔
- یہ وہ مناظرہ ہے جس میں اہلسنت کی تمام سابقہ شکستوں کی تصدیق ہو گئی۔
- یہ وہ مناظرہ ہے جس میں اہلسنت کو اپنے کسی بھی صدر پر اعتماد نہ رہا اور بار بار انہیں تبدیل ہی کرتے رہے۔
- یہ وہ مناظرہ ہے جس میں علماء اہلسنت ہر شکست کے بعد بھاگنے کی کوشش کرتے رہے۔
- یہ وہ مناظرہ ہے جس میں مناظر اہلسنت اپنے مسلمات سے بھی انکار کرتا رہا۔ حتیٰ کہ بخاری شریف اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے منکر ہو گیا۔
- یہ وہ مناظرہ ہے جس میں کئی بانی مناظرہ حاجی گہنا خاں کے جتنے محمدیوں اور غلام رسول خاں گاڑی بلوچ نے میدان مناظرہ میں ہی شیعہ ہونے کا اعلان کر دیا۔
- یہ وہ مناظرہ ہے جس میں مبلغ اعظم مدظلہ سے شکست کھا کر مذمت اٹھاتے ہوئے بریلوی علماء نے سیال شریف اور دیوبندی علماء نے جامع محمدی میں جا کر دم لیا۔



## روندا مناظرہ جھوک داہ ضلع جھنگ

وجہ انعقاد | شیعہ مناظر مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب مدظلہ کے مقابلہ پر اہلسنت کے ہر فرقہ کو میدان مناظرہ میں عبرتناک شکست ہوئی۔ یہ ایک نیا اور بڑا ضلع جھنگ میں مولوی احمد بخش ضیائی اور مولوی قطب الدین صاحب کی ناکام آہنگ علاقہ میں مشہور ہے جس پر شیعہ و قطبیہاں ضلع جھنگ میں مشہور گجرات سنی مناظرہ مولوی پراغ دین زبیری کی شکست قرار مل رہی ہے۔ داہنی مندرجہ میں الحمد للہ کے لئے شیعہ مناظر مولوی عبدالعزیز صاحب ملتان تو ایسے حواس باختہ ہوئے کہ غلط حوالے دینے شروع کر دیئے۔ مگر وہ مبالغہ میں مندرجہ کی حقیقت مٹانے کے لئے کمر بستہ تو ہاندھی مگر ایسی رسولی نصیبت ہوئی کہ آج تک منظرہ کا نام نہیں لیتے۔ کہ پالہ ضلع فیصل آباد میں جماعت اہلحدیث کے نوجوان مناظر مولوی محمد سرتی صاحب تاندلوی قہر علی ٹرن میں ہی قیل ہو گئے۔ اس شکست کو اپنی ناکامی کا دلی اور ابتدائی منزل سمجھتے ہوئے اپنے بزرگوں مولوی امجدین صاحب گھڑوی، مولوی محمد عیسیٰ صاحب حافظ آبادی، مولوی محمد سلیمان صاحب اور مولوی حافظ عبدالعزیز صاحب کی نصیبت میں حضرت کیلیا نوالہ ضلع گوجرانوالہ کے میدان میں پھر طبع آزمائی کے لئے کشمکش لڑائے مبلغ اعظم کے سامنے ایسے عاجز ہوئے کہ اہل سنت بانیان مناظرہ کی جہت بھی ٹوٹ گئی۔ عہد العزیز ملتان کی طرح حواس باختہ ہو کر غلط حوالے دینے شروع کر دیئے۔ حنیفان الاعمال کا غلط حوالہ سرحدان واپس لینا آج تک دنیا کو یاد ہے۔

صدر تنظیم اہل سنت مولوی نور الحسن صاحب مدبر دعوت گوں باغ لاہور میں مناظرہ کے لئے شرائط کو طے کر بیٹھے۔ تاریخ کا اعلان بھی ہو گیا، مگر گھر بیٹھے ہی شکست قبول کر لی۔ اور اعلان کر دیا کہ میں تو مناظر ہی نہیں بلکہ تفصیل پھر ان ضلع جھنگ میں مولوی اللہ یار صاحب پکڑالوی کو ایسے پکڑ آئے کہ سیم اللہ پر ہی اپنا ایمان ثابت دکر بڑا چٹا چٹا اس ملاعت کو مٹانے کے لئے تنظیم اہل سنت کے صدر مبلغ مولوی دوست محمد قریشی کو ہرا لیکر ثمت مرالی تفصیل پکڑوالہ ضلع ملتان مناظرہ کے لئے تشریف لائے اور شکست کھا گئے۔ اور اس شکست کو پکڑالوی صاحب مولوی دوست محمد قریشی کی بددلی کا عذر

برپا کرتے رہے۔ چنانچہ کانول ریہا تلیں طلوع جنگ میں قریشی صاحب کی بجائے جامع  
محمدی طلوع جنگ اور درسد دارالحدیث کی جو کیر و طلوع سرگودھا کے علماء کو لے کر قسمت  
آزمانی کے لئے تشریف لائے۔ مگر خدوم کے بزرگوں کا سایہ بھی تھا۔ مگر ایسی رسوائی ہوئی  
کہ مولوی نور الحسن صاحب تک انکی لم ملی سے واقف ہو گئے۔ اسی لئے تو انہار دعوت  
میں اب انکے مضامین قبول نہیں ہوتے۔ ان شکستوں کو جلس اترار نے بھی محسوس کیا  
اور محمد صدیق صاحب تاندلوی کو پے درپے شکستیں گمن کی طرح کھائے چل رہا ہی تھیں  
چنانچہ اہل حدیث مناظر نے اپنے بزرگوں کو نااہل سمجھتے ہوئے اہلسنت اور جلس اترار  
کا سہارا لیا۔ اور ایک مشترکہ محاذ بنا کر جس میں بیسیوں تنظیمیں علماء کے علاوہ مجلس احرار کے  
کو تادھر تا مولوی محمد علی ہالندھری اور مولوی ڈال حسین اختر بھی شامل تھے۔ کوڑا سماہریات  
بہاول پور میں نہرواڑا ہوئے۔ ہزار ہر جدید کے بعد بھی منہ کی کھائی اور سستی عوام  
اپنی منہ خوار خدمات سے سبکدوش ہو گئے۔

ان مناظروں کے علاوہ ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک حدیث مذہب  
شیعہ پر مبلغ اعظم کی تقریروں نے انقلاب عظیم پیدا کر دیا الحمد للہ بلا مخالف ہزاروں کی تعداد  
میں اہلسنت شیعہ مذہب قبول کر گئے اسکے سدباب کی خاطر تعلیم اہل سنت نے مذہب  
شیعہ پر منتج حاصل کرنے کی خاطر ایک شاطر اچھا لڑکھل۔ چنانچہ موضع جھوک ولہ طلوع جنگ  
کے رئیس حاجی گہنہ خان صاحب بڑی سے سنا باز ہوئی۔ کہ وہ اپنے گاؤں میں شیعہ سستی  
مناظرہ کا انعقاد اس طریق پر کرانیں کہ کھاتویہ جائے کہ باہمی فہم تفہیم ہے۔ جانیں سے ایک  
ایک مناظرہ لایا جائے۔ عام مناظرہ نہیں ہوگا۔ خان صاحب نے مٹھ لبتی کے شیعہ ملک  
غلام باقر کو کھرے میں لے کر لیا۔ مار ۱۸ ستمبر ۱۹۵۵ء تاریخ مقرر ہوئی۔ جب فیض پاکستان  
مولانا ہرنواز حسن حسین صاحب قبلہ پروگرام کے مطابق اکیلے ہی وہاں پہنچے۔ تو وہ دونوں  
علماء کے علاوہ خواجہ نور الدین صاحب آت سیل تشریف کی سرپرستی میں ہزاروں سستی عوام  
جمع ہو چکے ہوئے تھے۔ خداوند سلامت رکھے

حضرت خدوم الخادیم پیر سید غفر حیات شاہ صاحب۔ بخاری سجادہ نشین دربار عالیہ۔  
حضرت شاہ جیو درہ کو جنہیں ہر وقت اس سادش کی اطلاع ملی تو انہوں نے رات ہی رات  
سدا انعام فرمایا۔ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب قبلہ کو ان واحد میں بلالین بھی قدم

صاحب کی کرامت تھا۔ صبح ہوتے ہی ہزاروں کی تعداد میں طلوع جنگ اور سرگودھا  
کے شیعہ عوام قوی کارکن اور رسوا جھوک ولہ پہنچ گئے منظم مناظرہ ہوا اور تعلیم اہلسنت  
کی غیر قاک شکست ایک تار کی حیثیت اختیار کر گئی۔

سید بشیر حسین بخاری  
سرگودھا



## موضوعات مناظرہ

- ۱ شیعہ مناظر شیعوں کا ایمان بالقرآن باقوال ائمہ الکرام وغیرہم ثابت کرے گا۔ مستحق مناظر اس کی تردید کرے گا۔
- ۲ اثبات خلافت حضرت ثلاثہ از آیات قرآن مجید و کتب معتبرہ شیعہ بدرستی مستحق مناظر تردید نہ کرے گا۔
- ۳ شیعہ مناظر امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی خلافت بلا فصل آیات قرآن ثابت کرنے کا۔ اور سنی مناظر تردید کرے گا۔
- ۴ مستحق مناظر نبوت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ورثہ اور فدک کے مستحق نہ ہونے کا قرآن اور کتب معتبرہ شیعہ سے ثابت کرے گا۔ اور شیعہ مناظر اس کی تردید کرے گا۔

## شیعہ کا ایمان بالقرآن

شیعہ مناظر: مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل

صدر: مولانا مرزا ابوسف حسین

شہوت: ہدایت شیعہ تردید نہ کرے گا۔

مستحق مناظر: مولوی دوست محمد قریشی

صدر: مولوی احمد شاہ جوگندی

مبلغ اعظم نے صریح و بلیغ خطبہ کے بعد یہ آیت اَنَّا نَحْنُ حَزْبُ اللَّهِ خَدَّائِنَا لَمْ يَكُنْ لَنَا قُوَّةٌ چلا تلاوت کرتے ہوئے تفسیر صافی سے ثابت کیا کہ خدائے

تعالیٰ اس قرآن مجید کا تحریف و تفسیر زیادتی اور نقصان سے محفوظ ہے۔ بخ الہدایہ ص ۲۴ سے ملاحظہ فرمائیے کہ قول جناب امیر المومنین علیہ السلام ثابت کیا کہ قرآن وہی ہے جو بین الدینین ہے اور لای تارک حکم المفلکین کتاب اللہ و عربی سے ثابت کیا کہ شیعہ کا ایمان قرآن اور آل محمد پر ہے۔ اصول کا حصہ ۵۵، ص ۱۲۲ اور حصہ ۵۶، ص ۱۲۲ بروایت رسول خدا امام جعفر الصادق امام موسی کاظم اور امام رضا سے یہ ثابت کیا کہ جو یہود مخالف کتاب اللہ ہو، وہ دروغ ہے فردخ اور قابل رد ہے۔ اعتقاد یہ شیخ صدوق ص ۱۲۲ سے شیعہ کا اعتقاد بالقرآن اور آخری فقرہ منسوب النبیان نقول انہ اکثر من ذلک قد بدد پیش کیا کہ جو شیعوں کی طرف قرآن مجید کے متعلق زیادتی منسوب کرے۔ وہ جیونہ اور کتاب ہے۔ مگر مولوی دوست محمد صاحب قریشی ان چیزوں کا کوئی جواب ہی نہ دے سکے اور کتب شیعہ سے بعض اخبار مغیضہ اور کلمہ پرچہ کے متعلق آیات میں تحریف ثابت کرنے کی کوشش کی۔ جس کو مبلغ اعظم نے با اصول سابقہ اور تفسیر صافی ص ۱۲۲ سے قطعاً رد کیا۔ ضعیف پیش کر کے فرمایا کہ یہ سب روایات بقول السید مرتضیٰ علم الہدیٰ ضعیف اور ناقابل قبول ہیں قرآن مجید کی صحت قطعی ہے۔ اور قطعی کے سامنے ضعیف و محتمل کی کوئی حقیقت نہیں۔ مگر مولوی دوست محمد صاحب قریشی سے کوئی جواب ہی نہ آیا تو خلافت موضوع علی علیہ السلام کا ثلاثہ کی اقتداء میں نماز کی ادائیگی کا تصدیق کرنا شروع کر دیا۔ شیعہ مناظر نے کہا خلافت موضوع نہ ہا یہ یہ قسے اگلے موضوع میں پیش کرید آپ نے جب مستحق کتب سے ۱۱ بقول حضرت عمرؓ فرمے ہا رہے قرآن تفسیر لقمان ص ۱۱۱ (۲) سورہ طلع اور سورہ حمد کا اضافہ۔ تفسیر مشورہ ص ۱۱۱ جلد ۶ (۳) موضوعین سورہ طلع اور انس الکی کی تفسیر ابن کثیر ص ۱۱۱ (۴) معرذتین کے انکار سے عدم کفر قادیانی کا ملکی حد ص ۱۱۱ (۵) فی مواہم الکی کی بخاری شریف ص ۱۱۱ (۶) سورہ حبیبک جمع المصنفین کی کمی بخاری شریف ص ۱۱۱ (۷) حضرت عثمان کا قرآن جلانا۔ بخاری شریف ص ۱۱۱ (۸) بلانی عائشہ کی بکری کا آیات دم اور رماحت الکبیر کو چرانا رابن مایہ ص ۱۱۱ (۹) آیت مخالفت قول صحابہ کا موضوع تصور کیا جانا۔ اصول کفری ص ۱۱۱ اور قادیانی کا ملکی حد ص ۱۱۱ (۱۰) سے متعلق مذہب کے نزدیک قرآن پاک کا پیشاب سے لکھنا یا مزہ کش کرنا کیا تو دنیا انگشت بدندان ہو کر رہ گئی کہ خداوند ایہ مستحق مذہب کیا بنا ہے۔ کہ جس میں

قرآن کو جانا اور پیشاب تک سے گھٹا ہی ہائز ہے۔ شیخ صدر مولوی احمد شاہ چوکیروی نے جب دیکھا کہ مولوی دوست محمد قریشی کی حالت یہی ہو چکی ہے اور سنی کی پیروی مبلغ اعظم کے والدہات سے وراثت طاری ہو رہی ہے۔ تو فوراً کھڑے ہو کر چلائے۔ کہ حنفیہ کا فتاویٰ نہیں ہے مبلغ اعظم نے فرمایا کہ اگر ابو بکر اسکان کا ذکر طہات حنفیہ میں نہ ہو تو ڈاڑھی ڈاڑھی کی شرط رہی۔ پس پھر کیا تھا چوکیروی حضرات بصورت بجاگ ہو کر رہ گئے۔ اور پھر آخر مناظرہ تک اسٹیج کے قریب نہ آئے۔

## خلافت حضرات ثلاثہ

ثبوت بدمذہبی۔ تردید بدمذہبیہ۔ اس دفعہ شیخ صاحبان نے مولوی احمد شاہ چوکیروی کو صدارت سے معزول کر کے مولوی درویش محمد کو صدر بنالیا۔ مگر شیعہ کی طرف سے جناب مولانا زبیر احمد صاحب ہی رہے سنی مناظرے آئیہ اختلاف ثلاثت کر کے اصحاب ثلاثہ کو خلیفہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی۔ نہ ہی ان کا ایمان ثابت کر سکے اور نہ ہی ان کے حق میں کوئی نص پیش کر سکے۔ نہ ان سے شرک و ظلم کی نفی پیش کرنے کی ہمت نہی اور نہ ہی منہ خفیہ خلافت کا کوئی مفہوم پیش کر سکے۔ مبلغ اعظم نے آئیہ اختلاف کی تشہیح کرتے ہوئے ثابت کیا کہ خلافت کا وعدہ قرآن الہی نے خود کیا ہے۔ اور تعلیم کا حامل بھی خدا ہے۔ لہذا سوائے خدا کے کوئی دوسرا خلیفہ مقرر نہیں ہو سکتا۔ قریشی دوست محمد صاحب نے اس کا جواب تو نہ دیا۔ البتہ شیعہ کتب کی روایات میں کی زیادتی کر کے حضرت ابو بکر کے صحیحے حضرت علی علیہ السلام کی نماز پڑھنا پیش کی۔ تو مبلغ اعظم نے انھیں طبرہ ص ۵۵ اور بحار الانوار ص ۹۵ سے پوری عبادات پڑھ کر ثابت کیا کہ قریشی صاحب ابو بکر کی تجویز قتل علی المرتضیٰ مسجد علیہ لہذا کہ حضرت علی کی انفرادی طور پر اپنی نماز پڑھنے کو کہا گئے ہیں۔ اور کہا کہ کسی جگہ پر نیت اعتداء بغیر ذکر قتل علی کو کوئی روایت پیش نہ کرے۔ تو ہم تسلیم کرنے کو تیار ہیں۔

شیعہ مناظرے جب مشکوٰۃ شریف ص ۱۳۲ اور حقیقی ص ۲۲۰ سے امیر تاقی دہلوی

معاوضہ کام نہ آسکا۔

مبلغ اعظم نے مسلم شریف ص ۲۰ سے بقول حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہی پیش کیا کہ رسول اللہ نے ہم کو خلیفہ نہیں بنایا۔ اور تفسیر ابن کثیر ص ۵۹۵ ج اول حضرت عمر کی حرکت و انصاف کو معلوم ہو سکا کہ حضور کے بعد کون خلیفہ ہے۔ تو قریشی صاحب سے تمام عزت باطلہ کچن چھو گئے۔ اس کے آپ نے

(۱) حدیث قطین مشکوٰۃ شریف ص ۱۳۲ الی تارک حکم الخلیفین۔ در مشورہ ص ۲۰  
(۲) خدا اعلیٰ دینی و خلیفہ فیک نامہ سوال و اذنیہوا۔ تفسیر تارک ص ۵۰ ص ۵۱ علی میرا بھائی ہے  
وہی ہے خلیفہ ہے اس کا حکم مٹا اور اس کی تابعداری کرنا۔ انت خلیفہ میں بعدی۔  
(۳) خضائے نسائی ص ۱۰۰ اے علی تو میرا خلیفہ ہے۔ میرے بعد یا علی انت خلیفہ فی عیالی  
و فی مائی۔ اے علی تو میرا زندگی اور موت میں خلیفہ ہو۔ ۱۵ معنی رسول اللہ یوم غدیر خم کہ  
میرا کدو عالم نے بروز غدیر خم علی کے سر پر دستار بندھا دیا۔ مسند ابوداؤد طحاوی ص ۱۰۰  
کر کے انھیں خلافت بہ اہل بیت اور خلافت جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کا ہر کر کے  
فرمایا کہ قریشی صاحب! اگر جرات ہے۔ تو اس طرح خلافت ثلاثہ پیش کر۔ مگر قریشی صاحب  
کے ٹوٹے اڑ چکے تھے۔ سوائے تخت پر قبضہ اور ملک گیری کے ان کے پاس دلیل ہی کوئی  
نہی۔

شیعہ مناظرہ مبلغ اعظم نے کہا قریشی صاحب! ایک گریبی خلافت جہد کی دلیل  
ہی کہہ سکتی ہے۔ اگر غور تو کرو۔ جنت پر قبضہ کر لینا ثبوت حقانیت نہیں ہو سکتا۔ دیکھئے علی  
الہی ثلاثی ثلاثوں علی منہ نور القدرۃ کہا آتا ہے تاہر علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ  
میں نے بنی ثلاث کو دیکھا کہ وہ میرے منہ کو دیں گے۔ میں بندوں کے۔

- ۱ تفسیر در مشورہ ص ۱۰۰ جلد ۱
- (۲) تفسیر در مشورہ ص ۶ ج ۱
- ۳ تفسیر عزیزی سورہ قدر
- ۴ تفسیر ابن کثیر سورہ قدس کی روایات سے ثابت ہوتا کہ حضور نبی اکرم نے منبر پر

پہ تو غدار بھی تاپیں گے فرمایا ہے۔ ہر کون سے ہیں۔  
تو قریشی صاحب نے جواب دیا کہ جہد یہ ہے۔ تو شیعہ مناظرے کہا کہ اول



تو یہ صحیح ہے۔ اور باقی چند تلامذہ کون ہیں؟ اور نیز یہ تھا کہ چنانچہ خلیفہ بھی تو ہے۔  
 دیکھو شرح فقہ اکبر ص ۱۸۵ اور بخاری شریف ص ۱۸۵ ج ۲۔ فتح الباری ص ۱۲۰ ج ۱ صواعق  
 محرکہ ص ۱۸۵ پر یہ بھی لکھا ہے کہ یہ تلامذہ ہمارے ہیں سے ہے بنی امت کا اجماع ہوا  
 ہے فرمایا ہے کیا چندوں پر بھی اجماع امت ہوا کرتا ہے۔ اس پر غریب بلند ہوئے  
 اور قریشی صاحب بہت ہی کھینچا ہوا ہو کر رہ گئے۔ حتیٰ کہ پیچھے سے علمائے اہل سنت  
 نے بھی ان کی امامت کی کہ نیز یہ کہ چند کیوں کہا ہے۔

دنیا میں ہر دور ہی تھی کہ کئی مکتب میں جب نیز یہ بھی خلیفہ ہے۔ تو پھر معیار خلافت  
 کیا رہا اس کے بعد قریشی صاحب نے فتوحات ملی کو معیار خلافت قرار دیا تو مبلغ  
 اعظم نے کہا کہ حضور فتوحات ملی معیار نہیں۔ اس قسم کی تائید دین تو اللہ فاجر سے بھی  
 کر لیتا ہے۔ دیکھو بخاری شریف ص ۱۸۵ ج ۱

ان اللہ یزید الدین بالرحل الفاجر۔ اور قسطنطین کا فتح کون ہے؟ کیا یہ نیز یہ  
 تو نہیں لکھا کہ اسی فتح پر غور کرتے ہوئے آپ نے علمائے اسے بھی تو نہیں کھدیا اور کچھ  
 موطا امام مالک مترجم ص ۱۸۵

اس پر تو قریشی صاحب کے تو اس اثر گئے اور دنیا نیز یہی نیز یہی کا شور کرنے لگ  
 گئی جب مبلغ اعظم نے فتویٰ حیدرآباد جلد ۲ ص ۱۸۵ سے خلافت تلامذہ کی نفی اور خلافت  
 بنی امت علیہ السلام کا اثبات بدیں الفاظ پیش کیا۔

قلت یا رسول اللہ لا تتخلف ابداً بکرماء عیون عیون قلت یا رسول اللہ  
 لا تتخلف من قاعوض عیون قلت انہ لم یبق عیون قلت یا رسول اللہ  
 لا تتخلف علیہا قال قلت والذی لا لا العیون لا یستواءوا الطغویہ اذ حکمکم  
 العیون۔

حضور نے ابوبکر و عمر کی خلافت سے منہ پھیر لیا یہ بات موافق مزاج رسول  
 ذاتی۔ اور خلافت علی کے وقت قسم کھا کر فرمایا کہ اگر تم ان کی بیعت اور ان کی جگہ  
 کرو گے تو تم سب کو داخل جہنم کر دیں گے۔ اس حدیث کا جواب قریشی صاحب  
 آخری وقت تک نہ دے سکے بنظرہ کی دوسری نشست غم ہوئی۔ مبلغ اعظم

## خلافت برافصل علی علیہ السلام بایک قرآن

ثبوت نیز یہ شیعہ اور توبہ شیعہ

اس دفعہ سنی صدر کچھ تبدیلی کر دیا گیا۔ مگر شیعہ صدر بدستور رہا  
 مبلغ اعظم نے بعد خطبہ لوشاد فرمایا۔ حضرت اس فتویٰ میں ہمارے دعوے ہیں  
 دعویٰ اول کہ علی علیہ السلام رض کے خلیفہ ہیں۔ اجماع اور شریعت کے نہیں۔ ۲۔ صدر اکبر  
 خلیفہ اول ہیں۔ ان سے پہلے کوئی نہیں۔ اور یہی بلا فصل کا مطلب ہے۔ جب تک فعل  
 ثابت نہ ہو جائے اس وقت تک وہ بلا فصل ہیں اگر فعل ثابت ہو جائے پھر بلا فصل درج  
 کے۔ فصل سے مراد خلافت تلامذہ ہے جس کی نفی مل ہو چکی ہے

قریشی صاحب اپنے تلامذہ کی خلافت و قرآن سے ثابت کر سکے اور نہ حدیث سے  
 آقا میرے ذمہ خلافت علی علیہ السلام کا اثبات ہے۔ لیجے میں حدیث کو چھوڑ کر صرف قرآن  
 سے خلافت علی المرتضیٰ ثابت کرتا ہوں۔ یہ ہے زور صداقت مذہب شیعہ۔ کہ نفی تو  
 بزرگوں کی خلافت حدیث سے بھی ثابت نہ کر سکے اور شیعوں کے نام کی خلافت قرآن سے  
 بھی ثابت ہو رہی ہے اس کے بعد مبلغ اعظم نے اس موضوع کے تین حصے کر دیے  
 اول سے خلافت مطلقہ۔ دوم۔ اختصاص خلافت باہل بیت۔ سوم۔ خلافت  
 علی بنی قرآن جس پر آپ نے پیسوں آیات قرآنی پیش کیں۔ جو انشاء اللہ العزیز مفصل و دل  
 میں طرح ہوں گی۔

اول سے۔ خلافت مطلقہ کا وجود آیہ استخلاف پارہ ۵ سورہ نور وعد اللہ الذین آمنوا  
 ثابت کیا۔ اور خلافت کو عائد اصول میں داخل کیا۔ اور پھر ثم اور ثلث الکتاب الذین علیہا  
 من حیادنا پت سورہ فاطر اور وجعلنا التتیین اماماً پس سورہ شوریٰ ومن خلقنا امۃ لیسرہا ہانی  
 وہ یہ دونوں پت سورہ اعراف ومن قوم موسیٰ امۃ لیسرہا ہانی وہ یہ دونوں سورہ اعراف  
 سے ثابت کیا کہ خلیفہ معصوم اور مصطفیٰ اور ولایت کتاب اللہ اور حادی ہانی و مانی ہانی ہانی  
 اور اس کے سامنے وفاق سنی و حکمران ہوگا۔ اس کے بعد آل ابراہیم و آل عمران علی العالمین  
 پت سورہ آل عمران۔ ولقد اتینا بنی اسرائیل الکتاب والحد و النورۃ من سورہ حائے۔





پرتھایا جو علاقہ بحر میں ہمیشہ پیشہ کے لئے یادگار رہے گا جو مکہ و مدینہ انبیاء کی تھی کے لئے  
قرآن مجید میں کوئی آیت موجود نہیں۔ حضرت ابو بکر سے لیکر آج تک سنی مولوں کا گذرہ مدینہ  
لا نورث پر ہی رہا ہے مگر قریشی صاحب نے عوام کو دھوکا دینے کے لئے عدم ورثہ انبیاء  
پر دو آیتیں پیش کیں۔ ولا تدرن حدینک کہ اسے جی تو اپنی آنکھوں کو کفار کے مال و متاع  
کی طرف دروازہ کر۔ اور دوسری آیت زمین الانس جب الشہوات میں پیش کر کے اوجھڑ  
اوجھڑ کی بے محل باتیں جو بہ کا موضوع ہے کوئی تعلق نہ تھا۔ بیان کیں۔ اور ثابت  
کیا کہ پیغمبر اسلام کی تو کوئی جائیداد ہی نہ تھی۔ لہذا وراثت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا  
مبلغ اعظم نے جوابی تقریر میں ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت مولوی دوست محمد صاحب دنیا  
کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں ان آیات کا مطلب یہ نہیں۔ بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ کافروں  
کا ہوا و جلال اور مال و متاع آپ کو مرغوب نہ کرے۔ اور دوسری آیت کا اگر یہی مطلب  
ہے جیسا کہ قریشی صاحب نے فریب دیا۔ کہ بچوں اور خورقوں کی جست پیغمبروں کو نہیں  
ہوتی۔ اور یہ شخص بالخصوص ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ پیغمبروں کے نہ ہی بچے ہو سکتے ہیں  
اور نہ ہی بیویاں۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیرہ بیویاں اور اولاد ثابت ہے۔ مزانیئے اگر  
آقائے نامدار کو مال کی ضرورت نہیں۔ تو آپ کہاں سے کھاتے تھے ازواج کو خستہ  
کہاں سے دیتے تھے۔ اس کے بعد اپنے فنان لہند و لبر رسول ولذ القربیٰ پارہ نصرتا  
سورہ انفال وانا ان اللہ علی رسولہ من اهل القران لند و لبر رسول ولذی القربیٰ پڑا ہے پیش  
کیا کہ مالِ قیمت سے پانچواں حصہ اور مال سے اللہ اور رسول اور پیغمبر کے قریبیوں کا  
ہے۔ اس کے بعد مبلغ اعظم نے مسلم شریعت جلد ۲ ص ۲۲ شرح نوذی سے تاجدار  
رسالت کی جائیداد کی تفصیل یوں پیش کی کہ حضور کو جائیداد تین حقوق سے حاصل ہوئی  
تھی اولاً وہ جو خیر تقسیم ہوئی تھی یوم اہد اسلام لاکر حضور کو مہیک اور بنی نضیر کے ساتھ  
پاس اور جو انصار نے حضور کو زمینیں دی تھیں وکالت ہذا اہل کمالہ کے الفاظ دیکھئے  
کہ یہ حضور کی ملکیت خاص تھی۔ حق ثانی نے سے ارض بنی نضیر جس کی جائیداد منقولہ حضور  
نے تقسیم کر دی وکالت الاولیٰ النفس اور زمین حضور کی ذاتی جائیداد تھی۔ اسی  
طرح سے زمین فہک اسپرکان خالصہ کے الفاظ دیکھئے کہ یہ رسالت مآب کی خاص

ملک تھا۔ اسی طرح تہائی ولوی قریشی کی اور خبر کے دوللے و طبع اور نام حق ثالث جس  
خبر سے آپ کا حصہ اور فتوحات حیرتی و غنیمت سے آپ کا حصہ نکالت ہذا اٹھا اٹھا  
الرسول اللہ فاعلم لا حق فیہا لا حد و غیرہ کہ سب کچھ رسول خدا کی خاص ملکیت میں ہی  
کسی حیر کا حق نہ تھا۔ آپ جس طرح چاہتے خراج کرتے تھے یہ سننے کے بعد عوام پر  
قریشی صاحب کا فریب ظاہر ہو گیا شیعہ مناظر نے کہا حضرات کی جناب قاطعہ  
الزہرا انخوش محمد کی بی دوست محمد قریشی جتنا قرآن نہ جانتی تھیں۔ جنہوں نے  
سرکار مدنی کی وراثت کا دعویٰ کیا، اور ابو بکر نے انکار کے باعث اس پر غضب  
ناک ہو گئیں اور تا وفات معصومہ کو عین غضب ناک رہیں۔ رات کو دفن ہوئیں علی علیہ السلام  
نے قہارہ پڑھا۔ اور ابو بکر کو جنازہ میں شریک نہ ہونے دیا اہلسنت کی سب سے بڑی  
مسند شور اور مایہ ناز کہ میں بخاری شریف جلد اول ص ۳۵۵ مسلم شریعت جلد دوم ص ۱۸  
آپ نے جب انکی عہدالت پڑھ کر ترجمہ کئے۔ کہ رسول اللہ کی الکوئی بیٹی صدیقہ  
ولہرہ سید النساء فاطمہ الزہراء ہار خلافت سے کسی طرح قالی واپس آئیں تو اس  
پر ایک رقت کا سماں پیدا ہو گیا۔ دنیا زادہ قطار رو رہی تھی۔ قریشی صاحب نے کہا  
روتے کیوں ہو؟ شیعوں نے جواب دیا۔ نیم آل محمد کے مصائب پر رونا ثواب جتنے  
ہیں آپ نبوت رسول پر جتنے حملے کر سکتے ہیں کر کے روح ظلمت سے خارج حسین  
حاصل کر لو قریشی صاحب سے جب احادیث بخاری و مسلم کا کوئی جواب نہ بن سکا  
تو مولوی دوست محمد قریشی نے شیخ بخاری اصح الکتاب بعد کام باری کی صحبت سے  
انکار کر دیا۔ اور کہا میں بخاری و مسلم کی ان احادیث کو نہیں مانتا ان کتب میں شیعوں  
نے بہت سی حدیثیں گھسیڑی ہیں۔ قریشی نے کہا غضبنت والی حدیث کا باروی محمد بن مسلم  
ابن شہاب زہری ہے۔ اس پر مبلغ اعظم نے ہندوستان و پاکستان کے مایہ ناز محدث  
خیر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی ممتلہ کتاب حجتہ اللہ الباقیہ سے امانی صحت فقہ الحق  
الحمد للہ علی الی جمعہ ماہ من التعلیل المرفوع صحیح بالقطع کہ تمام محدثین نے اتفاق کیا  
کیا ہے۔ کہ بخاری و مسلم کی تمام حدیثیں قطعی طور پر صحیح ہیں وادکل من یوفی امرھا حقوہ  
مع غیر سبیل المومنین جو بخاری و مسلم کے امر کی زمین کرے۔ وہ مکروہ بدعتی اور سبیل  
مومنین کے خلاف کی اتباع کرنے والا ہے۔ آپ نے کہا حضور خراج صاحب حرا بیٹے

صلوات اللہ علیہ حضرت دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق آپ حضرت ہمتی اور تاجی  
 ہوئے یا نہیں۔ جب اس کا کوئی جواب نہیں پڑا تو قریشی نے یوں گویا قریشی کی حق رجاں  
 وہم رجاں شاہ ولی اللہ کی اپنی تحقیق ہے اور میری اپنی تحقیق ہے۔ میرے لئے وہ کوئی  
 جنت نہیں۔ ان کا قول انہیں لوگوں کے لئے تھا۔ جو اس وقت موجود تھے۔ مبلغ اعظم نے  
 کہا کہ حضور اگر اسی طرح اپنے مسلمات سے انکار کرتا ہے تو پھر مناظرہ کی ضرورت کیا  
 سنی کہ پیچ نے پھر آسمان سر پہ اٹھنا شروع کر دیا کہ زہری شیعہ تھا۔ مبلغ اعظم نے  
 کہا کہ اگر کتب اہل سنت میں زہری کا امام اور حجت ہونا ثابت نہ کروں تو خواجہ قمر الدین  
 صاحب کے ہاتھ میرا بھی بیعت کروں گا۔ آپ نے تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص ۳۱ سے  
 الزہری اعظم الحفاظ ابو بکر محمد بن مسلم القرشی الدہری المدنی امام اور قول امام مالک اسی تذکرۃ  
 الحفاظ ص ۳۲ سے قال مالک بن انس شہاب و مالک بن الدینا نظیر بقول امام مالک و دنیا میں زہری  
 کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ پس اس کے بعد قریشی صاحب و خواجہ صاحب اور ان کے حواری  
 خاموش ہو کر رہ گئے۔ اس کے بعد مبلغ اعظم نے سیرت طیبہ جلد ۲ ص ۱۵۷ سے عبد  
 بن الخطاب کا سیدہ کوثر بنی جناب فاطمہ الزہراء کی سزا کو چاک چاک کرنا پیش کیا۔ تو حضور خواجہ  
 صاحب سیالوی پھر کھڑے ہو گئے۔ اور کہا یہ کتاب اہل السنۃ کی نہیں لیکن جب مبلغ  
 اعظم نے سیرت طیبہ کے سرورق پر بخط طلی مصنف کا نام برہان الدین الجلی الشافعی لکھا  
 ہوا دکھایا تو خواجہ صاحب کھسیانے ہو کر بیٹھ گئے۔ لیکن دوست محمد قریشی نے فوراً  
 پتھر ابدل لیا کہ ہم متنی ہیں۔ شافعی نہیں۔ مبلغ اعظم نے فرمایا کہ مناظرہ احسان سے  
 نہیں بلکہ اہل السنۃ سے ہے۔ شرائط نامہ پڑھو۔ جو خواجہ سیالوی کے دست ہائے  
 مبارک سے ٹاپ کیا گیا ہے۔ اس کے بعد شیعہ مناظر نے جناب سید کا موافق عرق  
 ص ۲۷ سے گواہی پیش کرتا ہے۔ مشہور جلد ۱ ص ۱۵۷ ہندک اور فتاویٰ حرمین جلد ۱۔  
 ص ۱۳۱ سے عبارت وثیقہ سیدہ اوداس پر حضرت ابو بکر کا انکار پڑھا۔ تو سنی ملازم کا  
 بزرگ شرمی کام نہ آسکا۔ اگرچہ انہوں نے بیعت کو کشش کی۔ مگر صداقت آشکار ہو کے رہی  
 میدان مناظرہ میں ہی جناب خان غلام رسول خاں بلوچ نمبر جلد محمد خاں بلوچ ساکن بھوک  
 دہانے سے اپنے کنبوں کے مذہب شیعہ کی صداقت کو قبول کرتے ہوئے اعلان  
 صحیحیت کر دیا۔ مبلغ اعظم کے گھر میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے اہل بیت الہیہ

کی شان میں قصائد خوانی سے عالم قدس کا سماں بندھ گیا۔ مرزا ابوسعد حسین اور مبلغ اعظم  
 مولانا محمد اسماعیل کو گھوڑوں پر سوار کر کے جھوک دایا کے گلی کوچوں میں جلوس  
 کی صورت میں شیعوں کی فتح و کامرانی کے ڈنکے بجائے گئے تو نوی دوست محمد قریشی اور  
 اس کی تنظیم اہل سنت کی تبلیغی مرکز میوں کا دیوالیہ لگ گیا خواجہ قمر الدین سیالوی کا بنا بنایا  
 علی رعب فتم ہو کر رہ گیا۔ اس مناظرہ کی کامیابی کا بھرپور سہرا جناب غفر السادات قدوم  
 سیدہ حضرت حیات شاہ سجادہ نشین حضرت شاہ جیون علیہ الرحمۃ کے سر پر ہے۔



مبلغ اعظم کے علم مناظرہ کا شاہکار  
یعنی

## مناظرہ مندراں والہ

میں

## مرزائی شکست

یہ مناظرہ

ایک مرزائی مبلغ کی بے اصولیوں اور بے علمیوں کا  
مَرَقَع

ہے

## وجہ تالیف مناظرہ ہذا

حضرات! اس مناظرہ کو تحریری صورت میں لکھنے کی ضرورت یہاں  
ذیل پیش آئی۔

اول۔ تو مبلغ اعظم صاحب قبلہ نے تھوڑے وقت میں دلائل عقول  
اور منقول کے اتنے بیشمار موتی اور جواہر برسائے کہ ان کا ضائع ہو جانا  
اور زمین اور مسلمین مصلحین تک نہ پہنچنا بڑا نقصان تھا۔

دوم۔ مرزائی صاحبان غلط پروپیگنڈے کے بادشاہ ہوتے ہیں  
نہ معلوم اپنی اس بار اور شکست کو چھپانے کے لئے کیا کیا حربے  
استعمال کرتے ہوں گے۔ کہاں کہاں پھرتے ہوں گے۔ کیا کیا پروپیگنڈے  
کئے ہوں گے اور اس کے مخالف گفنگو، غلط منسلط باتوں کو اپنی کانٹوں  
بتایا ہو گا۔

اس رسالہ میں ہم وہ دلائل پیش کر رہے ہیں جو حضرت مبلغ اعظم صاحب قبلہ نے  
مرزائی احمدیہ کو مختلف موضوعات پر دیے۔

## مجاولہ حقہ اور مجاولہ باطلہ



مناظرہ حقیقہ وہ ہے جس کے دلائل علم سے پیش کئے جائیں اور  
مناظرہ باطلہ وہ ہے جس کے دلائل مطابق علم مناظرہ نہ ہوں۔ جیسا کہ  
خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔

ما ضر یؤدک الا جدلا۔ اور مناظرہ حقہ وہ ہے جس کی نسبت فرمایا۔  
وجاہدہم باقنی ہی احسن (تفسیر کبیر ص ۱۱۱ ج ۶)

## تحقیق مقام

جادوہم یا اتق ہی احسن۔ حضرات! مناظرہ حکمت اور عقلیت نہ نہیں کیونکہ حکمت علماء تحقیق کا حصہ ہے جس کے دلائل قطعیہ اور یقینیہ ہوتے ہیں۔ موعظہ حسنہ عوام کے لئے ہوتا ہے جن کی فطرت سلامت ہے وہاں دلائل عقلیہ اور اقابہ بھی مقید ہوتے ہیں۔ عبر امثال قسے کہانیاں سن کر بھی وہ اثر لیتے ہیں۔ کیونکہ فطرت سلیمہ میں مادہ افکار نہیں ہوتا مگر جہل مخالفین اور دشمنین کیلئے ہوتا ہے۔ لیکن اس کیلئے بھی احسن ہونا شرط ہے اور احسن کیلئے علم ہدایت کتاب روشن کی شرط ہے۔

مگر مرزا فی حضرات ان ہر سہ امور سے کورے ہوتے ہیں۔ آپنا دعویٰ نہ بیان حکمت سے ثابت کر سکتے ہیں کیونکہ معنی برحقاقت نہیں۔ افتراء اور کذب ہے، مگر اور فریب ہے، دلیل اور جہل ہے۔ اسی لئے ان سے علماء ختم ہوتے جا رہے ہیں صرف کالج اور تعلیم دنیاوی پر گزارہ ہے۔ مرزائیت کی ترقی اور استقامت کا دار و مدار صرف اچھی ملازمت دلائے اور اچھے خاندان میں شادی کرنے پر منحصر ہو گیا ہے۔ علم القرآن پڑھانے سکھانے کا روبرو میں کوئی اچھا انتظام نہیں۔ جناب مولوی ابوالفضل اللہ و تہ صاحب جالتھری کے سوا اب کوئی پرانی قسم کا مولوی نہیں رہ گیا اور قاضی تنویر و خیرہ کی نسبت مسیح اعظم نے فرمایا، وہ تو عربی کی عبارت بھی مناظرہ عام اور میں غلط پڑھتے دیکھ گئے ہیں۔ وہاں فیصلہ ان کے خلاف ہو گیا۔ وہ لڑکا جس کے لئے مناظرہ تھا مرزا فی نہیں رہا۔ چنانچہ تقریری فیصلہ ان کے خلاف موجود ہے۔ یہ وہ ہے علم الحقائق میں رہ کر بات نہ کرنے کی۔

حقاقت و حکمت موعظہ حسنہ سے کام نہیں لے سکتے۔ کیونکہ قصص انبیاء اور آل انبیاء ان کی تصدیق نہیں کرتے۔ اقتداء بانبیاء نہیں کر سکتے۔ قریب ابراہیم آل ابراہیم مثال موسیٰ تشبیہ ہارونی سب ان کے خلاف ہے۔ رہا جہل تو وہ بھی خیر احسن یعنی خیر علم ہدایت اور کتاب روشن کرتے ہیں۔ وہ نہ ایک مرزا فی کا مناظرہ ایک شیعہ عالم سے تھا تو اسے کہ نہ اپنی نبوت کا دعویٰ معنی برصداقت کر سکے دوسرے امامت پر گنہگار کر سکے۔

نہ نہ آخر ظاہرین کا انصاف خصوصاً امامت کا دعویٰ تو اس کے نہ مان سکے صرف بنات رسول کا تعداد کا مسئلہ جن کا نہ مرزا فی اصول سے تعلق ہے نہ شیعہ اصول سے اور اس میں بھی جناب فاطمہ کی شہرت تو آخر عصمت طہارت میں غیر کو شریک نہ کر سکے اور عقیدہ میں بیت محکم اور حدیث متواتر و مشہور نہ پیش کر سکے۔ صرف رطب و یابس قیاس و الفارق مان لے مگر جہل احسن کی تعریف یہ ہے۔ ان یحکون دلیلاً مرکباً من مقدمات مشہورۃ عند المسلمین و من مقدمات مسلمۃ عند الخصم ذالک تھاقل و هذا الجدل هو الجدل الواقع علی الوجه احسن۔ کہ ہاویلہ احسن وہ ہوتا ہے کہ دلیل ایسے مقدمات سے مرکب ہو کہ مشہور عند الجہل اور مسلم ہوں یا کم از کم ایسے مقدمات سے دلیل مرکب ہو جو عند الخصم مسلم ہوں ورنہ جادو احسن ہوگا بلکہ غیر احسن ہوگا اور دلیل مقدمات باطلہ سے مرکب ہوگی۔ ایسے مناظرہ کا کام صرف بھڑکنے اور باطل مقدمات کی ترویج ہوتا ہے۔ سامعین کو بھڑکایا جاتا ہے پھر بھڑکنے کے کام لینا و دعویٰ مناظرہ میں طرق فاسدہ یعنی فاسد راہیں اختیار کرنا، غلط روشیں اختیار کرنا۔ (کما فی تفسیر کبیر ص ۵۵)

جیسا کہ مرزا فی اور اکثر جان مال کہتے ہیں کبھی ایسی دلیل نہ پیش کریں گے جو عند الجہل اور مسلم یا کم از کم عند الخصم مسلم اور مشہور ہو۔ صرف نوادرات غنیات غیر مشہور اور غیر مسلم مان پیش کریں گے۔ ایسیہ جوڑا تو تو بے نماز اور بے عمل بلکہ بے ایمان جن قرآن سے رکعتیں ہی۔ مثلاً لا تقر بوا الصلوٰۃ کہ نماز کے قریب نہ جاؤ۔ مستعدان میں موجود ہے۔

## جدل احسن اور مرزائیوں کی بے اصولیاں

حضرات ناظرین! جب مرزا فی جماعت کا وفد آیا تو انہوں نے چاکلیاں مٹھولیں شروع کیں تو مسیح اعظم نے اس پر اچھا خاصہ تبصرہ فرمایا۔ حضرات دل بات کرنی چاہیئے۔ مناظرہ کے اصولوں میں رہنمائی کرنی چاہیئے۔ ورنہ جہل غیر احسن اور جہل اور حدیث کی رو سے منہ ہے، حرام ہے، دینی حیات کی موت کا باعث ہے۔ لے لے لے ایمان ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے۔ ومن الذاس من یجادل



فی اللہ بغیر علم و یتبع کل شیطان مودید کتب علیہ اللہ من قولہ ۵  
فاتحہ یضلہ و یدہیہ افی عذاب السعیر۔ پ۔ ۱۔ ج ۲۔

کہ بعض لوگ دین خدا میں بغیر علم کے جھگڑتے ہیں اور ہر شیطان سرکش کے پیچھے  
بھیلتے ہیں اور شیطان ہریر لکھا جا چکا ہے کہ جو شخص اس کے پیچھے چلے گا اقول تو  
وہ اس کو گمراہ کرے گا، دوم اس کو وہ عذاب جہنم کی طرف رہنمائی کرے گا کہ بغیر علم اور بغیر  
اصول مناظرہ کرنا شیطانی فعل ہے۔

ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ولا ہدی ولا کتاب منیر  
ثانی عطفہ لیضل عن مسیل اللہ ولہ فی الدنیا حق و فی الآخرة یوم  
القیمة عذاب العریق۔ (پ۔ ۱۔ ج ۲۔)

کہ بعض لوگ وہ ہیں جو دین خدا میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر علم کے اور ان کے  
ہاں نہ مناظرہ کرنے کی ہدایت ہے اور نہ ہی کتاب روشن کا ثبوت رکھتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ  
دین خدا میں مناظرہ کرنے کے لئے اقول علم دین کی ضرورت ہے۔ دوم ہدایت مناظرہ  
یعنی مناظرہ کے اصول، سوم کتاب روشن کا ثبوت یعنی اشارے کیلئے جو تھوڑے دہریوں  
کوئی روشن ثبوت چاہیے مگر مرزا انہوں کی ثبوت صداقت اس کی ممکن کہاں کہ علم سے مناظرہ ہو  
اور اصول کی پابندی ہو اور کتاب منیر کا ثبوت ہمیں میں شک و شبہات نہ ہوں۔

ولا یجادلوا اهل الکتاب الا بالاتی ہی احسن الا الذین  
ظلموا منهم۔ (پ۔ ۱۔ ج ۲۔)

کہ اہل کتاب سے سوائے سوائے مذہب طریقہ کے بحث مت کرو سوائے ان لوگوں  
کے جو ان میں ظالم ہیں۔

یعنی اصول مناظرہ کی حدیں یہاں نہ جاتے ہیں اور بے محلی گفتگو کرتے ہیں  
یہ مرزائی مسیح اکثر بے علم کلام الا الذین ظلموا منهم کے مصداق ہوتے ہیں  
بے اصول بے محلی بات کرتے ہیں۔ ان کو تم کی برتری جواب دینے کا کوئی مضائقہ نہیں ہے  
چنانچہ آپ کو یہ مناظرہ پڑھ کر معلوم ہو جائے گا کہ مرزائی مسیح نے جہود کی راہ کو  
کیسے چھوڑا۔ متواترات سے منہ کیسے موڑا اور قواعد مسلمہ کو کیسے توڑا۔ ان چیزوں کے  
ظاہر کرنے سے ہمارا مطلب مرزا انہوں کا کذب و افتراء جھوٹ طوفان غلط بیان

غلط و لکڑیل وہی اور ظنیات کو ظاہر کرنا ہے تاکہ عوام سادہ لوح کلاں پیروں پر ایمان  
رکھیں۔ ظنیات و ہمیات مغالطات سے بچ جائیں۔ سچ ہے قدرت کلمۃ حق  
صدقاً وعدلاً۔ کہ اللہ کے کلمے پورے ہوتے ہیں ناقص نہیں ہوتے، سچے  
ہوتے ہیں مطابق واقعات ہوتے ہیں افتراء نہیں ہوتے۔ یعنی بر عدل ہوتے ہیں نہ انصاف  
انصاف ہوتے ہیں بے محل نہیں ہوتے۔

جیسے مرزا انہوں کے دلائل اور دعوے نہ پورے نہ سچے نہ عدل نہ انصاف  
صرف لاف و گداز چستی چالاکي اللہ سے میاکی، نہ خوف نہ ڈر، نہ در، نہ گہرا نہ علم  
نہ اصول، جو چاہا مان لیا، جو چاہا چھوڑ دیا۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ اپنے نبی مرزا صاحب  
کے اقوال بھی چھوڑ جاتے ہیں جب وہ معصوم ثابت نہیں ہوتے تو دوسرے اخیار کی حکمت  
سے بھی انکار کر جاتے ہیں۔

## فہم مناظرہ اور مرزائی مسیح کی بے علمی

حَضَرَات! مرزائی اصول مناظرہ سے واقف نہیں ہوتے لہذا کسی علم  
کے قاعدہ و ضوابط بھی مد نظر نہیں رکھتے۔ نہ تفسیر کے، نہ تفسیر ہدایت کے  
ہیں نہ علم حدیث کے، لہذا صحیح و ضعیف میں فرق نہیں کرتے نہ تاریخ کے، لہذا  
غلط روایات بے سند کا سہارا لیتے ہیں۔ نہ اصولی مناظرہ کے قاعدہ و ضوابط کی  
پردہ کرتے ہیں نہ شیعہ ہمارے کی طرح چلتے ہیں۔

## مناظرہ مشتق من التظہیر ہے

مرزائی مسیح، مسیح اعظم کی علم و مہارت میں نظیر ہی نہ تھا۔ لہذا انہیں  
دلائل و قیاس۔ ان کو انہماک جواب مطلوب ہی نہیں ہوتا۔ لہذا مناظرہ نہیں بلکہ مبارکہ کہتے  
ہیں اور محاذ پر آتے ہیں۔ یعنی اپنا بڑا پٹن ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں  
تاکہ خفت و رعب۔ لہذا ان کو تکلف تصنع بناوٹ اور چستی چالاکي مکر و فریب نے

[illegible]

میں نے اعظم کا عالمانہ جواب

متبعی کا علم نہ فرمایا۔ حضرات سامعین یہ ہے اس صحابی کا علم اور ایمان ادیب اور  
عرفان کو معاد اللہ تمام زمین ازواج انہی میں گندہ ثابت کرنے لگا اور آیت کا ترجمہ غلط  
کرنے لگا اور آلِ امتیہ کو علم کی بجائے گندہ کے انہی کا الزام دھرنے لگا۔  
ہم نہ معاد اللہ ازواج انہی میں گندہ دھرتے ہیں نہ آلِ امتیہ سے گندہ نکالنے کا دعویٰ  
کرتے ہیں نہ آیت خدا کا ترجمہ گندہ کرتے ہیں نہ ان کا لفظ طرف اس کو منسوب کرتے ہیں۔

خفایق آیہ تطہیر

[illegible]

اٹھا امریۃ الخ ارادہ شیئاً ان یقول لہ کن فیکون کہ عالم امر میں عجیب  
کوئی ارادہ کرتا ہے تو وہ چیز فوراً ثابت ہوجاتی ہے اور ملاوہما) اور میرے پیش رو ہیں کہ کئے گئے  
کہ وہ پاک ہو جائے۔ یہ وہ ارادہ کہ جس کے ساتھ بلا فضل و الفضل صرف ارادۃ الٰہی سے  
یہ سب عیاں نہیں ہوتے۔ پس کی اور ظہیر کا اعلان اور ظہیر کا تاج کرامت ان کے سر پر  
ہمیشہ رہے گا۔ کوئی ہزارہ کو کشش کرتے ان میں سے نہیں ثابت نہ کر سکے گا۔ جو میں  
سے مراد شیطانی اعمال ہیں۔ اٹھا الحظوظ والموسى والا نصاب والاولام  
رجس من عمل الشیطان (المائدہ ص ۶) مگر شراب، جوا، گھڑے جوئے بت  
تیرک سے تقسیم سب رجس اور شیطانی ہیں "من" بیان یہ ہے یعنی شیطان  
کا ان پر تسلط نہ ہوگا۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت علیؑ اور میری شیطانی نظر سے  
پاک ہیں کیونکہ فطرۃ اور پیدا کسی پاک ہیں۔

چنانچہ یا مومنین! اللہ! اصطفاک و طہرت اور یا عینی! اتی  
متوفیک و رافعک اتی و مطہرت الخ (آل عمران)  
لہذا ان کو یہ ظہیر حاصل ہئی مگر حکم و آل و عیال ظہیر کا یہ ابتداء ہے۔  
یظہر ہم قطعاً و کاملاً معلول مطہر ہے کہ اگرچہ وہ کجا خرم و ظہیر پاک ہیں  
مگر یہاں امکان اس کا کہ حد ہے۔

مستیع اعظم نے فرمایا۔ مرزا یوں لکھتا ہے حضرت عیسیٰ اور جناب مریم پر بہت سنگین تو اس سے پاک ہونے غلط ہے۔ جناب مریم قبل پیدائش عیسیٰ ہی پاک و مطہر تھیں اور یہ آیت قبل پیدائش ہی ہے۔ اسی نذر لکھ بھائی بطریق محض اب وقت سے پہلے پاک اور حضرت عیسیٰ اسی لایا ہوا نکتہ کا اعلان قبل ولادت سے پاک ثابت کرتا ہے۔ یعنی یہ وہ ہستیوں میں جو قبل پیدائش پاک تھی۔

مستحق اعظم نے فرمایا۔ گند نکالنے کے معنی تو یہ ہوتے ہیں اخراج ہوتا ہے۔  
 "یخرج عنکم النجس" ہوتا کہ جس کو نکالنا، یہاں لفظ الزحابی ہے جس کے معنی نے جانے کے ہیں۔ اور عن البعد والافتراق ہے یعنی دور سے کہنے کے لیے کہ اللہ کا اللہ ہے جس سے دور ہی دور رکھنے کا ہے۔ اور  
 حضرات! اللہ جس کو قریب نہیں آنے دیتا، کمال ہے میں۔ یہ ہے اس کا اللہ ہے۔



کے علم کا حال ہے۔ یہ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر جگہ سے بڑا کافی ہوتا ہے۔

و یطہرکم تطہیرا۔ باب تطہیر سے ہے باب تقصیل یا ایجاد فعل کے لئے ہوتا ہے جسے قطعہ یا قطعہ میں نے اس کو قطع کیا۔ یعنی میرے کٹنے سے قطع پیدا ہوا ہے۔

اور کیا اوقات نسبت فعل کے لئے ہوتا ہے جیسے کتبہ تکبیرا اللہ کی کبریا کا اعلان کر۔ اللہ کی کبریا نہ اللہ کو بڑا کر۔ معاذ اللہ و یطہرکم تطہیرا۔ باب تقصیل کا مصدر ہے تطہیر نسبت فعل کے لئے ہے یعنی اللہ تمہاری طہارت کا اعلان کرے گا۔ تمہاری طرف پاکیزگی کو فوسب کرے گا۔ معجزات کیاں۔ وہاں اللہ تعالیٰ سے تمہاری ایسی تطہیر ثابت کرے گا کہ کوئی مرزا، عیسائی خارجی، وہابی تمہاری طرف میں کو فوسب نہ کرے گا۔ حتیٰ کہ مرزا قادیان نے اگرچہ یہ کہا ہے کہ یہ نظر

اور یہ بھی کہا ما بھی حسینہم من ظلم یزید (مقدمہ خلیفہ الہامیہ) لیکن یہ لکھنے کے بعد کہنا تھا کہ حیش وہ ہے جس کو خدا نے اپنے دست قدرت سے پاک کیا۔ مگر مرزا قادیان کی بلا جانے کہ یطہرکم تطہیرا کے کیا معنی ہیں۔ ظالم کو زمین ان کی پیدائش کیس ہے اصل اعلان تقہیر سے کن پاک چیزوں کا اعلان اور اثبات مطلوب ہے۔ یہ سچ ہے۔

اللہم یا من خلق محمدآ وآلہ بالعبادۃ وعبادہم باکرسانہ وخصمہم بالنوسیلۃ وجعلہم ودقۃ الانبیاء وخلقہم بنعم الوجودیاء والافئۃ وعلیہم علم ماکان وما بقی وجعل افئۃ الناس قہوی الیسام۔ (صحیفہ سجادہ) تو جہلہ۔ اے اللہ تو نے محمد و آل محمد کو بزرگی کے ساتھ خاص کیا اللہ ان کے گھر میں رسالت بلا عوض رکھی ادا ان کو مقام وسیلہ اور اپنے قرب اور مقام محراب سے خاص کیا اور انبیاء کے واسطے بنا اور ان کے ساتھ آئمہ اوصیاء کو ختم

کر دیا۔ یعنی ان کے سوا کوئی دوسرا ہو سکتا ہے تمام۔ اللہ ان کو علم ماکان وما یکون دیا۔ اور وہ ان کے دونوں کو ان کی طرف سے کمال کی رحمت اور عفو کی رحمت میں ہاں اللہم صلی علی محمد و آل محمد

رب صلی علی اہل بیتہ الذین اختلفہم لایہدک وجعلہم خزنة علم وحفظة دینک وخلقاک فی ارضک وخلقک علی عبادک وطہرہم من الرجس وخلقک من تطہیرا واداک وجعلہم الوسیلۃ الیک والمسلک الی جنتک (صحیفہ سجادہ)

اے اللہ درود سلام بھی اُپر ان مسطور کے ہیں کہ تو نے میری طرف سے پاک کیا اور اپنے امر کے لئے خود میں لیا اپنے علم کے غریب بنایا اور اپنے دین کا محافظ کیا اور اپنی زمین پر خلیفہ بنا یا ان کو وسیلہ اور مسلک بنا یا اپنی جنت تک۔ یعنی جنت میں وہی جائے گا جن کا وہ وسیلہ ہوں گے اور ان کے درجہ اور مسلک پر چلے گا۔ یہ کہ اپنے آپ کو وسیلہ کمال کے مرزا کی ہر جگہ ہر جگہ محمد آل محمد کو چھوڑ کر مرزا کے پیچھے ہو۔

پھر ان کے پیچھے تیرا روبرو کرنے کہتے لوگوں کے ایمان خالص کو نہیں کہتے مسافر ایک کے بجائے سراب میں داخل ہو گئے۔ یہ جسدنا انطمان ماعرفین کو پیاسے پاؤں کے مگر وہ سراب دھوکا کے آپ کی رہا تھا میں جا کر سیراب ہوا اور اب حیات الہیاتی کے پیاسے ہو گئے۔ ایمان کے قطرہ آپ نے ان کو سیراب کر دیا۔ ہائے چشمہ کو ترسے انہوں نے پانی نہ پیا۔ ان یہ تقرقا حتیٰ یبدی علی الخوض (مکملہ شریف) باب مناقب اہل بیت یعنی قرآن پاک اور اہل بیت حوض کوثر تک متفرق اور جدا ہو کر گئے۔ یعنی حوض کوثر تک نہ قرآن کی بجائے کوئی کتاب آئے گی نہ آل محمد کے سوا کوئی اور امام ہوگا۔ یعنی باہ اور بھائی بھی جھوٹے ہیں جب تک کہ قرآن شریف ہو گیا اور مرزا کی بھی جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں محمدی ہادی اہل بیت کی بجائے آپ سے آگیا یعنی مکمل مرزے امام اور نبی بن گئے جن کا آل محمد سے قطع کا بھی تقہیر ہے یہ مرزا پاک و پاکیزہ ہیں ان کا تاج اہل بیت کے سر پہ گا۔

اگر کسی مسلمان کو یاد کر دو چران مقلان ہرگز نہیں

## تحقیق لفظ البیت

انشاء یرید اللہ لیدھب عنہم الزوجین اهل البیت ویطہرکم تطہیراً۔ (نہج)  
 مبلغ اعظم نے فرمایا حضرات! اس پر اہل بیت حقہ کا اتفاق ہے کہ آیہ تطہیر میں جو لفظ اہل بیت آیا ہے اس سے مراد اہل بیت اور رسالت ہیں کسی اور کے گھریا اہل کا ذکر نہیں درمزا قبول کا نہ باہر اور بہرہوں کا نہ ہمارے اسلامی بھائیوں کا نہ اس اہلیت میں صحابہ کرام کے شمول کا کوئی مدعا ہے۔ ہاں البتہ ازواج النبی کے داخل و شامل ہونے کے بعض صحابہ اور تابعین کا بھی جوئے مکران کا اصول قرآن اور حدیث سے ثابت نہیں۔ کیونکہ البیت معنی ہاں ہے اور الف لام برائے جنس یا استغراق نہیں بلکہ برائے جہ ہے۔

اور مجدد جب تک اللہ و رسول قبلہ نہ دیں کون جان سکتا ہے۔ لہذا ہمارا دعویٰ ہے کہ کوئی حدیث ازواج کے شمول میں وارد نہیں بلکہ بعض حدیثوں میں آیہ تطہیر کے نزول پر اہل بیت میں شمول سے منع فرمایا۔ چنانچہ تفسیر ابن کثیر ص ۱۱۱ جلد سوم میں ہے حضرت نے نبی آتم سلمہ سے فرمایا توی قطعی عن اہل بیٹی ائمہ کرمیہ اہل بیت سے علیحدہ ہو جاؤ۔

### بقول رسول خدا

## اہل بیت اور ازواج کا فرق

عن ام سلمة رضي الله عنها قالت ان هذا الآية نزلت في بيتي انما يريد الله ليدھب عنھم الزوجین قالت والاحاسنة علی باب البیت فقلت یا رسول اللہ السی من اهل البیت فقال صلی اللہ علیہ وآلہ

وصلی اللہ علی خیر امت من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (تفسیر ابن کثیر جلد سوم ص ۱۱۱)

توحید۔ لہذا اہل بیت سے مراد یہ ہے کہ اہل بیت اس وقت نازل ہوئے جبکہ حضرت پُر نور میرے گھر میں تشریف لائے تھے اور میں دروازہ پر بیٹھی ہوئی تھی تو میرے عرض کیا کہ کیا میں اس اہل بیت سے نہیں ہوں۔ فرمایا تیرا انجام بخیر ہے۔ تو ازواج النبی یعنی رسول کی بیویوں سے ہے۔

یعنی! حضور رسالت مآب کی زبانی فیصلہ اور فرق ہو گیا کہ ازواج اور اہل بیت اور ہیں۔

مبلغ اعظم نے فرمایا کہ حدیث کی کتابوں میں باب مناقبہ اہل بیت میں کسی بیوی کا ذکر نہیں ہے بلکہ ان کا باب علیحدہ ہے۔ اگر کوئی عالم صحاح ستہ کے اہل البیت کے مناقب میں کسی بیوی کا ذکر دیکھ دیکھ دے تو قابلِ العار ہے۔

## اہل البیت کی تحقیق

مرزا کی مبلغ نے موضوع سے متنبہ نہیں کیے ہوئے اہل بیت میں بیویوں کے داخل یا نہ داخل ہونے کا مسئلہ غراہ غراہ پیش کیا۔ حالانکہ پیش کیا گیا اور یہاں کیا۔ اصل بات یہ تھی کہ مبلغ اعظم سے بات کر کے نام پیدا کرنے کا متنبہ تو تھا لیکن اصول و قواعد علم و موضوع میں نہ کہ بات کر ہی نہیں سکتا تھا۔ لہذا الفرقی یثبت بالحقائق یکم و دہے کہ حلقے کا سہارا۔ ہر طرف پاؤں مارتا رہا۔ آپ دیکھ کر بات سے ازواج تک ازواج سے ختم نبوت پر حملہ کر کے ختم ہو گیا اور تو سلمہ لکھ کر ہادی کے گھر سے گئے مگر غلط۔ اظافا لکھ الحیاء فاضل ما شئت شرم چہ گشتی است کہ پیش مرواں آید

مگر کیا کریں، عیاں کذب و افترا کا اس کے بغیر گزارہ ہی نہیں ہو سکتا صرف دیکھ کہ ان سے لائیں بنیاد ہی کذب و افترا پر ہے۔ سکتا اللہ یقیناً ہمارے۔ مبلغ اعظم نے فرمایا کہ میں نے مرزا کی مناظر کو اکثر دیکھا ہے کہ وہ منہ



میں شاعرانہ چالوں، بھیلوں، بہانوں، جھوٹوں، فریبوں، غلط بیانیوں، حوالوں میں صلح و برید سے پرہیز نہیں کرتے۔ حوالہ دینے میں قوی و ضعیف صحیح و سقیم کا فرق نہیں کرتے۔ کیونکہ ایسا کہنے بھیراں کا گدارہ بھی نہیں چلتا۔ کیونکہ وہ ایسی چیز کے مدعا کرتا ہے جس کی قرآن و حدیث میں کوئی گنجائش نہیں اور کوئی مقام نہیں اور دین میں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اس کا کوئی وجود اور ثبوت نہیں۔

## مرزائی مبلغ کی دلیل

### شمول ازواج باہل بیت

مرزائی مبلغ مولوی احمد علی نے پرانا ناموشہ دہرایا کہ اہل بیت سے مراد ازواج ہیں انما یزیدن اللہ لیلہ حب عنکم الرجس اهل البیت ویطہرکم تطہیراً میں سیاق و سباق میں ازواج کا ذکر ہے۔ اور تعجبیں من امواللہ رحمۃ اللہ ویدکا تہ علیکم اهل البیت میں تعجبیں میں صیغہ واحد مؤنث حاضر ہے۔ بنی سارہ کو خطاب ہے۔ لہذا اہل البیت سے مراد زوجہ ہے اور اہل نہیں۔

### جواب مبلغ اعظم

حضرات! خدا کو حاضر و ناظر اور شاہد کر کے کہتا ہوں کہ مبلغ اعظم نے اپنی عادت کے مطابق روانی اور ادا تہیگی سے اس کے جواب میں دلائل کی بارش کر دی۔ فرمایا حضرت انما یزید اللہ لیلہ حب عنکم الرجس اهل البیت کا ترجمہ خود قرآن اور حدیث میں موجود ہے۔

اور قرآن مجید میں والذہا عشیدتک الاقربین سے حضور کے خاندان کے اقرب افراد مراد ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ اس آیت کے نزول پر حضور نے حضرت فاطمہ کو حضرت سے خطاب کیا۔ دیکھو بخاری شریف، کتاب التفسیر ص ۱۲۱ اور قرآن شریف میں

واعلموا انما عنکم من سوی فاقہ حبسہ و لتزول ولدی صریح موجود ہے کہ جس خاندان رسول کا حق ہے چنانچہ حضرت علی متوفی خمس پر ہے۔ صحابہ کے اعتراض پر حضور نے منبر پر اٹھ کر اس سے یہی ارادہ کیا ہے اور قرآن مجید میں البی او فی ہامو منین من الضموم والواجہ اقولہ ہم و اولیاء الارحام او فی بعضہم بعض

کہ حضور ہم سب کے جاکم ہیں اور ازواج البی ہاوی میں بھی میں شامل ہیں۔ اصل ال بیت اول الارحام رحی نفی رشتہ طروں کا نام ہے ہر چیز کا نام اس کے بعد آئے۔ مشکوٰۃ شریف کا نام اب منقول ہے کہ اہل بیت کی اولیاء احمد علی کو دیکھا یا کہ اس میں ازواج کا ذکر دیکھا دو۔ مگر خاموش ہے ہوش، اور ذی شرف کا باب مناقب اہل بیت النبیا، کہ اس میں ذکر ازواج دیکھا دو۔ مگر نہ ذی مناقب فرود کہا کہ عدم ذکر سے عدم وجود لازم نہیں آتا۔ مبلغ اعظم نے فرمایا کہ مگر ذکر میں شامل بھی نہیں پایا جاتا۔ الظن قرآن اور حدیث کا کوئی جواب نہ دیا اور بال کیا کہ اب مناقب میں میں نہ ازواج کا ذکر ہے نہ دیگر بیات کا۔

### الْعَجَبِیْنِ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ

کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ حضور من امواللہ تک کہ حضور واحد مؤنث حاضر ہے۔ مگر یہاں صیغہ کلام ترک حال ہے۔ اور رحمۃ اللہ ویدکا تہ علیکم اهل البیت انما حبسہ حبسہ کا جملہ معترضہ ہے۔ اس کے صیغے مؤنث کے ہیں بلکہ ذکر کے ہیں۔ رحمۃ اللہ ویدکا تہ سے مراد نعمت نبوت و امامت ہے اور کہہ کر حضرت نبی پر ہی ہے نہ امام اور اس کا ترجمہ خود قرآن مجید میں موجود ہے۔

ای اللہ اصطفیٰ آدم و نوحا و آل ابیہیم و آل عمران علی العالمین ذریۃ بعضہا من بعض میں آل کا ترجمہ ذریۃ ہے۔ اقی جامعہ للناس اماما قال ذہن و ذہن قال ذہن و ذہن قال ذہن و ذہن میں ذہن یعنی خود موجود ہے اور۔

اَمْ يَحْسَدُونَ لِلْاِنْسَانِ عَلَىٰ مَا اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ اَتَيْنَا آلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ بَيْنَ لُغْلٰلٍ مَّرْجُومَةٍ وَاِنَّ تِلْكَ حَسْبُنَا اٰتَيْنَا هَآ اِبْرٰهِيْمَ اِلٰهَ اَهْلَ ذُرِّيَّتِ الْاَوَّلٰنَ مَوْجُودًا خَالِدِيْنَ فِيْهَا بَرِيْءٌ كَالْفَلَاحِ مَوْجُودٌ نَّهِيْهُنَّ عَنْ اَهْلِ ذُرِّيَّتِ الْاَوَّلٰنَ كَاْتَمِهِنَّ خَدْرَ اَهْلِ بَيْتٍ سَيَكُنُ فَيْصُهُنَّ كَرِيْهًا لِّرَاثَةِ اَصْحَابِ كَا اَهْلِ بَيْتِ اَهْلِ حَقَرَتِ ذُرِّيَّتِ خَالِدِيْنَ فِيْهَا كُوْنِيْ ظَلَمِيْنَ هِيَ -

## کوئی سے الزواج اہل بیت میں داخل ہوتے ہیں

مستحق اعظم نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک منظر ہے نہ یہی صرف زعم ہونے یا صیغہ نکاح کے جاری ہونے کی وجہ سے اہل بیت ہوجاتے ہیں یا ان اہل بیت میں داخل ہے جن پر صدمہ حرام ہے یا ان اہل بیت میں داخل ہے جن کے لئے آج ظہیر آئی، یا ان اہل بیت میں داخل ہیں جو مہاجرین گئے یا ان اہل بیت میں داخل ہیں جن کے ساتھ تشنگ کا حکم ہے۔ حدیث ثقلین اور حدیث غدیر میں آیا، یا ان اہل بیت میں داخل ہیں جن کی موقت کا حکم آج موقت میں آیا۔ اس کی ترویج حضرت زید بن ارقم صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ اور صحیح مسلم جیسی مستند کتاب میں آچکی ہے۔

فَقُلْنَا مَنْ اَهْلُ بَيْتِهِ لِنَسَاءٍ قَالَ لَا وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنَّ الْمَرْءَ لَيَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ اَلْعَصْرُ مِنَ الدَّهْرِ ثُمَّ يَطْلُقُهَا فَيُتْرَكُ اِلٰى اَيِّهَا وَقَوْصُهَا اَهْلُ بَيْتِهِ اَصْلُهُ وَعَصْبَتُهُ اَتَدْرِيْنَ حَرَمُ الْمَرْءِ قَتْلُ بَعْدَةٍ - (صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۲۸۰ مطبوعہ دہلی)۔

کہ حضرت زید بن ارقم صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث ثقلین بیان فرمائی کہ حضور نے فرمایا میں تمہارے اندر قرآن اور اہل بیت چھوڑنے والا ہوں۔ تو راوی کہتا ہے کہ ہم نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور کی بیویاں آپ کے اہل بیت سے ہیں۔ انہیں عورت کیسے اہل بیت ہو سکتی ہے۔ کہہ زائد مرد کے ساتھ گزارتی ہے۔ پھر وہ اس کو طلاق دے دیتے ہیں تو اپنے باپ اور اپنے خاندان کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل بیت آپ کی اصل اور آپ کا خاندان ہیں۔

جن پر آپ کے بعد صدمہ حرام ہے۔ و صحابہ کرام کی زبانی ہی بات ہے جو کہ اب بجا رہے۔ مرزا کا ادھر ہمارے بھائی کیا کریں۔ ہیں ثابت ہو جائے۔

عورت صرف تین طرح سے داخل اہل بیت ہو سکتی ہے، ایک خاندانی ہے جیسے حضرت سارہ حضرت ابراہیم کی چچا زاد تھی۔

دوم۔ ان ولد ہستی ہیں جن کا ماں جیسے حضرت اسماعیل کا ماں، یعقوب علیہ السلام کی والدہ انبیاء بنی اسرائیل اصل۔

آئم مومنین یعنی حضرت موسیٰ کی ماں۔ حضرت عذراۃ الکبریٰ حضرت فاطمہ الزہرا کی ماں۔

سوم۔ معصومہ ہو جیسے حضرت مریم، حضرت سارہ جو فرشتوں سے حکام آئیں۔ آئم مومنین جن کو وہاں ہوئی۔

حضرت فاطمہ الزہرا جو معصومہ، طاہرہ صدیقہ شہیدہ ہوئیں جن سے رفتے حکام اور خادم ہوئے۔

حضرت عذراۃ الکبریٰ جنہوں نے تصدیق رسالت کی اسی لئے ان کا گھر شہرہ شرف سے پاک جنت المادوی بنا۔ کیونکہ وہ اہل بیت کی اصل ہیں۔

## بیت سے کوئی نسبت مراد ہے

اہل بیت کا مفہوم سمجھنے کے لئے پہلے بیت کا صحیح تفسیر کرنا ہے۔ بیت سے مراد بیت اللہ ہے یا مسجد النبی ہے یا خاندان رسالت ہے یا بیت المقدس ہے اگر بیت اللہ ہے تو وہ اہل بیت ہیں جن کی نسبت حضرت ابراہیم نے (وَاٰلِہٖٓ وَسَلَّمَ) ائی اسکتے ہیں خدایتی بواہر عندی ہے نہ ہر عہد بیتت الخیر اور کہہ اللہ میں نے اپنا اولاد کو تیرے عزت والے گھر کے پاس بسا دیا۔

لفظ فقیہ صاف فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ کا گھر میں پیدا ہونے والا اہل بیت المقدس کی بنیاد وہ بنی ہے جو حضرت موسیٰؑ نے جسکی میں ہلے عبادت کی اور حضرت داؤدؑ اور ان کی اولاد کے اہل اور متوال ہوئے۔ انتہی میں بتکذیبہ ہارون من مومنین سے مراد حضرت علیؑ اور ان کی اولاد اہل بیت ہوئے۔ اسی سے مسجد



نبوی سے دیگر صحابہ کے دروازے بند کر کے حضرت علیؑ کا دروازہ کھلا رہنے دیا۔  
اور خاندان کا اتحاد و یگانگت کا جھنڈا نہیں چھوڑنے بار بار فرمایا حتیٰ منیٰ و افا  
مند اور بیتلوا شاہد منہ قرآن شریف میں آیا ہے کہ حضرت علیؑ اور سرکارِ دو عالم  
ایک دوسرے کے جزو اور ٹکڑے ہیں۔

## مسئلہ ختم نبوت میں مرزائی مبلغ کی جیل و محبت

مرزائی مبلغ حسب عادت جب دیگر بنات کو پیش فاطمہ الزہراؑ کے حلیہ قاطعہ  
سماطہ متواترہ مشہورہ سے نہایت رسولؐ نہ ثابت کر سکا۔ معارضہ میں اخبار صحیحہ نہ پیش کر سکا  
تو اندازہ کو اہل بیتؑ بنانے میں مشغول ہو گیا۔ اور حسب اندازہ کو بھی بدلائل صحیحہ داخل اہل بیت  
تلمیح نہ کر سکا تو مسئلہ ختم نبوت میں چوڑا گیا یعنی کسی موضوع میں وہ کلمات ذکر کر سکا۔ مگر مبلغ اعظم  
نے بچھاؤ چھوڑا۔ سچ کہا کسی شاعر نے مناظرہ کوٹ سما رہی ہے۔  
شیر نے بیچھا نہ چھوڑا بن کے اٹیم بم گرا  
پہتہ پنچر ہو گیا ہاتھ کی موثر کار کا

## مسئلہ ختم نبوت کے خلاف

مرزائی مبلغ نے چار چیزوں سے استدلال کیا۔  
۱۔ قیام اللال اس وقت کیا جب مبلغ اعظم نے خطابہ احد بلقاء الجمع پر  
یا ایہا المسلمون کلوا من طیبات واعملوا صالحا کی آیت پڑھی۔  
۲۔ یا ایہا المسلمون کلوا من طیبات واعملوا صالحا کی آیت پڑھی۔  
۳۔ یا ایہا المسلمون کلوا من طیبات واعملوا صالحا کی آیت پڑھی۔  
۴۔ یا ایہا المسلمون کلوا من طیبات واعملوا صالحا کی آیت پڑھی۔  
جمع۔ حالانکہ حضورؐ کے وقت میں آپؐ کے ساتھ کوئی رسولؐ نہیں اور قیامت تک کسی نے  
رسولؐ کے آنے کا امکان نہیں اور انتظار نہیں اور پورا تا کوئی آئے تو اس میں شمار نہیں۔ لہذا  
جمع سے استدلال غلط ہے۔

دوسرا استدلال۔ ۱۔ ان یحسدون الناس علی ما اتواہم اللہ من  
فضلہ فقد آتینا آل ابیہم المکتاب والحکمۃ و آتینا ہم منک عظیما  
کی تفسیر میں اصول کافی کی ایک حدیث ہے کیا۔  
اور تیسرا۔ ۱۔ انعم اللہ من الکتبتین والصدیقین والشمسین  
والنصالحین سے کیا۔

چوتھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے کیا۔ ان شہادت کے جو جواب  
مبلغ اعظم نے ترکی برتری دیئے۔ انشاء اللہ ہم وہاں ختم نبوت جو اس وقت مبلغ اعظم نے اس  
وقت دیکھائی کہ طرح یہاں ہے ان کو نقل کرنے کے بعد نقل کریں گے۔

## مسئلہ ختم نبوت اور مرزائی مغالطے

حضرات! ہم لوگ درس آل محمدؐ کے طالب علم ہیں۔ مبلغ اعظم کے شاگرد ہیں۔ تعلیم  
کے ساتھ ساتھ فنِ تقریر اور مناظرہ کے اصول بھی سیکھتے رہتے ہیں۔ سفر اور حضر میں یہی حکمت  
موعظہ حسنہ ہر محل احسن کے اصول سنتے رہتے ہیں۔

قبیلہ اس کے کوہ و دلال اور سخاوت پیش کروں جو مبلغ اعظم نے اس مرزائی مبلغ کے  
سامنے پیش کئے۔ بن کا وہ تو کیا کوئی بھی مرزائی جواب نہیں دے سکتا۔ ختم نبوت کی قہر و قضا  
طلوع شمس نبوت کے بعد مصنوعی نبوت کی طرح جلنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ حضور پر نبوت ختم  
نعمت تمام دین کا ل شریعت پوری۔ قرآن کی حفاظت کا ذمہ خدا نے لے لیا۔ قرآن ہی کے  
اندوہ تمام علوم و اصول رکھ دیتے ہیں جو قیامت تک کے لئے پیش آئیں گے۔ حدیث نبوی  
میں قرآن مجید کے اجمال کی تفصیل ہو چکی ہے۔ آئینہ ظہر میں اسکی الہامی تفسیر فرما چکے ہیں علم الہامی  
کے طور پر آخری امامؑ کے ظہور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رجوع نزول کی تحسین اور تحسین ہو  
چکی ہے۔

لہذا اجراء نبوت کیا، وہی ہر کیسی قرآن کے بعد اللہ کی اور کلام کیسی۔  
آل محمدؐ کے سوا امام کیسا۔ مرزا کا کلام اور ہمارا اللہ کا بیان کیسا؟  
اللہ کا قرآن آل محمدؐ کا امام تا مومن کو ترسائی و قرن میں گئے۔ تو یہ فرق  
حتیٰ یروا علی الخوض۔ (ترمذی شریف ص ۱۱۱۱ مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۱۱)

مبتغ اعظم نے فرمایا کہ ختم نبوت کا عقیدہ ضروریات دین سے ہے۔ اس کے  
دلائل حکم اور متواتر ہیں اور اسے مستقر و سبب اس پر شاہد ہیں۔ ختم نبوت صحت پرورد  
کا خاصہ ہے۔ دیگر گمراہی کے لئے خاتم النبیین کا لفظ قرآن مجید اور حدیث شریف میں  
نہیں ملا من ادعی فعلیہ البیان ولہ الانعام ہاتوا برہا نہ حکم ان  
کنتم صادقین۔

## ”تیس دجال مدعیان نبوت کا ذبیہ“

مبتغ اعظم نے فرمایا کہ ختم نبوت کی تہر کیے توٹ سکتی ہے۔ بقول سرکارِ دو عالم  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدعیان نبوت کا ذبیہ اور دجال ہوں گے۔  
عن ثویان فی حدیث قال قال رسول اللہ ﷺ ما یحکون فی امتی  
کذلک ابون ثلاثون کلہم یذعم انہ نبی اللہ و خاتم النبیین لا نبی  
بعدی ولا تسال طائفۃ من امتی علی الحق ظاہرین لا یضترہم من  
خالفہم حتی یاتی امر اللہ۔ (رواہ ابوداؤد صحیح و ترمذی صحیح و تھرازی  
مشکوٰۃ شریف و کتاب الفتن)۔

ترجمہ حضرت ثویان سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تحقیق  
میری امت میں تیس جھوٹے مدعی ہوں گے۔ سب دعویٰ کریں گے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں  
حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ میری امت کا ایک گروہ حق پر غالب  
رہے گا۔ جو لوگ ان کی مخالفت کریں گے ان کا نقصان نہ کریں گے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا  
امر آجائے گا۔

## فوائد حدیث ہذا

پس معلوم ہوا کہ مدعیان نبوت تیس کے قریب ہوں گے، جھوٹے ہوں گے۔  
ان کے جھوٹے ہونے کی دلیل حضور کا خاتم النبیین ہونا ہے اور خاتم النبیین کا معنی  
بقول سرکارِ دو عالم لا نبی بعدی ہے۔ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور امت میں سے

ایک گروہ حق پر قائم رہے گا۔ لوگ اس کی ہزار مخالفت کر کے بھی ان کو حق سے نہ  
ہٹا سکیں گے۔

ترجمہ معنی گروہ کہنے والے لفظ طائفہ پر خود فراموشی اور الجھتی مع علی  
کو یاد رکھ کے دیکھیں کہ وہ کونسا گروہ ہے حتیٰ کہ اصحاب اللہ آجائے کا یہی ماحول  
کا نظور ہو گا اقی امر اللہ فلا تستعجلوا

اس حدیث میں کاذب مدعیان نبوت کی پیشگوئی خاتم النبیین کے معنی اور  
مذہب شیعہ کی حقایق سب ثابت ہو گئی اور حضرت جنت کی آمدنی بھی ثابت ہو گئی  
الحمد للہ علی ذلک

## تفصیل مغالطہ و تناقض

مبتغ اعظم نے فرمایا۔ حضرات مسئلہ ختم نبوت تو اپنی جگہ پر ایک مسلمہ حقیقت  
ہے اور اس کے دلائل وہ پہاڑ اور صحار ہیں جو کوئی بڑے سے بڑا دجال نہ توڑ سکے گا اور  
مراۓ خاصان جتنے دلائل اس باب میں دیا کرتے ہیں وہ سب باب مغالطہ کا اظہار اور امثال  
ہوتے ہیں۔ اس میں چھپنے والے مغالطہ کا شکار ہوتے ہیں۔

## اسباب مغالطہ

اگرچہ ہریت ہی مگر خلاصران کا عرف دوا عربی۔ سورہ فہم اللہ اشتباہ الگوادب  
بالصوارق۔ لہذا یہ مرثیٰ لوگ ان لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں جو سورہ فہم کا شکار ہوتے ہیں  
وہیات کا فہم و ادراک نہیں رکھتے۔ قرآن و حدیث سے واقف نہیں ہوتے۔ نکالہ  
سہرٹ میں فرق نہیں کرتے۔ نکالہ جھوٹ، جھوٹ کو نکالہ کے دھوکہ کھا جاتے ہیں۔

دوئم۔ حدیث کے مقابلہ میں ضعیف اور متواتر کے مقابلہ میں نوادہ میں کر کے  
نکالہ جھوٹ کو بلا دیتے ہیں اور لوگ دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ کبھی صحیح دلائل کو پیش کر سکیں  
گے عدم التمایز بین الشی و شہید سے دھوکہ دیتے ہیں یعنی شہادت پیدا



کرنے سے کام لیتے ہیں۔ لفظی اور معنوی غلطیوں سے فریب دیتے ہیں گا ہے لفظ مشترک  
الحنی سے قاعدہ اخذ کرتے ہیں۔ گا ہے حقیقت کو چھانڈو اور چھانڈو کہ حقیقت بنانے میں تفریق  
کی بجائے استعارہ کنایہ سے کام لیتے ہیں۔ بعض اوقات ترکیب عبارت کا خیال نہیں  
رکھتے کہ غلام احمد کون ہے اور احمد کون۔ غلام کو حذف کر کے احمد کے متکا ہو جاتے  
ہیں۔ اور تفریق میں قید اور حیثیت کا خیال نہیں کرتے۔ دعویٰ کو دلیل بنانے سے روکنا  
نہیں کرتے۔ اکثر دلائل مضاررہ علی المطلوب پیش کرتے ہیں۔

## تناقض اور تعارض

میں ہمیشہ وحدت در تناقض شرط والی کو نظر انداز کر کے سائل کو فریب دیتے  
ہیں وحدت ثباتیہ وحدت الموضوع ، وحدت المحمول وحدت المكان  
وحدة الزمان ، وحدت القوة والفعل وحدت الشوط الجزم والکل  
وحدة الاضافیہ۔

در تناقض ہمیشہ وحدت شرط والی

وحدت موضوع و محمول و مکان

وحدت بشرط و اضافت جزو کل

قوت و فعل است در آخر زمان

یہ تفصیل ہم نے اس لئے لکھی ہے تاکہ ناظرین مناظرہ ہذا کو مرزا تیوں  
کے دلائل کی حقیقت معلوم ہو جائے کہ وہ دلائل نہیں ہوتے بلکہ شبہات ہوتے  
ہیں اور مغلطے ہوتے ہیں۔

## دلائل ختم نبوت

مبتغی اعظم نے مرزا مفتی کے خارجہ از موضوع بنات ہو کہ ختم نبوت کے  
شبہات شروع کرنے پر مندرجہ ذیل دلائل قرآن اور حدیث سے پیش کئے ادلہ ہات کے

جملات دیتے ہیں کا ذکر بعد میں آئے گا۔  
ماکان محمد ادا احدی قریب رحا حکم و لیکن رسول اللہ و خاتم النبیین  
ہیں ہے محمد باب کسی کا نزدیک نہیں ہے لیکن پیغمبر خدا کا ہے اور حکم کفر الہ  
ہے تمام نبیوں کا۔ (ترجمہ شاہ رفیع الدین ص ۱۷۱-۱۷۲) (۱۷۱-۱۷۲)  
محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باب نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور  
سب نبیوں کے ختم پر ہیں۔ (ترجمہ اشرفیہ مشکوٰۃ مطبوعہ راجہ گوپتی)  
ترجمہ آیت ہذا کہ مرزا غلام احمد صاحب کامیابی آنکھالی جو لفظی غلطی کا ہے۔

## لفظ ختم اور قرآن مجید

مبتغی اعظم نے فرمایا کہ حضور قرآن کریم میں لفظ ختم بند کرنے کے معنی میں آیا ہے جیسے  
ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم و علی ابصارہم غشا و لا یقرئہم  
عذاب عظیم۔ پھر مذکورہ

یہاں ختم اللہ ہدایت بند کرنے کے معنی میں ہے۔ اس کے الٹے الٹے اس کا  
ترجمہ ہم لایو منون فرمایا کہ یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔  
خود خدا نے فرمایا اور قرآن مجید میں آیا۔ اب اگر وہ ایمان لے آتے تو کلام لازم آتا  
اور وہ نقص ہے۔ وہو حال علی اللہ جب ختم کے بعد وہ ایمان نہیں لے سکتے۔ تو  
خاتم النبیین کے بعد نبی کیسے آسکتے ہیں۔ اسی لئے حدیث میں حضور نے فرمایا لا نبی بعدی  
میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

دوسری دلیل آپ نے منقہ ختم پر الیم ختم علی انہا ہم کہیم ان کے  
منہ پر قیامت کے دن تمہارے دلوں کے وہ منہ سے بول نہ سکیں گے۔ اس پر مرزا نے فرمایا  
کہ ان ایک ذریعہ کلام ختم ہو گیا دوسرا شروع ہو گیا۔ کیونکہ ایمان ہم۔ کہ ان کے دل پر ہوا  
ہم سے کلام کریں گے۔ کلام جاری ذریعہ ختم ہو گیا۔ دوسرا شروع ہو گیا۔  
مبتغی اعظم نے فوراً جواب دیا کہ ان حضور و خدا سے کلام کیا کہنے کا وہ ذریعہ  
ختم ہوا وہ ختم نبوت ہے کیونکہ خاتم النبیین ہے۔ لہذا یہ ذریعہ کلام اب دنیا میں نہ ہو گا۔

دوسرے ذریعہ اہمیت خلافت ہمارے ہیں مگر ان کا نام نبوت نہیں نبوت ختم کلام کا اصل ذریعہ  
صرف مقصد ہے یا مقصد باطل کا یہ ذریعہ نہیں ان کی کلام کا نہیں حال ہے۔ ماضی نہیں تھا ہے  
اصل نہیں ماضی ہے۔ لہذا مقصد باطل کی کلام ختم کی کلام نہیں۔ لہذا خلافت واحد و صیاد  
کی کلام، کلام نبوت نہیں لہذا دلیل آپ کی ختم۔ ختم مسک اس کا تہر کہ تہرہ کی ہے۔  
مگر اگر ثبوت ہی تو شراب خالص نہ رہے گی۔

مرزا تو نے نبوت کی تہر توڑا اب الہا لارین اور مذہب خالص تہر ہی نہیں بلکہ  
اس میں مرزائی الہامات پیغامات اور دیگر دلیلوں کی تلاوت ہے لہذا خالص اسلامی تہر  
قرآنی نہیں کہلا سکتے۔

اور غیر خالص کا لینا کیا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ دین اور مذہب اختیار کریں جس  
پر خاتم النبیین کی مکتبہ مستند ہر اہمیت کا شہادت ہے۔

مستند ختم نبوت بالقطار نبوت اور مرزا صاحب  
مستند ختم نے فرمایا۔ خاتم النبیین کا ترجمہ خود مرزا صاحب نے انقطاع  
نبوت کا فرمایا ہے جیسا کہ فرماتے ہیں۔

واقعا النبوة التي قاتمة كاملة جامعة لجميع كمالات الوحي  
فقد آتانا بانقطاعنا من يوم نزل فيه ما كان عندنا ابا احد من  
رجالهم وكن رسول الله وخاتم النبیین۔

کہ نبوت ہمہ کاملہ اسی دن منقطع ہو گئی جس دن خاتم النبیین کی آیت اتری و ختم  
بمعنی قطع ثابت ہو گیا۔ (توضیح المرام منہم)  
اللهم صل على محمد وآل محمد  
الغرض مرزائی مستند قرآن کریم سے کوئی لفظ ختم نہ دکھلا سکا جس کے معنی

بند کرنے کے نہ ہوں۔  
خاتم الختمین یا خاتم الشعراء وغیرہ کے الفاظ سے جو مرزائی دھوکہ دیا کرتے  
ہیں۔ اول تو وہ لفظ کسی آیت یا حدیث کے نہیں۔ دوم بطور ماہر لغہ محال ہیں حقیقت  
نہیں۔ اور مرزائی مخالفہ کی یہ مثال مشہور ہے۔ کہ مجاز کو حقیقت بنا دیا  
کرتے ہیں۔

خاتم کے معنی ہیں یا۔ من ختمت علیہ العکالات یا من لا یخون  
بعدہ ہی۔ حضور پر دونوں صادق آتے ہیں۔ اگر کائنات ختم ہو تو وہ مرزا ہی کہنا ہوا  
”من لا یخون بعدہ“ ہی کے بعد نبوت کیسی اور حضور نے یہ ترجمہ لا یخون بعدہ  
ہی۔ خود فرمایا ہے یت و علی کیسی؟ ہر شخص کا خود کردہ ترجمہ نہایت تو مسلمان  
کیسا؟

## ”حدیث رسول کریم اور لفظ خاتم النبیین“

من ابی خدیجة ان رسول الله قال مثلی ومثل الانبیاء من قبلی  
کمثل رجل وبنیانا فاحسته واجملها الا موضع البیضة من زادیة من  
نمایا جعل الناس یطوفون به یتعجبون ویقولون صلا و صفت  
هذه البیضة قال فانا النبوة وانا خاتم النبیین۔ (بخاری شریف ص ۱۰۰)  
ابو خاتم النبیین، مسلم شریف ص ۱۰۰، ترمذی شریف ص ۱۰۰، مشکوٰۃ شریف ص ۱۰۰  
توسجد۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا میری مثال اور میری  
انبیاء علیہم السلام کی جو جہ سے پہلے گزرے ہیں اس مرد کی سی ہے میں نے ایک گھر بنا دیا  
اس کو ہزار نرب و زینت سے آراستہ ویراستہ کر دیا۔ اب اس میں ایک بلیا مگر ایک کتے  
میں ایک زینت نہ تھی۔ وگ آتے تھے اور اس مکان کے گرد گھومتے تھے اور دیکھ کر کہتے  
کہتے تھے کہ یہ اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی۔

حضور نے فرمایا وہ اینٹ ہی تھی اور خاتم النبیین میں تھا۔ اور مسلم شریف کی ایک  
روایت میں ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فاقا موضع البیضة  
فختمت الانبیاء ص ۱۰۰۔ کہ حضور نے فرمایا۔ اس اینٹ کا مقام میں زمین میں آگیا  
پس میں نے انبیاء کو ختم کر دیا۔ اور مسلم شریف کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔  
کشد رجل ابنتی بیوتا فاحسها واجملها واکملها الا موضع  
البیضة من زادیة من زلیات۔ کہ حضور فرماتے ہیں میری مثال اور سابق  
انبیاء کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص نے کئی مکان بنائے، ان میں بنائے، ان میں بنائے



۱۲۹  
 ۱۲۸  
 ۱۲۷  
 ۱۲۶  
 ۱۲۵  
 ۱۲۴  
 ۱۲۳  
 ۱۲۲  
 ۱۲۱  
 ۱۲۰  
 ۱۱۹  
 ۱۱۸  
 ۱۱۷  
 ۱۱۶  
 ۱۱۵  
 ۱۱۴  
 ۱۱۳  
 ۱۱۲  
 ۱۱۱  
 ۱۱۰  
 ۱۰۹  
 ۱۰۸  
 ۱۰۷  
 ۱۰۶  
 ۱۰۵  
 ۱۰۴  
 ۱۰۳  
 ۱۰۲  
 ۱۰۱  
 ۱۰۰  
 ۹۹  
 ۹۸  
 ۹۷  
 ۹۶  
 ۹۵  
 ۹۴  
 ۹۳  
 ۹۲  
 ۹۱  
 ۹۰  
 ۸۹  
 ۸۸  
 ۸۷  
 ۸۶  
 ۸۵  
 ۸۴  
 ۸۳  
 ۸۲  
 ۸۱  
 ۸۰  
 ۷۹  
 ۷۸  
 ۷۷  
 ۷۶  
 ۷۵  
 ۷۴  
 ۷۳  
 ۷۲  
 ۷۱  
 ۷۰  
 ۶۹  
 ۶۸  
 ۶۷  
 ۶۶  
 ۶۵  
 ۶۴  
 ۶۳  
 ۶۲  
 ۶۱  
 ۶۰  
 ۵۹  
 ۵۸  
 ۵۷  
 ۵۶  
 ۵۵  
 ۵۴  
 ۵۳  
 ۵۲  
 ۵۱  
 ۵۰  
 ۴۹  
 ۴۸  
 ۴۷  
 ۴۶  
 ۴۵  
 ۴۴  
 ۴۳  
 ۴۲  
 ۴۱  
 ۴۰  
 ۳۹  
 ۳۸  
 ۳۷  
 ۳۶  
 ۳۵  
 ۳۴  
 ۳۳  
 ۳۲  
 ۳۱  
 ۳۰  
 ۲۹  
 ۲۸  
 ۲۷  
 ۲۶  
 ۲۵  
 ۲۴  
 ۲۳  
 ۲۲  
 ۲۱  
 ۲۰  
 ۱۹  
 ۱۸  
 ۱۷  
 ۱۶  
 ۱۵  
 ۱۴  
 ۱۳  
 ۱۲  
 ۱۱  
 ۱۰  
 ۹  
 ۸  
 ۷  
 ۶  
 ۵  
 ۴  
 ۳  
 ۲  
 ۱

# مقام نبوت از کلام مرزا صاحب مجتہدی

حضرات! مستحکم نبوت الیہ امتداد ضروریات دین کا مسئلہ ہے کہ مرزا کا انکار کر سکتے ہیں مگر قرآن اگر انکار کریں تو عقیدہ کفر ہے اگر اقرار کریں تو مرزا صاحب کی نبوت کا کچھ نہیں رہتا۔ چنانچہ مرزا صاحب کے لیے تصریحات موجود ہیں جن سے منہ ختم نبوت ثابت ہو جائے چنانچہ طہر الہامیہ ص ۱۶۹ پر دیکھا جائے الخاتمة بالظاہر تکرار تکرار تکرار کے ساتھ ہوتا ہے معصوم ہوا کہ فقہ ختم نبی کی مذہب سے منہ ختم نبوت کے منہ کشا دن۔ تریاق القلوب ص ۱۵۴ پر آخری خاتم الاولاد ہوگا۔ چنانچہ مرزا صاحب کے بعد کوئی کچھ پیدا نہیں ہوا۔ اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی کچھ پیدا نہ ہوگا۔ اور طہر الہامیہ ص ۱۶۹ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام خاتم الانبیاء بنی اسرائیل فرمایا ہے۔ وجعلہ خاتم الانبیاء ہم۔ اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ کے بعد بھی اسرائیل میں کوئی نبی نہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب نے ۱۲۶ ائمہ باعیسوی کے ساتھ تصریح فرمائی ہے اور یہ بھی کہ ہے کہ میں خاتم النبیین کا بروز ہوں دیکھو ص ۱۶۶ طہر الہامیہ ص ۱۶۹ کے بعد کچھ نہیں تو اصل کے بعد کیا کیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں میں خاتم الخلفاء ہوں ص ۱۶۹ دوسرے ختم ص ۱۶۹ مسیح آخری اینٹ ص ۱۶۹ آخر الخلفاء ص ۱۶۹ مسیح پہلے اسرائیل ختم ص ۱۶۹ مرزا صاحب کے بعد ختم کی گئی نبی نہیں ص ۱۶۹ مرزا صاحب کا وقت عصر ہے عصر کے بعد کوئی نبی نہیں ص ۱۶۹ خاتم دنیا و آخری (الایم) تین زمانے مسیح موجود کے بھی تھا۔ تریاق القلوب ص ۱۵۴، زمانہ آخر و خلیفہ آخر ص ۱۵۴ طہر الہامیہ ص ۱۶۹

۱۲۹  
 ۱۲۸  
 ۱۲۷  
 ۱۲۶  
 ۱۲۵  
 ۱۲۴  
 ۱۲۳  
 ۱۲۲  
 ۱۲۱  
 ۱۲۰  
 ۱۱۹  
 ۱۱۸  
 ۱۱۷  
 ۱۱۶  
 ۱۱۵  
 ۱۱۴  
 ۱۱۳  
 ۱۱۲  
 ۱۱۱  
 ۱۱۰  
 ۱۰۹  
 ۱۰۸  
 ۱۰۷  
 ۱۰۶  
 ۱۰۵  
 ۱۰۴  
 ۱۰۳  
 ۱۰۲  
 ۱۰۱  
 ۱۰۰  
 ۹۹  
 ۹۸  
 ۹۷  
 ۹۶  
 ۹۵  
 ۹۴  
 ۹۳  
 ۹۲  
 ۹۱  
 ۹۰  
 ۸۹  
 ۸۸  
 ۸۷  
 ۸۶  
 ۸۵  
 ۸۴  
 ۸۳  
 ۸۲  
 ۸۱  
 ۸۰  
 ۷۹  
 ۷۸  
 ۷۷  
 ۷۶  
 ۷۵  
 ۷۴  
 ۷۳  
 ۷۲  
 ۷۱  
 ۷۰  
 ۶۹  
 ۶۸  
 ۶۷  
 ۶۶  
 ۶۵  
 ۶۴  
 ۶۳  
 ۶۲  
 ۶۱  
 ۶۰  
 ۵۹  
 ۵۸  
 ۵۷  
 ۵۶  
 ۵۵  
 ۵۴  
 ۵۳  
 ۵۲  
 ۵۱  
 ۵۰  
 ۴۹  
 ۴۸  
 ۴۷  
 ۴۶  
 ۴۵  
 ۴۴  
 ۴۳  
 ۴۲  
 ۴۱  
 ۴۰  
 ۳۹  
 ۳۸  
 ۳۷  
 ۳۶  
 ۳۵  
 ۳۴  
 ۳۳  
 ۳۲  
 ۳۱  
 ۳۰  
 ۲۹  
 ۲۸  
 ۲۷  
 ۲۶  
 ۲۵  
 ۲۴  
 ۲۳  
 ۲۲  
 ۲۱  
 ۲۰  
 ۱۹  
 ۱۸  
 ۱۷  
 ۱۶  
 ۱۵  
 ۱۴  
 ۱۳  
 ۱۲  
 ۱۱  
 ۱۰  
 ۹  
 ۸  
 ۷  
 ۶  
 ۵  
 ۴  
 ۳  
 ۲  
 ۱

هذا کذب بحت لا یماز حید شیء من الصدق والاصل له اصلا وما یختص الا لایسوا الناس علی التکفیر والسیء واللعن والطعن ینہضوا هم الضاد الفساد ویفرقوا بین المؤمنین والی واللہ آمین باللہ ورسولہ آمین باللہ خاتم النبیین۔ سلسلہ تصدیقات جلد ششم ص ۱۲۷ طہر الہامیہ ص ۱۶۹۔ کہ میرا دعویٰ نبوت نہیں میں خاتم النبیین پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور ختم کے معنی الفساد و نبوت ماضی ہوں سابقہ کہتا ہوں کہ بافتقار حدث میں اجزاء ہوتے ہیں مگر بالفعل نہیں کیونکہ اجزاء نبوت کے ہوتے ہیں لہذا خاتم النبیین کے بعد میری نبوت و نبوت بالفعل صواب کرتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ نقد و فساد تفریق بین المؤمنین کے مان ہیں، سبے کا رہنا اور کفر کا نہ ہونا۔

## معاملہ صاف ہوا کہ

www.sirat-e-munawwarah.org

## تنظیمی

# ملاؤں کا غلط و طیرہ

شرائط و ضوابط

## مناظرہ دو چک خیرہ



# حضرت مہدیؑ اعظم قبلہ کا بیان

حضرات!

میرزا محمد اسرار صاحب کوئی خاص مناظر نہیں ہے۔ ہاگر مرگاہ کی دیکھاؤ  
 بہتر بن جاتی ہے اور اس بزرگ کی گھر پر بھی جو بیٹے اور بن کا ہوں ان کے پاس میں  
 حوالے دیتے گئے ہیں وہ تو ان کے پاس اس وقت موجود ہیں نہیں تھیں اور یہ حال تو  
 اس نے میرے مناظروں سے ذرا دور کر رکھا ہے ہونے لگا ہے ان ہاگر مرگاہ میں شکست  
 کھا گیا اور گھر بیٹھ کر جھوٹی روئیداد لکھ دی۔ جس پر مذکور کی تصدیق ہے ورنہ یہ کی  
 حتیٰ کہ ان علماء کی بھی تصدیق نہیں جاس کے ساتھ شریک مناظرہ تھے۔ آپ اس لئے لکھوا  
 بہانے سے جان بگاڑ رہا ہے کہ میرے پرانے زمانہ میں دیکھ جاتیں۔ اہل ایمان ان کی مہارت  
 دیتا ہوں کہ جہاں چاہے شیعہ کے ایمان ہاتھ ان پر پڑے کہے۔ بشرائط مساوی ہوں گے۔ قلمی  
 تحقیقی جواب کا حق دونوں کو حاصل ہوگا۔ دوسرا اس نے جو کتاب حضرت علیؑ کی روایت پیش کر کے  
 حضرت امام حسین علیہ السلام کی بیعت کا شور مچا رکھا ہے۔ اگر وہ روایت صحیح ہو اور شیعہ کتب کے ہوا اور  
 سنی کتب میں موجود نہ ہو اور اس کا وہی مطلب ہو جو کہتا پھرتا ہے تو ہم اہلسنت کو لکھ کر دیتے ہیں  
 کہ ہم ہار گئے۔ اور آئندہ کبھی میدان مناظرہ میں نہ آئیں گے۔ ورنہ ان کو سمجھاؤ کہ یہاں پہلے کیے  
 کیوں خالی اور مٹوانے میدانوں میں آخرے لگا کا پھرتا ہے۔ بہت میدان میں حوائج ہے غلاموں کے  
 بچہ نہیں جاتا اور میدانوں سے بھاگ دوڑ کر کتوں کو شہم بنا رہا ہے۔ چودہ آدمی اس کا غرار دیکھ کر  
 ہستی سہلکٹ ضلع جھنگ میں شیعہ ہر گشتے اور ایک مولوی بیچ قلم المعروف غلام مرتضیٰ ہاگر مرگاہ  
 میں شیعہ ہو گیا تھا اور ان کے اس کا بڑا دیکھ کر مولوی کرم دین اور اس کے لکھی ساتھی شیعہ ہو گئے  
 ہیں۔ کیا اہلسنت کی قورین نہیں جو بزرگ کو مار رہا ہے۔

(مولانا) محمد اسماعیل



الحمد لله الذي جعل لنا ما في هذه الدنيا من نعم الله تعالى علينا  
 محمد بن سيد الأستاد وعلی بن علی بن حسین (علیہ السلام) ۵۴

عن الاستاذ المجلد فی مرقیہ کی شہادت و شہادت، اخبارات

میں تو متعدد ہوتے تھے مگر آپ کی علم و تحقیق کو اس قدر مابہ انوار مسائل پر گفتگو  
 کرتے ہوئے دیکھنے اور سنانے کا موقع نہیں ملا تھا۔ اتفاقاً مجھے معلوم ہوا کہ مولانا صاحب ۲۳ کو  
 مہربان ہو کر اپنے دفتر میں تشریف لائے تھے کہ ہمارا دل میں شہید و شہید مناظر ہوتا ہے۔ میں بھی  
 بعد میں اشتیاق و ہوا میں ہوا میں علم و تحقیق کے لیے اپنے تئیں فائدہ سمیت اپنے ساتھ خان صاحب  
 کی قیادت میں تشریف فرما تھے۔ علم و تحقیق میں سے ہر روز فیاضات قابل ذکر ہیں۔

مولانا صاحب کی قیادت میں تشریف فرما ہوا میں علم و تحقیق کے لیے اپنے تئیں فائدہ سمیت اپنے ساتھ خان صاحب  
 کی قیادت میں تشریف فرما تھے۔ علم و تحقیق میں سے ہر روز فیاضات قابل ذکر ہیں۔

مولانا صاحب کی قیادت میں تشریف فرما ہوا میں علم و تحقیق کے لیے اپنے تئیں فائدہ سمیت اپنے ساتھ خان صاحب  
 کی قیادت میں تشریف فرما تھے۔ علم و تحقیق میں سے ہر روز فیاضات قابل ذکر ہیں۔

مولانا صاحب کی قیادت میں تشریف فرما ہوا میں علم و تحقیق کے لیے اپنے تئیں فائدہ سمیت اپنے ساتھ خان صاحب  
 کی قیادت میں تشریف فرما تھے۔ علم و تحقیق میں سے ہر روز فیاضات قابل ذکر ہیں۔

مولانا صاحب کی قیادت میں تشریف فرما ہوا میں علم و تحقیق کے لیے اپنے تئیں فائدہ سمیت اپنے ساتھ خان صاحب  
 کی قیادت میں تشریف فرما تھے۔ علم و تحقیق میں سے ہر روز فیاضات قابل ذکر ہیں۔

مولانا صاحب کی قیادت میں تشریف فرما ہوا میں علم و تحقیق کے لیے اپنے تئیں فائدہ سمیت اپنے ساتھ خان صاحب  
 کی قیادت میں تشریف فرما تھے۔ علم و تحقیق میں سے ہر روز فیاضات قابل ذکر ہیں۔

اور اپنے فرائض میں مولانا صاحب کی قیادت میں تشریف فرما ہوا میں علم و تحقیق کے لیے اپنے تئیں فائدہ سمیت اپنے ساتھ خان صاحب  
 کی قیادت میں تشریف فرما تھے۔ علم و تحقیق میں سے ہر روز فیاضات قابل ذکر ہیں۔

مولانا صاحب کی قیادت میں تشریف فرما ہوا میں علم و تحقیق کے لیے اپنے تئیں فائدہ سمیت اپنے ساتھ خان صاحب  
 کی قیادت میں تشریف فرما تھے۔ علم و تحقیق میں سے ہر روز فیاضات قابل ذکر ہیں۔

مولانا صاحب کی قیادت میں تشریف فرما ہوا میں علم و تحقیق کے لیے اپنے تئیں فائدہ سمیت اپنے ساتھ خان صاحب  
 کی قیادت میں تشریف فرما تھے۔ علم و تحقیق میں سے ہر روز فیاضات قابل ذکر ہیں۔

مولانا صاحب کی قیادت میں تشریف فرما ہوا میں علم و تحقیق کے لیے اپنے تئیں فائدہ سمیت اپنے ساتھ خان صاحب  
 کی قیادت میں تشریف فرما تھے۔ علم و تحقیق میں سے ہر روز فیاضات قابل ذکر ہیں۔

مولانا صاحب کی قیادت میں تشریف فرما ہوا میں علم و تحقیق کے لیے اپنے تئیں فائدہ سمیت اپنے ساتھ خان صاحب  
 کی قیادت میں تشریف فرما تھے۔ علم و تحقیق میں سے ہر روز فیاضات قابل ذکر ہیں۔

مولانا صاحب کی قیادت میں تشریف فرما ہوا میں علم و تحقیق کے لیے اپنے تئیں فائدہ سمیت اپنے ساتھ خان صاحب  
 کی قیادت میں تشریف فرما تھے۔ علم و تحقیق میں سے ہر روز فیاضات قابل ذکر ہیں۔

مولانا صاحب کی قیادت میں تشریف فرما ہوا میں علم و تحقیق کے لیے اپنے تئیں فائدہ سمیت اپنے ساتھ خان صاحب  
 کی قیادت میں تشریف فرما تھے۔ علم و تحقیق میں سے ہر روز فیاضات قابل ذکر ہیں۔

مولانا صاحب کی قیادت میں تشریف فرما ہوا میں علم و تحقیق کے لیے اپنے تئیں فائدہ سمیت اپنے ساتھ خان صاحب  
 کی قیادت میں تشریف فرما تھے۔ علم و تحقیق میں سے ہر روز فیاضات قابل ذکر ہیں۔







خُذْ مَثَلَهُمْ فِي تَلْوَةِ الْقُرْآنِ - یعنی ہم نے بندوں کو حکم نہیں بنایا بلکہ قرآن کو حکم بنایا۔ اب یہ قرآن دہی ہے جو بین الدفتین مستور ہے۔ اس میں قرآن مجید کی تصدیق بھی ہے اور موجودہ قرآن کی تشریف بھی ہے اور تجدید بھی۔ اور حضرت علی علیہ السلام کا یہ کلام حکمین کے بارے میں ہے اللہ حکمین کا معاملہ خلق اور معلوم کے درمیان تھا اور اس میں لفظ ہذا اسم اشارہ بھی موجود ہے جو محسوس ہرگز کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ لہذا اس سے وہی قرآن مراد ہو سکتا ہے جو حکمین کے درمیان موجود اور مسلم ہو۔ پس ثابت ہوا کہ یہ قرآن موجودہ کے متعلق ہے جو بین الدفتین ہے۔

ثانیاً۔ اس کے بعد احتجاج طبری ص ۲۳ سے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کا فرمان پیش کیا۔ قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْكَرِيُّ اجْتَمَعَتِ الْأُمَّةُ قَاطِبَةً لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ فِي ذَلِكَ أَنَّ الْقُرْآنَ حَقٌّ لَا رَيْبَ فِيهِ عِنْدَ جَمِيعٍ فَرَقَهَا قَوْمٌ فَأَحَاكُوا الْأَحْجِمَارَ عَلَيْهِ مُصَيَّبُونَ وَعَلَى تَصْدِيقِي مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مَعْتَدُونَ - یعنی حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام امت اس بات پر مجتمع ہو گئی ہے اور ان میں کوئی اختلاف نہیں کہ تحقیق یہ قرآن مجید حق ہے۔ اور امت کے تمام فرقوں کے نزدیک اس میں کوئی شک نہیں اور اس بات پر جماع کرنے میں بیشک مصیب اور درست ہیں اور مَا أَنْزَلَ اللَّهُ کی تصدیق کرنے میں ہدایت یا لغتہ ہیں۔

اس پر مبلغ اعظم صاحب نے فرمایا کہ بیچے مولوی صاحبان! میں نے اس موجودہ قرآن مجید کی جو تمام امت کے پاس ہے۔ اپنے آئمہ معصومین سے تصدیق بھی پیش کر دی ہے کہ یہی قرآن واجب العمل والا عقدا ہے جو تمام امت کیلئے ہے کیونکہ اس روایت پر عند جمیع فرقہ کا لفظ موجود ہے جو موجودہ قرآن پر رواں ہے۔

## تکمیل روایات تونسوی آئمہ معصومین

اس کے بعد مبلغ اعظم صاحب نے فرمایا کہ جو روایات مولوی عبد الشار صاحب

نے پیش کی ہیں ان کا جواب ہمارے آئمہ معصومین نے تو ارشاد فرمایا ہے۔

## جواب فی آیات آئمہ معصومین

اولاً۔ اصول کافی ص ۵۵۔ سے حضرت امام رضا علیہ السلام کا یہ قول ہے مَا جَاءَ زَيْدًا الْحُسَيْنَ إِلَّا أَكَاثِمَاتُ الْوَرَايَاتِ لَمَّا لَفَتْهُ بِفَقْرَانِ كَلَّمَ بَيْنَهُمَا عَيْنِي حَضْرَتِ إِمَامِ رِضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَرَاكَ جِبْ رِوَايَاتِ قُرْآنِ مَجِيدِ كَيْفَ خَالَفَ بَيْنَهُمَا - میں ان کی تکذیب کرتا ہوں اور ان کو چھوٹا سمجھتا ہوں۔

ثانیاً۔ اصول کافی ص ۵۵ سے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا یہ فرمان ہے مَا خَالَفَ كِتَابَ اللَّهِ فَرْدٌ - یعنی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب روایات میں اختلاف ہو تو ان کو اللہ کی کتاب پر پیش کر دو۔ پس جو کتاب اللہ کے موافق ہو وہی لے لو اور جو مخالف کتاب اللہ ہو اسے رد کر دو۔

ثالثاً۔ اصول کافی ص ۵۵ سے حضرت امام جعفر الصادق سے یہ روایت ہے عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ عَلَى كُلِّ حَقٍّ حَقِيقَةً وَعَلَى كُلِّ صَوَابٍ نُورٌ أَتَى دَانِقَ كِتَابِ اللَّهِ فَخَذَهُ وَصَاحِفًا كِتَابَ اللَّهِ فَخَذَهُ - یعنی حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس حق پر ایک حقیقت آتی ہے اور ہر درست عقیدہ پر ایک نور آتا ہے۔ پس جو کتاب اللہ کے موافق ہو وہی لے لو اور جو مخالف کتاب اللہ ہو اسے چھوڑ دو۔

واللہ اعلم۔ مبلغ اعظم نے کتاب احتجاج طبری ص ۲۳ سے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کا یہ ارشاد فرمایا۔ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا سَمِعْتَ الْكُتُبَ وَبَيْنَهُ قَوْلٌ خَلَفَ حَقِيقَتَهُ فَأَنْكَرْتَ طَائِفَةً مِنَ الْأُمَّةِ وَعَادَ صِدْقَهُ بِحَدِيثٍ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ الْمَذْكُورَةِ فَصَادَتْ بِأَنَّهَا وَجَدَتْ فِيهَا الْكُتُبَ كَمَا مَلَكَ وَاصَحَحَ مَا مَرَى حَقِيقَتَهُ وَتَأَكَّلَ



ایسے روایات کا جواب یہ ہے کہ جو بطور احاد نقل ہوا وہ مرذوب ہے۔ کیونکہ اخبار احاد قطعاً کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صحابہ کرام کے جو قول و فعل کی بعض صورتوں میں اختلاف کیا وہ بطور اخبار احاد مروی ہے جو صرف مفید ہوتے ہیں اور قرآن مجید بقول ہاتھ آتا ہے۔

مورخ احمد ابراہیم اور خالد محمد کی تو کیا حقیقت پوری تقیہیں دنیا کے ملان مل کر بھی قیامت تک میری پیش کردہ روایات اور استدلال کا جواب نہیں دے سکتے۔

اس کے بعد مبلغ اعظم نے فرمایا کہ میرے حضرات آپ میں اہل سنت و جماعت کی اکثریت ہے۔ یہ ثابت کرنا ہوں کہ ہر لوگ موجودہ قرآن مجید پر ایمان نہیں رکھتے اور انہیں کوئی نیا قرآن پیش نہیں سمجھتے۔ فرمائیے اس قرآن پر ان کا ایمان کیسے رہ سکتا ہے جبکہ ان کو شہادت دینے سے انکار ہے۔  
اعظم نے اپنے دعویٰ کی دلیل میں مندرجہ ذیل کتب سے حوالہ دیا کہ میں نے ان سے کہا کہ یہ قرآن  
اولاً۔ نزول الانوار ص ۹ مطبوعہ بمبائی۔ قولہ لا شک فیہ۔ اختلاف میں التسمیۃ و فی حاشیہ  
شہادت و لا تلم۔ ہر کتاب جو حدیث و تفسیر میں اختلاف ہے۔ ہذا لا یخالفہ حاشیہ التفسیر و لا حاشیہ التفسیر  
تلا و تہا البعد فی الحائض و النہاء و لا یخالفہ حاشیہ التفسیر و لا حاشیہ التفسیر  
جماعۃ فی تفسیر القرآن الشیخ محمد بن اسماعیل بن جریر۔ یہ امر اس لیے کہ اس میں شہ  
ہے۔ اسی لئے اس کے منکر کو فراموش کیا ہوا۔ اس پر نازیہیں کہتا ہوں کہ میں نے اس کی تفسیر کی ہے۔  
تلاوت جنب و افض و انفسا پر سلام نہیں۔ یہاں تک کہ یہ ہے کہ ہم اللہ قرآن کی تفسیر کی ہے۔  
اس کے منکر کو فراموش کیا ہوا۔ اس پر نازیہیں کہتا ہوں کہ میں نے اس کی تفسیر کی ہے۔

شب بھر بھی مجھ کو دہستے

لیجئے حضرت! ایمان بالقرآن کے دعویداروں کو ہم اللہ میں ہی شہادت مقرر ہو گئے۔ اب انتقام قرآن کے متعلق میں سن لیجئے کہ قرآن کی اتنی سورتیں مقرر ہیں یعنی سورۃ لق اور سورۃ فاتحہ سن ہے اور دونوں کے متعلق سختی مذہب کے نادان قاضی خاں صاحب پر یہ فتویٰ مروج ہے۔

٢. مَنْ عَمَرَ مِنَ الْعُودِ مِثْلَيْتَيْنِ الْقَوَى ذَكَرْنِي النَوَازِلِ إِسْفُ  
لَا يَكُونُ هَازِلًا.

کے جس شخص نے یہ زعم کیا۔ کہ قرآن مجید کی آخری دوسری سورہ مطلق اور سورہ والناس قرآن نہیں ہیں۔ امام محمد شاگرد رشید امام ابو حنیفہ نے کتاب فوائذ میں ذکر کیا ہے کہ کافر نہیں پس بھی کتب سے یہ دونوں روایتیں پیش کرنے کی دیر قی کے خالد محمود اور عبدالستار نے قبر منیت کو توڑ کر اسے پچانے کے لئے شور مچانا شروع کر دیا۔ اور سمجھ گئے کہ اگر کچھ دیر ان اور ہماری رہا تو لوگوں پر میتوں کے لڑائی باقرآن کی عظمت پر اسے طور پر کھل ہائے گی۔ بخاری مسلم سے قرآن جلانے کے قبیحے، سنن ابن ماجہ سے یکروں کو چراگے کے واقعات وغیرہ سے قرآن مجید کو خیروں پر بلند کرنے کی داستانیں روح اللہ اب سے قرآن کو خیروں کا نشانہ بنانے کی کہانیاں اور فتاویٰ قاضی خاں سے قرآن مجید کو خون اور پیشاب سے لکھنے کے ہوا کے قعرے سامنے آجائیں گے، اور مناظرہ پاکو سرگاندہ کی خود نوشت داستان بے تصدیق اور خانہ ساز رشیدی کے مجموعہ کا بیانہ بھی پھوٹ جائے گا اچالاکی سے کام لیتے ہوئے مند لگا کر چپہ گئے کہ اگر الزامی جواب دو گے تو ہم متاخر نہیں کرینگے۔

ملاں خالد محمود کی تقریریں اور ان کے جوابات

ملائکہ خالقہ محمود نے اسی پر بہت شور مچایا کہ یہ دوسرا موضوع ہے۔

میلنے اعلیٰ علم نے فرمایا کہ دوسرا موضوع تو اس صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ جب منہ سے دوسرا لفظ ہو۔ اگر سب سے ایک ہی ہے۔ یعنی ایمان بالقرآن۔ تو اختلاف موضوع کیا آپ کو شیعوں پر اعتراض کرنے کا تہ ہے جب کہ اپنی پوزیشن صاف کر میں۔

تصاویر انسانی بالبر و قسوس الفکر و انفس قدوس الکتاب اخلاص مخلوق و  
یعنی ملاں خالہ کے لئے یہ مصیبت بن گئی کہ اگر خالق کو تسلیم کرے تو وہ جب تم پر  
ہے۔ بس خدا و بہت دھرم کی پناہ میں ہی ٹھہرت ہوگی۔ مگر اگر وہاں دنیا پر کے مٹا کر  
مذہب ہمیشہ سے فیضی انعام دیتے آئے ہیں۔ انعام دیتے ہی آئے ہیں۔

ہم آج بھی چیلنج کرتے ہیں

کہ اگر تمام دنیا کے مناظر میں سے کوئی بھی منصف مزاج مناظر پر کہہ دے کہ یہ  
منظر کا مطالعہ غلات اصول مناظر تھا۔ تو ہم ان کو مزہ دیا گا انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن  
سنی ملاؤں کی بے شمار حیرت۔ اصول مناظر کی غلات درزی اور ملاں حضور صبری کی چالاکی۔ تاجیہ  
سکھائی صاحب کی سادگی کا منہ اٹھانے کی ناجائز کوشش ثابت ہو جائے۔ تو خدا کس سے راز  
عہدہ تو نسوی کو دربار مناظر منظور کر کے اپنی پوزیشن صاف کر لینی چاہیے۔ یا ہمیشہ  
بیشہ کے لئے اپنی جہالت کا اعتراف کر کے صفت مناظر میں سے پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ کیونکہ  
حد الحقیقہ مندر اصول مناظر سے کہن کا قدر اور ان کی شکستہ صورت قدر قیمت پر مبنی ہے۔  
اس کے بعد ملاں خالد محمود نے الزام کی تعریف میں بہت ہی طرح منہ کی کہاں اور انعام  
کی تعریف بسیار کا شکر کے باوجود بھی خوش و خوش رہا۔

مبلغ اعظم کے رشیدہ ملک سے الزام عظم دیکھایا اور قسیدہ فتح کو نامہ طغیانی میں  
چڑھ کر پوچھا کہ حضور! یہاں لفظ الزام سے کیا مراد ہے؟ کیا الزام ہمیشہ بھڑائی یعنی بے سچنے کے نہیں  
اگر ایسا ہی ہے تو فلاں ضابطہ منظرہ سے پہلے ہی کر کے ہٹ دھرمی کے لئے لکھ دیا جائے گا  
فرار کسا! اے اگر فرار ہی مقصود ہے تو کھلے بندوں میں جہاں جاؤ۔

لاں خالد محمود کی دعوت ملی کے جواب میں فیصلہ کے صدر مناظرہ مولانا محمد حسین صاحب نے فرمایا  
 دارالعلوم محمدیہ سرگودھا نے سنی صدر مناظرہ خالد محمود کو مخالف کر کے فرمایا مگر آپ کے جواب میں  
 بے ضابطگی کا نام مناعہ ہے۔ تو یہ اولہ اور مکارہ کی تعریف کیا ہے! اگر وہ علم الہی کے آپ  
 عالم دین ہیں۔ آپ کو علم اصول اور ضوابط اخلاق کی سختی سے پابندی کرنی چاہیے لیکن یہاں  
 قرین نے عجیب ہی مشق دیکھا۔ سنہ



چوں کفر از کعبہ بر نیزه کجا مانده سلمان

اس کے بعد موصوف نے قرآن و حدیث سے اخلاقیات کے موضوع پر انتہائی مختصر اور جامع اصنافی تقریر کی جس کا مامت الناس پر بہت اثر ہوا۔ اور سب مسلمان کہنے لگے کہ سنی صدر مناظرہ سے شیعہ صدر مناظرہ علم و اخلاق، شرافت اور تہذیب میں بلند پایہ۔ اور سنی صدر کو اتنے دھاندلے کے کچھ نہیں جانتا۔ حتیٰ کہ ملاں خالد محمود کو بھی مولانا کے علم و فضل اور شرافت کا اعتراف کرنا پڑا۔

اس کے بعد ملاں خالد محمود نے چھ روپیہ پر ملا ناگ الا پنا شروع کر دیا۔ اور کہہ کہ حضرات یہ اتنا ہی جواب نہیں ہو سکتا۔ یہ دوسرا موضوع ہے۔ جب اس پر گفتگو ہوگی۔ تو ہم کتابوں کے طبقات اور مراتب کی تفصیل کریں گے۔ اور پھر اس پر گفتگو کرنے کا حق دے دیں گے۔ تو مبلغ اعظم نے فرمایا کہ شیعہ پر الزام اور اعتراض دیتے وقت کیا آپ نے کتابوں کی تقشیر اور مراتب و طبقات کی تفسیر کو ہی سنی۔ اور آپ کے فریب نامہ میں کوئی شرط کتب کے مراتب لے کر نہ کی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ یہ شور کیوں مچا رہے ہیں۔ تاکہ یہ دہ پتہ چل جائے کہ تمہاری اوّل درجہ کی کتابوں میں قرآن جلانے کے قتبے جسے بخاری ملا ہے موجود ہیں اور طبقہ اوّل کی کتاب ابن ماجہ ملا ہے بکری کے قرآن کھانے کے قتبے موجود ہیں اور مبلغ اعظم نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تمہاری کتاب افغان صحت میں حضرت عمر کی زبانی قرآن مجید منزل کا دس لاکھ حوت لکھا ہے۔ اس لئے اچھی کتابوں کی شکل دیکھ کر چلائے ہو اگر تمہاری کتابیں ان الزامات سے پاک ہیں۔ تو صرف دس منٹ تو پڑیں سن لو۔ پس پھر کیا خالد محمود تاب نہ لاکر راہ فرار اختیار کر گیا۔

اور سب لوگ حیران تھے کہ جب شیعہ مولوی اپنی کتابوں کی صفائی دیتا ہے تو یہ کیوں اعتراض اور الزام نہیں دیتے کہ برابر کی چوٹ ہو جائے۔

کہیں ملاں خالد محمود کا اونٹ کس کل سیدھا بیٹھا ہے یا الٹا۔ چنانچہ جب لوگوں نے دیکھا کہ سنی مناظرہ مختلف جیلوں بہانوں سے فرار کرنا چاہتے ہیں تو اہل دانش کی بے شمار لگن کو بھانپ گئے۔ سنی عوام بے چارہ اگرچہ اپنے مذہب کی رسوائی کی وجہ سے کبھی کہہ تو نہیں سکتے تھے۔ لیکن بدولت ہندو ہو گئے سنی ملاؤں کا پھر دروازہ سے فرار دیکھ کر ایک سنی مولوی مسی کم الدین ولد میا ملاول سکھنہ صو کے ڈاک خانہ برالہ تحصیل سمندری ضلع۔ فکس پور جو محض فتنہ فوج کے لئے مقرر مشقت تک نہ رہا۔ پھر پناہ لیا۔ نے عین میدان مناظرہ میں ہی شیعہ

تہو نے کہا اعلان کر۔ اس کا اعلان ہوئے ہی منہوں میں ہوش ٹکست۔ نامعلوم و شرمساری صحت مناظرہ پیشینہ دلا کوئی درہا۔ نہیں نہیں میں خوشی کی ہرگز نہ منی۔ اور نہ ہی مجھے شیعہ کا ایک کلمہ مولوی کم دین صاحب کی زیارت کی۔ مہمانی کئے گئے۔ میں ہی کہ ہمارے ہاں دیں۔ اور استقامت علی الحقی کے لئے دعا میں کی تھیں۔ حتیٰ کہ مولوی صاحب کا مبلغ اعظم ملا اور مولانا سید غلام حسین بخاری راقم الحروف (تاج الدین حیدر علی رحمہ) کے ساتھ گروپ ڈوٹو لیا گیا اور یہ سب منظر مولوی خالد محمود، عبدالستار تونسوی اور احمد شاہ پکیروی وغیرہ نے خود آنکھوں سے دیکھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهٰذَا الْقُرْآنِ وَالنَّزِیْهِ لَعَلَّكُمْ

تَقْلِبُونَ - (پلٹا)

## مناظرہ گھنگشیف ضلع لاہور میں مذہب شیعہ کی فتح مبین

مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب کے ہاتھوں بریلوی ملاؤں غایت اللہ سالنگوی، عبدالرشید جنگوی، عبدالہوا اب اجپوری کی شکست آور توہین

حضورات! میں مدت سے شیعہ سنی اختلاف کی تحقیق میں تھا۔ گھنگشیف ضلع لاہور میں ضلع لاہور میں ۱۵ اپریل ۱۹۷۷ء کو مناظرہ سنے کا اتفاق ہوا۔ شیعہ علماء کا علم و اسلامی صحیح بیان اصول مناظرہ کی پابندی اور سنی بریلوی مولویوں کی دھاندلی نے اصول اور حقائق اصحاب ثلاثہ کے ثبوت میں کمزوریاں، غلطیاں اور بے انصافیاں دیکھ کر شیعہ ہرگز ہوں۔ میرے سنی میں دعا کرو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔ میرے سنی سنی علائقہ کے اندر بھی بہت سے لوگ شیعہ ہو گئے ہیں جن کی فہرست عنقریب شائع ہوگی اور کچھ پہلے ہی شائع کیے

اُن کو مانا جاتا ہے بلکہ مخالفت کی۔ چنانچہ دیکھو مخالف عثمان علی باب رحمہ اللہ ص ۲۴  
اور اس کا ترجمہ الظاروق ص ۱۰۱۔ سے صاف دکھلا دیا کہ حضرت علیؑ نے ابوبکر  
کی مخالفت کی اور ان کی پارٹ نے بھی مخالفت کی۔ اسی سنت پر شیعوں نے ابوبکر کا نام لیا ہے۔  
جن کو حضرت علیؑ نے مانا ان کو مانتے ہیں جن کو نہیں مانا ان کو نہیں مانتے۔ غلط فہمیت  
فاطمہ بنت رسول فہمیت ابابکر فلم قبول صحاح ج ۱ ص ۱۰۱  
بخاری شریف ص ۲۳۵ ج ۱۔ مطبوعہ مجمع المطابع کہ فی فی فاطمہ بنت رسول  
ہوئیں اور تاوفاقت غضبناک رہیں اور فوت ہوئیں۔ اب فرمادہ جن پر خاتون جنت  
ناراض ہیں اُن پر شیعہ کہیں راضی ہو جائیں ہاں کا جواب نہ دے سکے۔ انما اشار  
عشر حضرت علیؑ سے لیکر چھدی ہادی تک کی امامت خلافت کے دلائل پر شیعوں مناظر  
نے پڑھے لا ینزال هذا الدین عن رسولاً مدعیاً الی اثنا عشر خلیفۃ  
بخاری شریف ص ۲۴۶ ج ۲۔ صحیح مسلم ص ۱۰۱ ج ۲ ترمذی شریف ص ۲۹۹، اس کا  
جواب ان کو دیا ہی نہیں۔ ہم اس وقت پر شیعوں نہ ہوتے تو اور کیا کرتے کیونکہ شیعوں  
کے جتنی ہونے کی سند خود کتب اہل سنت میں موجود ہے۔ یا علی انت و  
شیعتک فی الجنتہ“ تفسیر روح البیان ص ۲۹۶ ج ۵۔ تفسیر روح البیان  
ص ۲۳۲ ج ۱۔ تفسیر ابن جریر ص ۱۵۶ ج ۳۔ تفسیر وزعمر ص ۲۴۹ ج ۴

**عبداللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ**

## ۛ آیات پڑھیں

جو شہداد وغیرہ کی خلافت پر حال ہیں یہ سب اصحاب ثلاثہ پر ان بریلوی مناظروں کا احسان معاذ اللہ کاش کوئی ائمہ دین یا دیوبندی مناظر ہوتا تو یہ بے علمی کی باتیں نہ کرتا کیونکہ وہ ٹوٹے لکھے لوگ ہوتے ہیں۔ قرآن و حدیث سے واقف ہوتے ہیں اور یہ میلاد خواہیوں اور رسولوں میں مشغول رہتے ہیں علم نہیں رکھتے مناظر کیا کریں۔

پہلی آیت :- سورہ اعراف آیت ۱۷ ترجمہ مقبول ص ۱۵۷

ہمیشہ کی دیر ہے۔ واذکرو ان جعلکم خلائفہ من بعد قوم نوح و  
 زادکم فی الخلق بصطۃ۔

۲۲۲  
 اشتہار میں شائع ہو چکا ہے۔ یہ سب ان کی مذہبی کمزوری اور شور و غلامی و کھوکھلی  
 ہو گئے ہیں۔ دیکھو لوگ شیعوہ پروردہ ہیں اور یہ اپنی فتح کے اشتہار چھاپ رہے ہیں۔  
 شرم کہاں ہے، کیا کس مقام میں رہ سکتے ہیں۔ اگر برطانیہ انہی تین چار طاقتوں کے ساتھ  
 نہ رہے تو اللہ پاک ہے۔

گرمین مکتب احیت و رای ملان

کایه طفلانی تمام خواهند شد

حکموں اور فاضلین! حقیقت الامر یہ ہے کہ بریلوی مولوی یہ مناظرہ اصول و قواعد کی پابندی سے کر رہے ہیں، اس کے ہر طرح دار گئے ہیں۔ اصولی مناظرہ کی پابندی نہ کرنے میں اصحاب ثلاثہ کے خلاف تہ رایت و کاسبت نہ دینے میں اور خلافت بلا فصل کے حوالوں پر غامضی کرنے میں دار گئے ہیں۔

اولیٰ انہوں نے شیعہ ہائی مذاہب سے دعوہ کر کیا۔ چنانچہ وہ غریب انتظام نہ کہ  
مکرم و امکر اللہ واللہ علیہما لاکرمین۔ اہل نے ان کو اس حکم کی یہ سزا دی  
کہ شیعہوں کی طرف سے خود انتظام کرادیا، عالم آگے لاؤ و سپیکر لگ گیا۔ شیعہ کے  
مبطل اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب مرقعہ مرتفع گئے۔

دو کم :- انہوں نے دھاندلی اور رشور سے لوگوں کو مناظرہ سننے نہ دیا فاسمعوا  
لہ و انصتوا کے خلاف چلتے رہے یعنی شور کے مناظرہ سے بچنا چاہتے تھے  
حالانکہ حکیم قرآن یہ ہے کہ خاموشی سے قرآن سنو اور مشاویذ کو کہ مشیر پاکستان سے  
اصول مناظرہ کی ان کو طاقت کہاں آئے تھے جیسے چلاتے رہے ۔

۱۔ اصحاب ثلاثہ کی خلافت راشدہ اور حکومت جابرہ میں فرق ہی نہ کے  
چنانچہ حکومت جابرہ کے ایسے گمات پڑ گئے جن سے مروء، شتداد، فرعون  
ترید، مروان، ولید وغیرہ سب کی خلافتیں ثابت ہوتی ہیں دیکھو تفسیر حلالین ص ۱۲۵  
اگر اسی حکومت کا نام خلافت راشدہ ہے تو شیعہ کو اس سے انکار نہیں۔

مبلغ اعظم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو علیحدہ راشد بنایا ہی نہیں۔ بقول عسمر  
لم یستقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجاری شریف ۲۸ منک  
عمر ۱۲ سال ۲۸ - ترمذی شریف منک ۳۴ اہل بیت اور حضرت علی علیہ السلام نے



فوجوں اور قوم یاد کر دیکر خدا نے بعد قوم نور کے تم کو خلیفہ بنایا ہے زمین کا  
اور اپنی مخلوق میں تم کو قوت اور قانت میں زیادہ کیا۔ یہ آیت شہاد کی خلافت کے متعلق  
ہے دیکھو تفسیر جلالین ص ۱۳۵، تفسیر میثاقی ص ۱۶۶، تفسیر ابن سعید علی حاشیہ  
کبیر ص ۱۵۴، فان شہاد بن عاد متین ملک معبود الا الارض کہ یہ آیت  
شہاد کے متعلق ہے جو زمین کا خلیفہ بن بیٹھا تھا۔ سبحان اللہ یہ ہے ثبوت خلافت  
راشدہ کا جو بریلوی مناظر نے کھنگ سرف میں پیش کیا۔ آیت شہاد کی خلافت  
اصحاب کی۔ سبحان اللہ ایسی خلافت کا تو شیعہ کو انکار نہیں وہ تو بقول خدا اور  
رسول خلافت راشدہ الہیہ کا ثبوت مانگتے تھے جو یہ پیش نہ کر سکے اور اب اشتہار  
سے خفت مناسر ہے ہیں حالانکہ وہاں علم و اخلاق کا دیوالیہ نکال بیٹھے۔

## دوسری آیت :- پے سورہ اعراف ترجمہ مقبول ص ۳۱۶ آیت ۱۸۴

واذکروا اذ جعلکم خلفاء من بعد ادم و بواکم فی الارض۔  
توجہ :- اور اس کو یاد رکھو کہ قوم عاد کے بعد (خدا نے) تم کو مالک بنایا  
ہے اور تم کو اس زمین میں آباد کیا ہے یعنی عاد کے بعد شہاد خلیفہ ہوا تفسیر  
جلالین ص ۱۳۵، تفسیر میثاقی ص ۱۶۶، تفسیر ابن سعید علی حاشیہ کبیر ص ۱۵۴  
سبحان اللہ یہ آیت بھی شہاد کی ہے اور ثبوت خلافت راشدہ کا دیا جا رہا ہے  
یہ ہے محمد عزا اور اس کے لڑکے کا عزم جن کو حکومت شہاد اور مرقود، فرعون اور  
خلافت راشدہ کا فرق بھی معلوم نہیں۔ نامعلوم بریلویوں کے پاس کوئی پڑھا لکھا  
مناظر کیوں نہیں ہوتا۔ یہ آیات پیش کر کے تمام پاکستان میں اہل سنت کو بدنام کر دیا  
گیا ہے۔ اہل حدیث دیوبندی اور دیگر شیعہ لکھے علماء ان کے اسی مناظرہ کو صاحب  
کرام کی قرآن مجید :- ہیں اور اصحاب ثلاثہ کی کرامیستیوں پر ایک جملہ تصور کرتے ہیں۔

## تیسری آیت :- تم جعلناکم خلیف فی الارض من بعد ہم

لفظ و کیف تعملون ص ۱۱۰ سورہ یونس آیت ۱۰۸، ترجمہ مقبول ص ۳۱۶  
پھر ان کے بعد ہم نے تم کو اس زمین میں خلیفہ قرار دیا تھا تاکہ ہم دیکھیں

دیکھو۔ تفسیر جلالین ص ۱۴۱، تفسیر خازن ص ۱۸۴، تفسیر معالم القرآن  
ص ۱۸۴، علی حاشیہ خازن۔ تم جعلناکم یا اہل مکتہ خلیفہ ہم  
خلیفہ۔ سبحان اللہ یہ آیت ان کفار کے متعلق ہے جنہوں نے رسالت  
کو پتھر مارے ہجرت کرادی۔ دیکھو تفسیر کبیر ص ۱۵۴، تفسیر میثاقی ص ۱۶۶ اور  
محمد عزا بنجہانی اور اس کے بیٹے اس کو اصحاب ثلاثہ کی خلافت راشدہ پر فٹ کر رہے  
ہیں۔ کیا ان کو بھی ایسا خلیفہ ثابت کرنا چاہئے ہیں۔ اگر ہے تو ان کی ایسی خلافت  
سے شیعہ کو انکار نہیں وہ تو خلافت راشدہ کا ثبوت مانگتے ہیں۔ بقول خدا  
اور رسول مثل حضرت آدم علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت یونس  
علیہ السلام یا الخلافت ثلاثہ کی تصدیق مانگتے ہیں ورنہ ان حضرات و شیعہ  
کو انکار نہیں۔

## چوتھی آیت :- میں بھی لکھ لکے کہ وہ یہ ہے۔

وهو الذي جعلكم خلیف الارض و رفع بعضکم فوق بعض  
دس جات لیسو کم فی ما اتاکم ان ربکم سیر العقاب و الہ  
لغفور رحیم پے سورہ انعام آیت ۱۶۵، ترجمہ مقبول ص ۲۹۶  
توجہ :- اور وہ (خدا) وہی تو ہے جس نے تم کو زمین کا متصرف بنایا  
اور تم میں سے بعض کو بعض پر درجوں میں فوقیت دی تاکہ جو نعمت تم کو دی ہے اس  
میں تمہاری آزمائش کرے۔ بیشک تمہارا پروردگار عذاب دینے والا اور  
بیشک وہ تمہارے بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے۔ یہ آیت بھی کفار کے متعلق  
ہے۔ دیکھو تفسیر کبیر ص ۱۵۴، تفسیر میثاقی ص ۱۶۶ یا پھر زید وغیرہ سب اس میں داخل ہیں۔

مبلغ اعظم نے فرمایا حضور اس آیت سے اصحاب ثلاثہ کی خلافت  
راشدہ کہاں تک ثابت ہوتی ہے اور اس آیت سے  
وہ نبی کریم کے منصوص خلیفہ کہاں بنتے ہیں۔ موعود من اللہ کہاں ثابت ہوتے ہیں  
آمنوا و عملوا الصالحات کی قید کہاں ہے۔ چہرور اہل سنت و الجماعت  
کے نزدیک خلافت نصی کی ہوتی ہے یہ تو بریلوی مولویوں کی حدت سمجھتے یا بدعت۔ کیونکہ  
خلافت سنت کت اد کرتان کی بیخ و بناد میں داخل ہے۔ ان کو عدم اختلاف کے خلیفہ کی

۲۳۸  
کیا خبر صحابہ کرام کے اختلاف کی کیا خبر۔ اہل بیت کے مذہب اور دعویٰ کی کیا خبر۔ تاہم بار  
میں پڑھا دے آتے ہیں، کھاتے ہیں، مروج آتے ہیں۔ استدلال اور علم ان کی  
ملا ہے۔

## ایک ہزار روپے کا انعام

ان مناظرہ ہمارے دو حامد ملی جانے والوں نے اپنے اشتہار میں یہ بحث بھی  
لکھا ہے کہ منظر اول سنت نے یہ آیت پڑھی ہوا آندی جملہ حکم خلف الارض  
وس فی بعض حکم فوق بعض دہر جلت اور شیعہ کے مستند ترجمہ مقبول اور  
اس کے حاشیہ سے ثابت کیا کہ اس آیت کے مصداق خلفاء اربعہ حضرت ابوبکر  
حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی المرتضیٰ لکھے ہیں۔

## لو ہمارا چیلنج ہے

کہ وہاں مناظرہ میں تو یہ دکھلا نہیں سکے۔ اب بھی اگر اس آیت کے حاشیہ مقبول میں یہ لکھا  
ہوگا دکھلا دیں کہ اس کے مصداق یہ خلفاء اربعہ ہیں تو ہم ان پر بیوی موبیوں کو ایک  
ہزار روپے نقد انعام دیں گے اور دوبارہ سستی ہو جائیں گے ورنہ  
لعننا اللہ علی الخلفاء بین کس کی قسمت میں لکھا ہے خلافت راشدہ کے لئے  
اعمال صالح ایمان کامل کی شرط ہے۔ خلافت حضرت آدم علیہ السلام، حضرت داؤد  
علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کی مثل ان کے استخلاف کے لئے نفس ضروری  
ہے۔ جو خلافت پڑھ رہے ہیں یہ تو یہ خود و نصاریٰ کی قوموں کی خلافت ہے۔  
جیسے مولینا مقبول احمد صاحب نے لکھا ہے خلافت الارض اس کے معنی ہیں  
وہ گروہ جو پہلے گروہ کا قائم مقام بن گیا ہو یا بد۔ مگر بیوی موبی اس کو نبی کریم کی  
جانشینی اور خلافت ثابت کر رہے ہیں۔ ان کو طو کیت اور خلافت راشدہ میں  
فرق معلوم ہی نہیں حالانکہ اس میں یزید، ولید سب ثابت کئے گئے۔ یہ تمام سستی  
شیعہ تفسیر میں لکھا ہے دیکھو تفسیر جلالین ص ۱۲۹ خلافت الارض جمع خلیفہ  
آی یختلف بعضکم بعضا فیما و رفع بعضکم فوق بعض  
دہر جلت بالمال والجاه وغیرہ ذلک کہ فوقیت درجات سے مراد مال و جاہ

۲۳۹  
کے مراتب ہیں نہ کہ علم و فضل کے درجات کی فوقیت اور یہی تفسیر مظہری ص ۱۱۱  
تفسیر خازن ص ۱۱۱ ج ۲، معالم التنزیل ص ۱۱۱ ج ۲، موضح القرآن ص ۱۱۱ ج ۲  
ابن سہود ص ۱۱۱ ج ۲، تفسیر کبیر ص ۱۱۱ ج ۲، تفسیر بیضاوی ص ۱۱۱ ج ۲  
یہی تفسیر کشف ص ۱۱۱ ج ۲ میں لکھا ہے دیکھو شیعہ کی تفسیر مجمع البیان ص ۱۱۱ ج ۳ کہ  
بقول خواجہ حسن بصری اور سدی اور ایک جماعت اس خلافت سے مراد ہر زمانہ والوں  
کی خلافت لیتی ہے کہ ہر زمانہ اپنے پہلے زمانہ کا خلیفہ ہوتا ہے۔ اس طرح اہل بیت  
بھی اگر اپنے سے پہلے زمانہ کے لوگوں کی خلیفہ بنے، تو اس میں قیامت تک کی تمام  
امت داخل ہے۔ جس میں یزید پید بنی مروان بنی عباس وغیرہ اور سب خلیفہ  
سیوطی ص ۱۱۱، مواہق حرقہ ص ۱۱۱ کے سب خلیفہ داخل ہیں۔

اسی حساب سے شمر و یزید پید مروان بنی مروان صحابہ کرام علیہ السلام  
خلیفہ بن گئے۔ یہ مروج خلافت کہاں ہے آملوا و عملوا القیامات کی مصداق  
اس میں پیش حضرت آدم علیہ السلام آتی جاعل فی الارض خلیفہ میں مثل خلافت  
حضرت داؤد علیہ السلام انا جعلناک خلیفۃ فی الارض اور پیش حضرت  
ہارون علیہ السلام اذ قال موسیٰ لادخیہ ہارون اخل فی قولی خلیفۃ قولی و قولی  
کی نفس کہاں ہے۔ اگر اصحاب ثلاثہ کو عام جابر بادشاہ ثابت کرنا ہے تو اس طرح  
چشم مار روشن دل نا شاہ  
مگر میر خلافت راشدہ نہ کہنا الخلافۃ ثلاثون سنتہ کی حدیث نہ پڑھنا کیسے  
خلیفہ قابل اور ثلاثہ سے کہ فرعون، ہامان، مروان اور یزید کی نسبت ہوتے ہیں  
ہیں اور ہوتے ہیں گروہ عند الامتحان میں ہو گئے اسی جیسے پہلے بادشاہ اور خلیفہ انبیا  
کا انکار اور قتل کر کے قتل ہو گئے۔ اس طرح امت محمدیہ کے خلیفہ اہل بیت پر ظلم اور کشت  
کشت کر کے برآمد ہو گئے اور امتحان میں قتل ہو گئے۔

## تفسیر قمری سے استدلال اور اس کا جواب

بریلوی مناظرہ نے تفسیر قمری ص ۱۱۱ مؤلفہ تحریر کی تفسیر سے یہ عبارت پیش کی  
قال ابانکر بنی الخلافۃ من بعدی ثم ابوبکر کہ رسالت و نبوت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق ابوبکر خلافت پر میرے بعد قمر کرے گا۔ پھر ہزار



۲۵۰  
 باپ کیونکہ ولی بنی کے قابل خود شیخین ہیں۔ نہ اللہ نہ ان کا رسول بلکہ علم غیب  
 کی خبر دے رہے ہیں۔

## جواب مبلغ اعظم صاحب نے فوراً فرمایا

حضور یہاں خلافت یعنی مثل سابق بادشاہت جابرہ ہے اور راز کی بات  
 ہے علم غیب کا مسئلہ ہے جس کا چھپنا واجب ہے، اظہار پر تو بہ کرنے کا حکم ہے  
 اس روایت میں زہر دینے کی پوری سازش کا ذکر ہے۔ خلافت راشدہ الہیہ کی  
 نص کہان پوری سورہ تحریم پڑھو۔

چنانچہ حضور کے الفاظ موجود ہیں: انا فضلی الیٰک مسترا کریم  
 ایک پوشیدہ راز ہے جو میں تجھ کو پہنچاتا ہوں۔ تاکہ تیرا استعان ہو کہ ظاہر کرتی ہو  
 یا راز کو راز سمجھ کر چھپاتی ہو لیکن غنائتھا پرانی قسمی میں ان اخبارت  
 فعلیٰک لعنة الله والجلال مکته ہے۔ نئی قسمی غلط غیب گئی ہے  
 ورنہ خود قرآن کریم میں موجود ہے ان متوہا الی اللہ فقد صغت قلوبکم  
 تحریم اگر تم تو بہ کرو تو بہتر ورنہ تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہو چکے ہیں۔ اگر تو بہ نہ کرو  
 اور رسول اللہ کے خلاف مظاہرے کرو گی تو اس کا اللہ مولیٰ ہے اور جبریل  
 اور صالح المؤمنین اور باقی فرشتے اس کے مددگار ہیں۔ پوری سورہ تحریم اس کی تفسیر  
 فات اللہ مولیٰ سے من کنت مولیٰ فعلی مولیٰ کی تفسیر ہو جاتی ہے۔  
 مبلغ اعظم نے فرمایا! جب اس راز کو ظاہر کرنے پر توبہ کرنی  
 پڑتی ہے تو ماننے والوں کا کیا حال ہوگا۔ اس خلافت پر مناظرے کرنے والے اگر بغیر  
 توبہ نہ کریں تو کیا ٹھکانہ ہوگا۔ کیونکہ اس سورہ سے توبہ خلافت رسول اللہ کے  
 برخلاف پوری سازش ثابت ہوتی ہے۔ بس پھر کیا تھا مولوی عنایت اللہ صاحب  
 مانگو یو رہے خلاف موضوع جارہے ہو۔ یہ علم غیب کی بات ہے۔

مبلغ اعظم نے فرمایا! خلاف موضوع کیا، پہلی آیت تم نے  
 پڑھی دوسری میں نے پڑھ دی مخالفت موضوع کیسی۔ بس پھر کیا تھا جب مجھے کہ سورہ  
 تحریم اس خلافت کے سبب راز کھول کر رکھ دے گی تو سب شور ڈالنے لگے کہ خلافت  
 موضوع ہے۔ بس اس پر اللہ مولیٰ اور علی مولیٰ کی ولایت بھی ثابت ہو گئی۔ اور

خلافت جابرہ کا راز بھی کھل گیا اور توبہ کا حکم بھی ہو گیا اور حضرت علی کی خلافت برائے  
 کا ثبوت فتح الباری شرح صحیح بخاری ص ۶۷، معنی عمدة القاری شرح بخاری ص ۶۷  
 اور فتح القدر شرح ہدایہ کتاب ولایت سے دو طرح سے پیش کیا گیا۔

اول۔ حدیث منزلت سے یا علی انت منی بمنزلة ہارون من موسیٰ  
 الا انہ لا نبی بعدی میں من التصلیٰ ہے جس کے معنی فتح الباری عمدة القاری  
 اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ سے صاف انت متصل بنی بالخلافة وکلا فیہ  
 کہ اے علی تو میرا بلا فصل خلیفہ ہے درمیان میں کوئی فصل نہیں تیری خلافت  
 میری نبوت سے متصل اور بلا فصل ہے۔

حکایت دوم۔ ہو ولی کل مؤمن من بعدی ترمذی شریف ص ۱۱۷  
 کہ علی تو ہر مؤمن کا ولی ہے میرے بعد بلا فصل۔ کیونکہ بعدیت حقیقی ہے نہ اضافی  
 ہے نہ عرفی اور ولایت کا معنی فتح القدر کتاب الولایۃ سے من غیر فصل کا دیکھا  
 دیا گیا کہ ولی عہد کے معنی ہی بلا فصل خلیفہ کے ہوتے ہیں۔ جب خلافت بلا فصل  
 علی علیہ السلام کے حوالے دیئے گئے تو نہ کتابیں دیکھ سکے نہ جواب دے سکے  
 بلکہ آدھ گھنٹہ خاموشی نہ جواب نہ کتاب بلکہ اپنا وقت بھوکا کر بیٹھ گئے۔

شیخ عیاض حیدر کی کتاب بلا فصل کے ثبوت میں کثرت سے لگاتے ہوئے  
 فتح کے شادی نے بھلتے ہوئے قاضی خانہ شان سے جارہے تھے۔ بریلوی اب  
 پروپیگنڈہ سے اس شکست کی خفت کو مٹانا چاہتے ہیں۔ مگر کجا جگہ جگہ لوگوں  
 کے شبیہ بوجھانے کی خوشی میں شیخ عیاض حیدر کو راجس نکال رہے ہیں اور  
 دیوبندی، اہل حدیث اور دیگر اسلامی فرقے ان چند بریلوی مولویوں کی جہالت  
 کو رو رہے ہیں۔ کیونکہ خلافت راشدہ کا مسئلہ مشترک تھا جس کو بے علی کی وجہ سے  
 لیکر بیٹھ گئے۔ وہ ان کے خلاف ملامت کے ریزہ وریوشن پاس کر رہے ہیں کہ سنا پڑا  
 کی توہین ہو گئی۔ اگر صحیح ثبوت نہیں دے سکتے تو مناظرہ نہ کرتے۔ اہل بات یہ ہے  
 کہ عنایت اللہ مناظرہ جیتے ضلع گجرات کا شکست خوردہ تھا اور مولوی عبدالرشید  
 سوادہ متصل منڈی بہاء الدین میں مولینا تاج دین حیدری سے مار کھا چکا تھا  
 لہذا وہ کھڑے نہ ہوئے اور یہ بے علم بچہ تھا مار کھا گیا اور مناظرہ نہ کر سکا

لوگ شیعہ ہو گئے۔

نئے شیعہ ہونے والوں کے نام یہ ہیں۔

- ۱۔ فقیر حسین کھوکھر گنگ شریف۔ ۲۔ سید گنگ شریف۔
- ۳۔ چوہدری محمد نواز گنگ شریف۔ ۴۔ چوہدری محمد نواز بابوہ شیخ پورہ۔
- ۵۔ نرزد علی چک پوٹا۔ ۶۔ لیاقت علی چک پوٹا۔ بقولی پسرچہ ہری قدر داد
- آف گنگ شریف۔

المشتر

مولوی غلام حسین کلاچی نو

مناظر

## یا گمر سرگاہ تحصیل کبیر والا ضلع ملتان

اپنی عادت کے مطابق پہلے بازی کا شوق تو نسوی صاحب کو بہت شور و انگ رہا۔ سنی سرگاہ برادری میں اپنی علمیت کا پرچار کرنے لگے وہ پہلے سے ان کے چہرہ میں آگے۔ اور شیعہ سرگاہ برادری سے مناظرہ طے کر لیا۔ یہ مناظرہ بین الاقوامی رہا۔ اس میں ایسی شکست قائل کھائی کہ سوائے مذہبی حرکات کے کچھ نہ بن سکا۔ سنی سرگاہ نے آپ کو ہر حرکت شرمسار ہوئے۔ تحریف القرآن کے موضوع میں تو انہوں نے صاف تسلیم کر لیا کہ مولوی عبدالستار صاحب اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں۔ اور شیعہ کا ایمان بالقرآن صحیح اور درست ہے۔ اس بحث کی طولانی اور الزامی جواب کی پیش بندی کے باوجود بھی کامیاب نہ ہو سکا۔ اور

خلافت علی علیہ السلام میں مبلغ اعظم نے اسی دلائل پیش کئے

- ۱۔ خلافت مطلقہ کا جزو ایمان اور داخل اعتقاد ہونا دکھلایا۔
- ۲۔ قرآن مجید سے امامت اور خلافت کو مخصوص یا اہل بیت ہونا دکھلایا۔
- ۳۔ خلافت علی علیہ السلام میں بعد رسول خدا بنی فصل مخصوص خلیفہ ہونا دکھلایا فقط خلیفہ دکھلایا من بعدی وال بنی فصل دکھلایا۔
- ۴۔ دستار بندی دکھلانی خلیفہ بنانا دکھلایا۔ مگر حضرت کسی بھی دلیل کو قائل نہ سکے اور جعلی کھنڈان حدیثی نقل کیا کہ ترکیب بخوی دکر سکے۔
- ۵۔ علی علیہ السلام کو علم مراد لینے پر کوئی احتجاج معنوی اور عقلی نہ پیش کر سکے اور امام جعفر الصادق علیہ السلام نے جب اس آیت کی تفسیر پیش کی تو نسوی صاحب کھنڈیا لے ہو کر رہ گئے اور آخر پر خلافت ثلاثہ میں وقت بھی



گھٹایا۔ مگر پھر بھی ثابت نہ کر سکے۔ مثلاً آیت اختلاف میں جواب نہ دے سکے کہ اگر اصحاب ثلاثہ اس آیت کے مصداق ہیں۔ تو ان کی خلافت نصی اور قرآنی ہوئی۔ اجماعی نہ ہوئی۔ اور نص قرآن کا منکر کافر ہے۔ پھر اہل سنت کے نزدیک منکر ثلاثہ اور مخالف خلافت ثلاثہ کافر کیوں نہیں؟ اور ان کی خلافت کا ماننا داخل ایمان اور اعتقاد کیوں نہیں؟ مبتلع اعظم کے طرز بیان سے حاضرین محیرت ہو رہے تھے۔ اور سنی مبلغ پر ایک ہیبت کا سوال طاری تھا آپ نے فرمایا: آیت اختلاف اصحاب ثلاثہ کی خلافت پر قطعی الدلالت ہے یا ظنی الدلالت؟ اگر قطعی الدلالت ہے تو نص قطعی کا منکر کون ہے۔ اگر ظنی الدلالت ہے تو آپ پیش کیا کر رہے ہیں؟ حق کے مقابل میں باطل کی کیا حقیقت اور ظن سے ثابت شدہ خلافت کیسی؟ اجماع اور شوریٰ کے مقابل میں یزید پر مہاجرین اور انصار کا اجماع کثرت دکھلایا گیا۔ اور غیر بن شعبہ کا سنگ بنیاد خلافت یزید رکھنا اور خلیفہ زادہ

### حضرت عبداللہ بن عمر کا یزید کی بیعت کرنا

دیکھایا گیا تو بجائے تحقیقی جواب کے الزامی جواب دینے کی کوشش کی اور وقت چھوڑ کر میدان سے بھاگ گئے۔ جیسا کہ ان کے اشتہار کی آخری سطر اس پر شاہد ہے۔ مثلاً پہلے آپ نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا یزید کی بیعت کرنا پیش کرنا چاہا (نعموذا اللہ) انا عبد اللہ صکرہ روضہ کافی سے پیش کیا۔ اور خود ہی ترجمہ یہ کر دیا کہ میں جبراً اور کرباً غلام بنایا گیا ہوں۔ مبلغ اعظم نے دریافت فرمایا کہ حضرت اس میں لفظ بیعت کہاں ہے اور مکہ کا ترجمہ کیا ہے۔ پس پھر آپ نے اس کو چھوڑ کر دوسری طرف ہاتھ مارا اور پہاڑوں سے بھی بڑا دعویٰ کیا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے یزید کی بیعت کی (نعموذا اللہ) اس پر آپ نے سہ مرتبہ شکست خوردہ مولوی عبداللہ یا محمد علی کی اہوا سے متغیض شافی سے ایک بھول البند مبہم روایت پیش کی۔ جس کے

الفاظ یہ تھے۔

حیث یقال انہ علیہ السلام القی بیدہ الی اللہ لکھ نقد روی اللہ علیہ السلام قال لعمر بن سعد اختارونی اما الیہ الی لکان الذی اقبلت منہ اوان وضع یدی علی یوئیلہ ابن معنی لیرای فی رانیہ واما ان یسر وابی الی فخر من ثغور المسلمین تنہیں شالی مشہور

ترجمہ: کہ حضرت امام حسین علیہ السلام پر یہ اعتراض نہ کر نہیں ہو سکتا کہ آپ نے دانستہ اپنے آپ کو ہرث خود ہلاکت میں ڈال دیا کیونکہ یہ روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے عمر بن سعد سے فرمایا کہ مجھے تین باتوں میں ایک جو چاہو اختیار کرو یا مجھے واپس مینے جانے دو یا مجھے یزید کے پاس لے چلو۔ آپ کو اس کے حوالے کر دوں گا۔ اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دوں گا۔ وہ اپنی رائے کے مطابق جو چاہے گا خود فیصلہ کرے گا۔ یا مجھے مسلمانوں کی سرحدوں میں سے کسی سرحد کی طرف نکال دو مگر انہوں نے کچھ بھی منظور نہ کیا بلکہ حضرت کو بلاوجہ جرم و خطا قتل کر دیا۔

اس پر حضرت مبلغ اعظم صاحب نے مندرجہ ذیل سوالات کئے جن کا جواب مولوی عبدالستار صاحب دے سکے۔

۱۔ فرمائیے یہ آپ کے اعتراض پر خود کشی حسین علیہ السلام کا الزامی جواب ہے کہ نہیں۔

۲۔ اس میں لفظ بیعت کہاں ہے؟

۳۔ وضع الید علی ظلال کا ترجمہ بیعت کس لغت کی کتاب میں ہے؟

۴۔ اگر یہ بیعت حق تو یہ بیعت لیرای فی رانیہ کہ یزید اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کرے گا بیعت کے بعد یزید کی رائے اور فیصلہ کی

کیا ضرورت؟

۵۔ اس روایت کا ماخذ کتب شیعوں یا کتب اہلسنت؟ اگر کتب شیعوں

اہلبیت کی وجہ سے صحیح ضحیٰ۔ اقول صحابہ اعلیٰ صحابہ خلافت زید سے معارض ہو کر قابل وثوق نہ رہے۔ صحیح بخاری اور مسلم سے حضرت عبداللہ بن عمر اور دیگر صحابہ کرام کے اقوال بیعت زید کی نسبت پیش ہوئے۔ تو تفسوی صاحب اور ان کے حواشیین بہت سرا سیمہ ہوئے۔ بخاری و مسلم کی روایات کا کوئی جواب نہ ہی پڑا تو میرا اس حصہ سے شرح حقائق کی ایک عبارت پیش کی اور کہا کہ ہم متفقہ طور پر زید کو لعنت کے قابل سمجھتے ہیں۔ مگر اسی وقت اسی نبراس کے حصہ سے صاف دکھایا گیا کہ ولایہ فی ان الشارع منی کلام جو از لعن الفاسق وان لم یحقق موته علی الکفر وھذا خلاف التخیق کہ شارع حقائق نے اپنے کلام کی بنیاد فاسق پر لعنت کرنے کے جو ان پر رکھی ہے۔ اگرچہ اس کی موت کفر پر ثابت نہ ہو مگر یہ خلاف تحقیق ہے یعنی زید پر لعنت کرنا اہل سنت کے نزدیک خلاف تحقیق ہے اور پھر اسی نبراس حصہ سے یہ حوالہ پیش کیا گیا۔ ولھذا اظھوان استدلالھم علی اللعن یزید بالمتصوص العامة غیر صحیح کہ اس سے ظاہر ہوا کہ اس کا استدلال زید کی لعنت پر لصوص عام پر صحیح نہیں اور قصیدہ اہل سے جب قلم یلعن یزید بعد موت، سوی المکثاری فی الافرا عھائی۔ پڑھ کر سنایا گیا تو تفسوی کے اتفاق پر لعنت زید کی کفری ہو گئی لیکن تفسوی صاحب سے جب بخاری و مسلم کی روایات کا تحقیقی جواب آخری دم تک نہ ہو سکا۔ تو پھر کتب شیعہ سے الزامی جواب دینے کی طرف لپکے اور کہا کہ حضرات اکتب شیعہ میں لکھا ہے کہ امام زین العابدین نے زید کی بیعت کر لی اور اس کو اپنا امام مان لیا۔ روحہ کلانی سے یہ عبارت پیش کی۔ قدا قدرت لک یحاسبکم ان بعد مکروہ لک کہ میں نے سوال کا اقرار کر لیا کیوں کہ میں ذیہ دینی غلام بنا گیا ہوں جب تفسوی صاحب کی توجہ افابید مکروہ کی طرف مبذول کرانی گئی کہ حضرت اس پر

لفظہ مکروہ ہے اور جو چیز اگر لکھنے کی جائے وہ دینی اور شرع میں مندرج ہے لا لکوا فی الدین آیت قرآنی ہے اور اس عبارت میں لفظ بیعت بھی نہیں ہے۔ تو تفسوی صاحب نے مولوی فخر مار کی طرف لپکائی ہوتی فکر دل سے دیکھا اور کاناپھوسی کرنے کے بعد ایک چھلاک اور لگا دی کہ چونکہ میں حضرت امام حسین کا زید کی بیعت کرنا کتب شیعہ سے ثابت کرتے ہیں چنانچہ فخر مارہ کی کتاب تنقیص ثانی سے یہ حوالہ پیش کیا گیا۔ اختار فی اماالرجوع الی المکلن الذی اقبلت اوان اضع یدی علی یزید فھو ابن عمی یزید فی رأیہ کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے کہا کہ میری طرف سے تین چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کر دینا تو مجھے اس ممکن کی طرف جانے دو جہاں سے میں آیا ہوں یا مجھے زید کے پاس لے چلوں اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دوں گا پس وہ میرا چارہ لود ہے مگر وہ میرے ہاتھ سے بہتر ملے ظاہر کرے۔ حضرات یہ ہے یا اگر سرگندہ میں ملن تفسوی کا آخری تیر جس پر تمام فتح کا دھندہ دراپنا جارہا ہے اب ذرا اس کی حقیقت سن لیجئے اور پھر سوچئے کہ یہ تفسوی کس علمیت اور قابلیت کا ملک ہے اور تنظیم اہل سنت میں علم کا کتنا نقصان ہے۔

## الجواب

تنقیص ثانی مذہب شیعہ کے ایک منظرہ کی کتاب ہے اور یہ عبارت بطور الزام کتب اہل سنت سے نقل کی گئی ہے اور اہل سنت کی تمام تاریخوں میں موجود ہے۔ آپ الزام سے ہیں الزام نہ دیجئے۔ یہ شیعہ کی کسی تاریخ یا حدیث کی کتاب میں باسب موجود نہیں۔ ذرا کتب اہل سنت میں عبارت دیکھ لیجئے۔ تاریخ ابن کثیر منہج ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶



اموت کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے عمر بن سعد سے کہا کہ اے عمر میری طرف سے میں بالوں میں سے ایک بات ضرور منظور کروں گا کہ مجھے چور ہو کر میں واپس لوٹ جاؤں اگر یہ نہ کر سکو تو مجھے یزید کے پاس لے چلو میں اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دوں گا۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ترک کی طرف جانے دو میں ان سے جہاد کر کے مر جاؤں گا۔

حضرات قادیان سے یہ ہے اہل سنت کی مکتبہ کتاب کا حوالہ جس پر تونسوی صاحب شیعہ کو الزام دے رہے ہیں۔

### حوالہ تاریخ طبری

قالوا انہ قال اختار منی خصالاً ثلاثاً اما ان ارجع الى المكان الذي اقبلت منه واما ان اضع يدي في يد يزيد بن معاوية فيري فيما بيني وبينه وانه واما ان يسروني الى ثغر من ثغور المسلمين شتت فاحكون رجلا من اهلہ لي ماله وعلی ما علیہ۔ تاریخ طبری ص ۳۳۵ ج ۶۔ کہ بعض محدثین کہتے ہیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے لشکر یزید سے کہا کہ میری طرف سے تین باتیں اختیار کرو یا مجھے اس مکان کی طرف جانے دو جہاں سے میں آیا ہوں یا مجھے یزید کے پاس جانے دو اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دوں گا۔ وہ میرے اور اپنے درمیان خود بہتر فیصلہ کرے گا۔ یا مجھے کسی سرحد کی طرف نکل جانے دو۔ جہاں تم چاہو میں وہاں کے لوگوں سے ہو جاؤں گا۔ ان کے حقوق مجھے دے دو۔

### تاریخ الخلفاء سیوطی

فلما رفقہ السلاخ عرض علیہم الاستسلام

الرجوع والمضي الى يزيد فيضع يده في يد يزيد فيقتل  
فقتل کہ جب سید الشہداء کو تیر تلواریں سے ہر طرف سے گھیر لیا۔ تو آپ نے صلح کے شرائط پیش کئے۔ ایک واپس جانا۔ دوم یزید کی طرف جانا چاہنا کہ اس کے ساتھ خود تقضیہ کریں تیسری شرط یہ کہ میں نے آپ کے قتل کے سوا سب انکار کیا پس آپ شہید ہو گئے۔

### کتاب الامت والسیاست

قال الحسين يا عمر واختر مني ثلاث خصال اما تتركني ارجع كما جئت فان ايسر هذه فاحري سير في الى التراب اقاتلهم حتى اموت او تسير في الى يزيد فاضع يدي في يد يزيد فيحكم لي بما يريد (جلد دوم ص ۱۷ مطبوعہ مصر) کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے کہا اے عمر تین خصلتوں میں سے ایک منظور کر یا مجھے چور کر دے میں واپس ہو جاؤں جیسے کہ آیا ہوں یا مجھے یزید کے پاس بھیج دے میں اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دوں گا۔ وہ میرا فیصلہ خود کرے گا۔ جو چاہے گا۔

### جہالت تونسوی

حضرات قادیان سے یہ بھی تونسوی کی جہالت کہ اپنے گھر کی خبر نہیں کہ جاری کیا ہوں میں بھی یہ حوالہ جات موجود ہیں کہ شیعہ کی الزامی نقل سے شیعہ پر اعتراض کر رہے ہیں گھر اس کی جہالتیں ملاحظہ فرماتے ہیں تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ کون سی گمراہ افلاک الصیاح فاعل ماضیت کا مصلیٰ ہے۔

شرائط صلح کی وجہ تیسری وہی حسین کیساتھ ہو گئے

اہل سنت کی کتب میں یہ بھی روایت ہے

ہو کہ میں آدمی حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ایماندار ہو کر شہید ہو گئے۔  
 ملاحظہ فرمائیے تاریخ ابن کثیر صفحہ ۱۸ الامت والسیاست ص ۲۰  
 وكان مع عمرو بن سعد من قریش ثلاثون رجلا من اهل  
 الکوفة فقالوا لعرض عليك ابن بنت رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم ثلاث خصال لا تقبلون واحدة منها فتحولوا مع  
 الحسين فقاتلوا - ترجمہ: عمرو بن سعد کے ساتھ قریش سے کوفہ کے رہنے  
 والے تیس آدمی تھے۔ انہوں نے عمرو بن سعد سے کہا کہ ذرا رسول اللہ نے تمہارے  
 سامنے تین شرطیں پیش کی ہیں۔ لیکن تم لوگ کچھ بھی نہیں مانتے۔ چنانچہ وہ تیس آدمی  
 ادھر سے بدل کر حضرت امام حسین کے ساتھ ہو گئے اور آپ کی رکاب میں بٹ  
 کر شہید ہو گئے۔ رحمة الله عليه حمید ہے ابن رسول کی سیاست  
 ایمانی کا اثر

### اس روایت کا ضعف

عرض کیا گیا تھا کہ یہ روایت کتب شیعہ کی نہیں، تخیض شافی ص ۳۲ پر  
 سنیوں کے ایک اعتراض کا جواب خود ان ہی کے مسلمات سے دیا گیا ہے۔  
 حسب قاعدہ مناظرہ کہ الزامی جواب مسلمات خصم سے ہوتا ہے۔ اگر کتب شیعہ کا  
 حوالہ ہوتا تو اہل سنت پر حجت نہیں تھا۔ پس ان کے یہ جواب کیسے ہو سکتا  
 ہے چنانچہ دیکھتے تخیض شافی پہلے اعتراض نقل ہے پھر جواب فیقال ابنتہ  
 علیہ السلام القی بیدہ الی التھلکہ روی انہ علیہ السلام  
 قال لعمر بن سعد اختار واما الرجوع الی المکان الذی اقبلت  
 منه وانا اضع یدی علی ید یزید فہو ابن عتبی یری فی  
 رأیہ واما ان شیرو فی الی ثغر من ثغور المسلمین فاکون رجلاً  
 من اہلہ لی مالہ وعلی ما علیہ۔ کہ حضرت امام حسین علیہ السلام پر یہ

اعتراض کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ نے جان بوجھ کر اپنے آپ کو ہلاکت میں  
 ڈال دیا اور آیت لا تقاتلوا بایدیکم الی التھلکہ کا خلاف کیا کیوں کہ  
 اعتراض کرنے والوں کے ہاں روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے عمر بن سعد سے  
 کہا کہ میری طرف سے عین باتوں میں سے ایک منظور کرو یا مجھے اس مکان کی  
 طرف جانے دو جہاں سے میں آیا ہوں یا مجھے یرید کی طرف جانے دو تاکہ میں  
 اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دوں وہ خود میرا فیصلہ کرے گا کیونکہ وہ میرا چاچا ہے  
 یعنی بنی ہاشم اور بنی امیہ اوپر سے ملے میں تم نہ دخل دو یا مجھے سرحد کی طرف  
 جانے دو تاکہ میں وہاں کا شہری بن جاؤں۔ میرے وہی حقوق ہوں گے جو  
 وہاں کے باشندوں کے ہیں۔ الخ۔

یہیے حضرات! تخیض شافی سے سنیوں کا اعتراض انہی کی روایت سے  
 رد کر دیا ہے۔ اور الفاظ بھی وہی نقل ہیں جو اوپر تاریخ طبری سے نقل کئے  
 گئے ہیں۔ اب تونسوی صاحب سے پوچھئے کہ یہی فتح ہے کہ انہیں اپنے گھر کی  
 بھی خبر نہیں ہے۔ کہ یہ الفاظ جاذبی روایات کے ہیں اور کتب شیعہ میں بطور  
 الزام نقل ہیں دوسرا اس شافی کی روایت میں لفظ روی میث ماضی مجہول ہے  
 جو اس روایت کے ضعف کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور تاریخ طبری سے بھی  
 اس کا ضعف ثابت ہوتا ہے۔

### ان الفاظ کا تاریخ طبری سے رد

قال ابو مخنف فاما عبد الرحمن بن جندب فحدثني  
 عن عقبه ابن سمعان قال صحبت حسيناً فخرجت معه  
 من المدينة الى مكة ومكة الى العراق ولما افارقه حتى قتل  
 وليس من مخاطبة الناس كلمة بالمدينة ولا مكة ولا في الطريق  
 ولا في العراق ولا في عسكر الى يوم مقتله الا وقد سمعتها الا  
 بالله ما اعطاهم ما يتذكرون الناس وما يدعون من ان يضع



يَدُهُ فِي يَدِ يَزِيدِ بْنِ معاويةَ وَاِنْ يَسِيرُ وَهِيَ اِلَى ثَغْرٍ مِنْ ثَغُورِ  
الْمُسْلِمِينَ وَلَكِنَّهُ قَالَ دَعُوْنِي فَلَا ذَهَبَ فِي هَذِهِ اِلَّا اَرْضُ  
الْعَرَبِ رِيضَةٌ حَتَّى تَنْظُرَ مَا لِيَصِيرَ اَصْرُ النَّاسِ " ابو مخنف نے کہا کہ  
عبدالرحمن بن جندب نے مجھے عقبہ بن سہمان سے حدیث سنائی ہے کہ میں حضرت  
امام حسین علیہ السلام کی صحبت میں ہر وقت رہا ہوں۔ میں آپ کے ساتھ ہی  
مدینہ سے نکل کر مکہ آیا اور مکہ سے عراق گیا۔ میں آپ کی شہادت تک آپ  
سے ہرگز جدا نہیں ہوا۔ میں نے آپ کی ہر بات سنی جو کہ آپ نے مدینہ یا راستہ  
عراق میں یا لشکر میں لوگوں سے کہی۔ میں نے سب سنیں۔ یوم قتل تک گرخندہ کی  
قسم جو لوگ ذکر کرتے ہیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے یزید کے ہاتھ میں  
ہاتھ رکھنے یا سر صدمہ کی طرف جانے کا ذکر کیا ہے۔ میں نے بالکل نہیں سنی بلکہ  
یہ بات لوگوں نے خود بنائی ہے۔ آپ نے تو یہ کہا تھا مجھے چھوڑ دو میں کسی  
دسیخ زمین میں چلا جاؤں گا۔ حتیٰ کہ میں دیکھوں کہ لوگوں کا کیا حال ہوتا ہے۔ یعنی  
اِنَّ الْقَائِلَ كَا وَارِدًا رَحِيْقًا کے بجائے افواہ عام پر ہے دیکھئے تاریخ طبری  
۲۳۵ قد تحدث الناس بذلك وشارع فيه هم من عيران  
يكون سمعوا من ذلك شيئا ولا علموه

ترجمہ :- کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اور عمر بن سعد نے جب رات کے وقت  
کافی دیر تک خضہ میٹنگ کی تو واپسی پر لوگوں نے یہ باتیں کرنی شروع کر دیں  
کہ حضرت امام حسین نے عمر بن سعد سے یہ کہا کہ یزید کے پاس چلیں اور میں  
اس کے ہاتھ میں ہاتھ دوں۔ وہ خود فیصلہ کرے گا اور یہ بات لوگوں میں شہو  
ہو گئی۔ حالانکہ لوگوں نے یہ بات حضرت امام حسین علیہ السلام کی اور نہ سنی  
نہ جانی۔ لیجئے یہ روایت جو مورخین اہل سنت ہر جگہ مثنویت جاسے ہیں یہ  
تحقیق اور افواہ عام سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی یہ تھا تو نسوی صاحب کی فتح  
کا حال کہ روایت بھی اہل سنت کی کتب کی اور وہ بھی بے تحقیق اور الزام شدید

کو دے رہے ہیں خوب جہالت اس کو کہتے ہیں۔ حاقق ایسی ہی ہوتی ہے۔

## باتھیں ہاتھ رکھنے کا مطلب

میں نے اس وقت جواباتین دعوے کیے تھے۔ جن پر اب تک مصر ہوں۔  
اولاً کہ یہ روایت کتب اہل سنت کی بے تحیص شافی میں بطور الزام قتل ہے۔  
دوم، یہ ضعیف ہے۔ جس پر صاحب شافی نے ردی بصیفہ مجبول حرمیض ظاہر  
کی ہے۔ سوم، اس کا مطلب بیعت یزید نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے  
کہ میں اپنے آپ کو یزید کے حوالے کر دیتا ہوں وہ خود فیصلہ کرے گا کہ میں  
واجب القتل ہوں یا کہ قید و بند کے قابل آیا مجھے بغیر بیعت اپنے حال پر رہنے دیا  
جائے۔ مگر تو نسوی نہ اس وقت کوئی جواب دے سکا، نہ قیامت تک دے  
سکے گا۔ ہاں اس وقت بھی عالم شور میں میری سنتے بغیر قلندر اندر قتل فرما دیا تھا۔  
شاید چہل مرکب سے ساری عمر کرتا ہے گا۔ مگر جواب نہ دے سکے گا۔

## تین شرط والی عبارت کا ترجمہ

یہی! جو ترجمہ میں نے کیا تھا۔ وہی ابوالکلام آزاد امام اہل سنت کے  
ہے ہیں۔ اب تو تو نسوی کی جہالت کھل کر رہ گئی۔ (از مولانا ابوالکلام)

## تین شرطیں اور حضرت امام حسین

اس کے بعد بھی تین چار مرتبہ ہم ملاقاتیں ہوئیں۔ آپ نے تین صورتیں پیش  
کی تھیں۔ ۱۔ مجھے وہیں لوٹ جانے دو جہاں سے آیا ہوں۔ ۲۔ مجھے خود  
یزید سے اپنا معاملہ طے کر لینے دو۔ ۳۔ مجھے مسلمانوں کی کسی سرحد پر بھیج  
دو، وہاں کے لوگوں پر جو گزرتی ہے۔ وہی مجھ پر گزرے گی۔ شہادت  
حسینؑ (ابوالکلام آزاد)

اصل حقیقت

ہے۔ لیکن ان کو چاہیے کہ تیسرے حکم پر انکرا لیں اور تیسرا حکم اور فیصلہ منظور کر لیں۔ وہ بھی اور ان کے اصحاب بھی اپنے فیصلہ میں، اگر تو ان کو عذاب دے تو تو عذاب کا ولی ہے اور اگر معاف کرے تو تجھ کو یہ حق ہے۔

یہی حضرت ایدہ ہے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے کا مطلب کہ ان کے فیصلہ کو منظور کرنا چاہیے۔ عذاب کریں یا معاف کریں۔ اگر اس کا مطلب بیعت ہو تو بیعت کے بعد عذاب یا عتاب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ الفرض تو نسوی جاہل ہے۔ علم الیقین اس کے دماغ اور عقل کا کام نہیں گراں جو دین ہمارا اگر فائدہ نہ دے اور روز دیکھو تو آپ حیران ہو جائیں۔ مناظرہ باگڑ سرگاندہ میں نہ خلافت ثلاثہ ثابت کر سکے نہ اصحاب کی بیعت بائزید کا جواب دے سکے۔ الزامی جواب میں ایسے پھٹنے کی قیامت تک بھی جواب نہ دے سکیں گے۔ باوجود اس وقت اور غوری روایت پر مناظرہ باگڑ سرگاندہ میں جو بے معنی شیخیاں ماری ہیں ان کو ذرا غور کر لیجئے تاکہ اس پر یقین کا حال معلوم ہو جائے۔ مناظرہ باگڑ سرگاندہ کی روایت و مشہور پر لکھتے ہیں کہ ناظر اعظم اہلسنت علامہ تو نسوی نے فرمایا: میں مولوی اسماعیل کی پرانی عادتوں سے واقف ہوں یہ کتاب پھاڑ ڈالے گا۔ چنانچہ سرپرست اہل سنت اپنی ذمہ داری سے وہ کتاب تین حصے شیعہ مناظر کے پاس لے گئے مگر اس وقت مولوی اسماعیل کی خواہش یہ تھی کہ وہ اس کا عالم یہ تھا کہ حوالہ کو ادھر ادھر سے توڑ دیتا تھا۔ مگر وہ خاص عبارت پڑھنے سے گریز کرتا تھا۔ ادھر علامہ تو نسوی فرما رہے تھے کہ مولوی صاحب فرما ہوشی حال کر درمیان سے پڑھو مولوی اسماعیل کا چہرہ خوفزدہ تھا اور حواس باختہ تھے۔ اس کے چیلے غور چاس رہے تھے اور مولوی اسماعیل کی بدحواسی پر پردہ ڈالنا چاہتے تھے۔ مگر تمام حاضرین شیعہ و اہل سنت پر شیعہ مناظر کی شکست قاش اور بدحواسی منہج ہو چکی تھی اور کتاب پر شیعہ مولویوں کا جھگڑا ہو گیا۔ اور علامہ تو نسوی کو یہ لڑ ہوا کہ یہ کتاب کو پھاڑ ڈالیں گے۔ تو آپ نے فوراً ہی کتاب ان سے واپس لے لی اس کے بعد شیعہ سرپرستوں کو یہ حوالہ دیکھایا گیا۔ جس سے وہ بہت متاثر

یہ ہے کہ تونسوی صاحب کو کتاب الجہاد کی تفصیل معلوم نہیں۔ کیوں کہ جنگ میں تین صورتیں ہوتی ہیں یا اصل مطالبہ منظور اور جنگ بعد اوم، شرائط صلح، سوم، جنگ، اصل مطالبہ بیعت یزید یہ تھی وہ آپ نے منظور نہ کیا۔ دوما اس کے علاوہ شرائط صلح پیش کئے۔ ان میں ایک شرط یہ تھی کہ میں اپنے آپ کو ابن زیاد کے حوالے نہیں کرتا بلکہ یزید کے حوالے کرتا ہوں۔ کہ وہ خود فیصلہ کرے۔ چنانچہ ابن کثیر ص ۸۱ ج ۸ میں ہے انا نناشدہما للہ و الاسلام ان یسیرا الی اصیرا الو منین یزید فیضع یدہ قتالو لا الا ان تنزل علی حکما بن زیاد کہ آپ نے ان لوگوں کو لکھ دیا کہ اسلام کا واسطہ دیا کہ مجھے یزید کی طرف جانے دو کہ میں خود اپنا فیصلہ اس کے ساتھ طے کر دوں گا۔ مگر انہوں نے کہا نہیں۔ ابن زیاد کے حکم پر اتر آؤ مثلاً تونسوی صاحب کو یہ پتہ نہیں کہ جنگ میں نزال کسے کہتے ہیں اور اس کا مطلب کیا ہے؟ اور تاریخ طبری ص ۱۲۳ ج ۸ میں ہے کہ شمر نے ابن زیاد سے کہا انک رجل من بدلت ولم یضع یدہ فی یدک لیکون اولی باللقوۃ والعز و نکون اولی بالضعف والعجز فلا تطلہ ہذا اطمینة فانہا من الوهن ولكن لینزل علی مملک وهو اصحابہ فان غایت فانت ولی العقوبة وان خفرت کان ذالک الخ

کہ جب عمر بن سعد کا خط مشعل بر سر اٹھ لڑا ابن زیاد کے پاس آیا تو وہ امام حسین کو یزید کے حوالے کرنے پر تیار ہو گیا۔ مگر عمر نامراد نے اٹھ کر کہا کہ اگر امام حسین علیہ السلام تیرے شہر سے چلے گئے اور تیرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تیرا فیصلہ تسلیم کرنے پر راضی نہ ہوئے تو تجھ سے قوت اور عزت میں بڑھ جائیں گے تو نصیحت اور عاجز ہو جائے گا ان کا یہ حق نہ دے یہ کمزوری



ہوتے۔ شیعہ مولوی گلاب شاہ نے بھی یہ حوالہ دیکھنا چاہا تو کتاب چھڑنے کے خوف سے علامہ تونسوی نے ان کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر حلف دے کر یہ حوالہ اس سے ہٹوا لیا تاکہ وہ صحیح صحیح عبارت پڑھ کر تمام لوگوں کو سنا دے اسی صورت سے مولوی ضمیر الحسن اور مولوی امیر محمد قریشی سے بھی یعنی ان کے دونوں ہاتھ پکڑ کر حوالہ پڑھایا گیا۔ جس کو پڑھ کر شیعہ مولوی اتنے بدحواس مہربوت ہوئے کہ لا جواب ہونے کی وجہ سے کتاب پھاڑنے پر آمادہ تھے مناظر اعظم اہلسنت کا اجماعی بینٹ وقت باقی تھا کہ سرپرست شیعہ مہر حق نواز صاحب نے علامہ تونسوی صاحب مدظلہ کے پاس آکر نہایت ادب سے عرض کیا کہ آپ اپنی تقریر ختم کیجئے۔ ہم کو زیادہ رسوا نہ کیجئے شیعوں کے اصرار سے معززین سرگاندہ اہل سنت نے حضرت علامہ تونسوی کی خدمت میں عرض کیا کہ حق واضح ہو چکا ہے دعائے خیر فرما کر ختم کیجئے

## لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ

حضرت یہ عبارت پڑھ کر ذرا اندازہ لگائیے کہ یہ دیوانے کی بڑے شیخ جلی مرحوم کی روح ملاں تونسوی میں بول رہی ہے۔ کہ شیعہ علما کتاب چھڑ رہے تھے۔ لہذا علامہ تونسوی حوالے دکھانے میں پس پیش کر رہے تھے۔ حضرات آپ نے تخیص شافی کی عبارت کا حال پڑھ لیا ہے کہ یہ کتب اہل سنت کی عبارت ہے۔ مگر تونسوی صاحب کو اپنی جہالت کی وجہ سے معلوم ہی نہیں اور اس کا مطلب بھی علمائے اہل سنت کی زبانی تحریری پڑھ لیا ہے۔ اب فرمائیے یہ تونسوی صاحب کا اچھلنا کودنا شور و غوغا قلمی زبانہ رقص سب کچھ جہالت کا نتیجہ ہے یا کچھ اور، میں تقسیم اہلسنت کے مناظر میں کے مقابلہ میں مجبوراً حاضر ہونا پڑتا ہے۔ ورنہ ایسے بے علموں سے تو بات کرتے جوئے بھی شرم محسوس ہوتی ہے خداوند! اہل حق کے علمائے کامل جو ان کے عوام کا کیا حال ہو گا۔ رہا مہر حق نواز صاحب کی نسبت نہایت عظیم اس کا فیصلہ نہ کیا یہ بیان پڑھ کر کوئی لے

## فیصلہ مہر حق نواز صاحب سرگاندہ

حضرات مناظرہ لکڑہ گاندہ میں ہم نے اہل سنت کو ہر قسم کی رعایت دی ان کی ہر گز سے لڑی شرط کو منظور کیا۔ مگر تاہم مولوی عبدالستار تونسوی کامیاب نہ ہو سکے۔ اور اس مناظرہ میں حضرت مہر حق اعظم ہر طرح کامیاب رہے۔ اس میں نہ کوئی رعایت ہے نہ ملحق یہ ایک حقیقت ہے اور مناظرہ بالکسر گاندہ کی روشنی میں عبدالستار نے ہمت جھوٹ سکے ہیں۔ اور میری نسبت جو کچھ اس نے لکھا ہے۔ وہ میں نے بالکل نہیں کیا یہ میرا فیصلہ ہے (حق نواز سرگاندہ بقلم خود)



## مندرجہ ذیل متون سے بھی ہماری کتب دستیاب ہیں

افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور	حق سے برادر انا۔ کلکتہ لاہور
جعفر بک خداداد گاندہ شاہ لاہور	محمود بک یحیٰ بن مدنی دہلی
رحمت اللہ بک ایف سی کھارادر کراچی	احمد بک ڈپو رضویہ سرگاندہ کراچی
اسد بک ڈپو قندھار گاہ مولاعلی حبیب آباد سندھ	قاسم سید شہزاد لاٹ پاران چنار
محکمہ افسریہ دارالعلوم محمدیہ سرگودھا	

پیشرو مہر حق اعظم اکیڈمی درس اہل محمد سرگودھا روڈ فیصلہ آباد  
فون ۲۰۵۴۱

www.sirat-e-mustaqeem.net



یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں  
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

منجانب۔

سبیل سکینہ

پاکستان



۷۸۶  
۹۲-۱۱۰  
یا صاحب الزماں اور کئی

DVD  
Version

# لبیک یا حسینؑ

نذر عباس  
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad

Sindh, Pakistan.

[www.sabeelesakina.page.tl](http://www.sabeelesakina.page.tl)

[sabeelesakina@gmail.com](mailto:sabeelesakina@gmail.com)

[www.ziaraat.com](http://www.ziaraat.com)

NOT FOR COMMERCIAL